

ہندو لا

یعنی

قانون دھرم شاستر ہنود

جسکو

منشی فاضل مولوی غلام نبی صاحب پلیڈر نے

تمام مستند کتب دھرم شاستر سے

(حال تک کے نظائر اور تشریحات کے ساتھ)

تالیف کیا

اور

مطبع روز بازار (جنرل لا بکس ایجنسی) امرتسر میں

منشی فاضل مولوی فاضل شیخ غلام یٰسین مینیجر کے اہتمام سے طبع ہوا

سنہ ۱۸۹۵ء

قیمت ... فی جلد ... للعہ / اسعار

اخبار وکیل

قیمت نقدانی چاہئے۔

یہ اخبار ۶ اپریل ۱۸۹۵ء سے جاری ہوا ہے۔ اور ہر ہفتہ شنبہ کے دن مطبع روز بازار امرتسر سے شایع ہوتا ہے اسکی اشاعت سے دو مقصد مدنظر رکھے گئے ہیں۔

(۱) جو امور ملک اور قوم کی تمدن سوشل و رپارل حالت کی اصلاح کیواسطے مفید ہوں انکو اہل ملک کیخدمت میں پیش کرے۔ اور حاکم و محکوم کے اُن تعلقات کو بیان کرے جو رعایا کی جان نثاری اور حکام کی رعایا پروری کے اصل الاصول ہوں۔ اور اسکے ضمن میں رعایا کے واجب مطالبات اور جایز حقوق گورنمنٹ کی حضور میں عرض کرے۔ اور گورنمنٹ کی حکمت عملی جو انتظام ملک کے متعلق ہو اُس سے رعایا کو آگاہ کرے۔ اور جو غلط فہمیاں کسی فریق کی طرف سے عمل میں آئیں انکو اظہار میں ایسا طریق اختیار کرے جو بدظنیوں کے دفعیہ اور استحکام سلطنت کا باعث ہو۔ علاوہ بریں جیسا کہ موقعہ ہو مسلمانوں کی درماندہ قوم کی علمی حالت کی ترقی کیواسطے وقتاً فوقتاً اپنے کالموں کو نذر ناظرین کرے۔ اور بالخصوص اسکا فرض اہم ہوگا کہ ہندو مسلمانوں میں برادرانہ اتفاق قائم کرنے اور آئے دن کے باہمی نزاع سے جو نقصان ایک دوسرے کو پہنچتے ہیں انکو دور کرنیکی پوری کوشش عمل میں لائے۔

(۲) جایز حقوق حاصل کرنیکا چونکہ اصلی ذریعہ گورنمنٹ کے قانون سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ اور بالکل اخبار پہلے سے قانونی کتابوں کو چھاپنے اور انکی شرح لکھنے کی خدمت اپنے ذمہ لیچکا ہے اسواسطے یہ التزام بھی کیا گیا ہے کہ ایک ضمیمہ ہفتہ وار قانونی مطالب کے حسب ذیل پیش کرتا ہے جس سے یہ خاص فائدہ متصور ہے کہ جو صاحب انگریزی نہیں جانتے انکو تازہ پاس شدہ ایکٹ اور فیصلجات بہت جلد و قیمت پر اُردو میں ملجایا کرینگے۔

(الف) مسودات کونسل واضع آئین و قوانین مع مباحث کونسل کی بحثیں و رائیں۔ (ب) تمام پاس شدہ ایکٹ۔ (ج) تازہ فیصلجات انڈین لا رپورٹس ہر چہار ہائیکورٹ و ویکلی نوٹس الہ آباد پنجاب ریکارڈ۔ (د) سرکلرات و احکام

قیمت اسکی غریب سے لیکر والی ریاست تک سب کے لئے مساوی ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے

اخبار مع ضمیمہ قانونی ... ۵ ۔ صرف اخبار ... ۴ ۔ صرف رسالہ قانونی ... للعہ۔ قیمت فی پرچہ ۲

المشتہر
شیخ غلام محمد مختار سپرنٹنڈنٹ مطبع روز بازار (جنرل ایجنسی) امرتسر

فہرست مضامین قانون دھرمشاستر

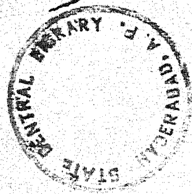
غلطنامہ

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
خود	خاوند	۴	۱۹	نہیں	+	۳۷	۱۵
نہیں	ہیں	۰	۹	بابت	صحبت	۱۲۵	۹
تعلم	بعلم	۳۳	۲۱				

تمام شد

انچی

قانون دھرم شاستر



باب -۱-

ماخذ دھرم شاستر

ماخذ دھرم شاستر تین ہیں۔ (۱) سُرتی و سمرتی۔ (۲) کتب شرح۔ (۳) فیصلجات عدالت

سرتی و سمرتی اصل ذریعہ جس سے دھرم شاستر ہندؤں کا نکلا ہے وید ہیں جو سرتی (یعنی وہ جو کچھ کہ سنا گیا) کہلاتے ہیں اور جنکی نسبت یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ وے خود الفاظ الہام الٰہی کے ہیں۔ اسکے بعد سلسلہ ہند میں سمرتی (یعنی وہ جو کچھ کہ وہ یاد رکھا گیا ہے) ہین جنکی نسبت یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اظہار مرضی الٰہی ہیں جنکا الہام نوع بشر کو بذریعہ انسان کے ہوا۔ اِن دونوں قولوں کی تائید قواعد منو سے ہوتی ہے۔ جس میں یہہ محکوم ہے۔ بلاشک وہ شخص جو ان قواعد کی جو سرتی و سمرتی میں مقرر ہیں تعمیل کریگا اوسکو اِس زندگی میں شہرت حاصل ہوگی اور دوسری میں ایسی خوشی ہوگی جسکا اظہار نہیں ہوسکتا۔ سرتی سے یعنی اُس سے جو کچھ غیب سے سُنا گیا مراد وید اور سمرتی سے یعنے اُس سے جو کچھ کہ ابتدا سے یاد رکھا گیا مراد مضمون شاستر ہے اِن دونوں سے مخالفت بذریعہ ایسی بحثوں کے نہین کرنی چاہیے جو خلاف دین کے ہون کیونکہ اِن دونوں سے کُل طریقہ فرائض کا حاصل ہوتا ہے جو کوئی شخص تین اعلےٰ ذات کا جسکو شوق ترک شاستر کا ہو ان دونوں بناہائے قانون کی تذلیل کرے اوسکو بطور ناستک کے اور ایسے شخص کے جو الہام کی تذلیل یعنے حقارت کرتا ہو ساد ہو لوگ اپنی منڈلی سے نکال دین (کتاب مولفہ جونس صاحب باب۲ دفعات ۹ و ۱۰ و ۱۱) لہذا اعلےٰ سند اِن دونوں ذریعات دھرم شاستر کی قطعی و بلا شبہ ہے +

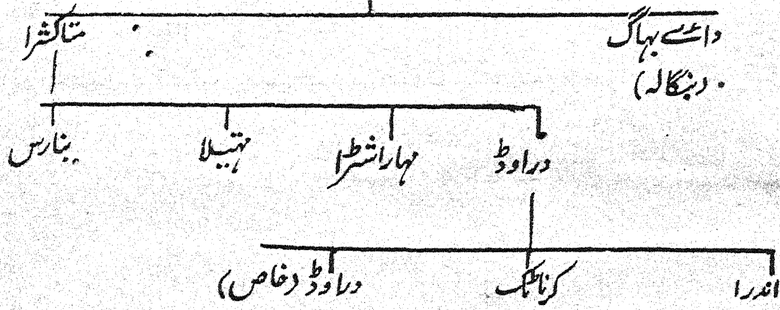
سب سے زیادہ مستند سمرتی منو کی ہے دوسری سمرتی جو منو سے درجہ دوم پر ہے یاگیہ ولک کی تصنیف ہے متاکشرا اسی کتاب کی شرح ہے سب سے اخیر سمرتی نارد رشی کی تصنیف ہے۔ +

کتب شرح | شرحون مین سے وگیانیشور کی شرح جسکو متاکشرا کہتے ہیں سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے صوبہ بنارس ہیں اسکو سب پر ترجیح دی جاتی ہے تمام ہندوستان مین کم وبیش مانی جاتی ہے - یہہ قرار دیا گیا ہے کہ درصورت عدم موجودگی کسی شہادت کے ایک ہندو پابند متاکشرا کا سمجھا جائیگا (ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۱)

دہرم شاستر میں مذہبی رسوم ونیز قواعد شاستر داخل ہین جو اصول مذہبی پر مبنی ہیں بالاخر دھرم شاسترون کے مختلف حصے اس وجہہ سے ہوگئے کہ ہندوں کا علم آلہی وقانون وعلم مابعد الطبعیہ ایکدوسرے سے ملا ہوا ہے اور میلان طریقہ بحث جو ان مین سے ایک سے متعلق قرار دئے گئے وہ تعبیر دیگر شاخ ہائے علم پر موثر ہونے دئے جاتے ہین اور کولبرک صاحب کی ہمارے پاس یہہ سند ہے کہ مختلف طریقے ہشکل بحث کے ہیں جو ہندوں کے علم فلاسفہ وعلم آلہی وشاستر میں تسلیم ہوئی ہیں سب سے اہم طریقے انمین سے میمانسا دبنا مین درج ہین جسکا حال حسب ذیل ہے

میمانسا (کیونکہ دو فرقہ علم مابعد الطبعیہ کے اس نام سے ہیں) بتاکید تمام پکے ہیں - اوّل (پورو) سے جسکا بانی جیمنی ہے طریقہ مناظرہ کا ویدکی تعبیر میں مدد دینی کی غرض خاص سے دریافت ہوتا ہے - دوسرا (اوتر) کی مدد سے جو عموماً ویدانت کہلاتا ہے اور ویاس جی سے منسوب کیا جاتا ہے اقوال کتب مقدس ہندسے ایک مصفیٰ علم روحانی نکلا ہے جس ہیں دنیائی مادی سے انکار ہے - نیائے ہیں جسکا مسلم مصنف گوتم ہے ایک طریقہ فلاسفہ ہے اوسکے سخت قاعدے بحث کرنے کے ہیں جسکا مقابلہ طریقہ مناظرہ ارسطو سے نامناسب طور پر نہیں کیا گیا ہے" (تحریرات متفرق جلد ۱ صفحہ ۲۲۷) "ان طریقوں فیلسوفانہ مناظرہ کی وجہ سے مختلف فرقہ شاستر کے قائم ہوگئے ہیں مصنف مذکور کی ایک اور تحریر مندرجہ صفحہ ۳۱۶ جلد ۱ مشہور کتاب سرٹامس اسٹرینج متعلق دھرم شاستر سے واضح ہوتی ہے" "تحریر قانون خواہ سرتی یا سمرتی ہو یعنی صریح الہام یا روائت ہو انہیں قواعد تعبیر کے تابع ہے - یہہ قواعد میمانسا مین جمع کئے گئے ہیں - وہ ایک رسالہ متعلق ثبوت وسند احکام کے ہے - یہہ ایک شاخ فلاسفہ سمجھا جاتا ہے اور بطور مناسب قانون کا منطق ہے مشرقی ہند میں یعنی بنگالہ وبہار مین جہانکہ نسبت دکھن کے وید کم پڑہے جاتے ہیں اور میمانسا کم مطالعہ کیا جاتا ہے فلاسفہ متعلق مناظرہ یعنی نیائے سے زیادہ دیکھا جاتا ہے اور وہان واسطے قواعد دلیل وتعبیر تعلق امور قانون امور علم مابعد الطبعیہ کے اوسپر استدلال کیا جاتا ہے پس اصل دو فرقے یعنے اسکول پیدا ہوئے ہیں جو ایک قول کی تعبیر مختلف طور پر کرکے بربنائے بعض اہم امر قانون کے واحد مسائل شاستر سے متفرق نتائج اخذ کرتے ہیں یہہ فرقے بوجہ مزید اختلاف عقیدہ علمی کے اور فرقون یا اسکولون شاستر پر منقسم ہوگئے ہین اور انہون نے

اپنی ہدایت خاص کیواسطے کسی مقبول مصنف کو پسند کر لیا ہے اور اوسکے مسئلہ کو خاص ملکوں میں یا متفرق اقوام ہنود مین جاری کیا ہے کیونکہ کل قوم ہنود مین مختلف زبانیں ہیں اور جو طریقے اور آرائے اون مین جاری ہیں وہ مثل اُنکی زبانون کے مختلف ہیں۔ اِس ترقی قانونی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دو خاص حصے دہرم شاستر کے ہو گئے جنکو بطور آسانی متاکشرا اسکول و دائے بہاگ اسکول کہہ سکتے ہیں۔ اور متاکشرا کے چار اور حصص ضمنی بلحاظ مختلف عقیدہ علمی کے ہیں ایک مورخ نے اس سے زیادہ اور حصص ور حصص بیان کئے ہین اور سب سے عمدہ طریقہ اظہار مختلف اسکول اور اونکے حصص کا یہہ ہے کہ وہ ایک نقشہ میں تحریر کئے جاوین ۔



مفصلہ ذیل کتابیں ان میں مستند سمجھی جاتی ہین ۱ –

اول دائے بہاگ جسکو جموتواہن اور رگھونندن نے قائم کیا۔ (دائے بہاگ۔ دایہ تتو۔ دایہ کرم سنگرہ شرح دائے بہاگ سری کرشنو۔ دتک چندرکا تصنیف رگھومنی جسکو دیوندبہٹ سے عموماً منسوب کرتے ہیں +

دوم – دراوڑ جسکو دیوندبہٹ نے قائم کیا۔ متاکشرا۔ سمرتی چندرکا تصنیف دیوندبہٹ۔ پراسرمادہویہ تصنیف مادہواچارج۔ سرشتی ولاس تصنیف پرتاب رودر دیو +

سوم – مہاراشٹر جسکو نیل کھنٹہ نے قائم کیا۔ متاکشرا۔ دیوہار میوکھ۔ نرنیہ سندہو تصنیف کملاکر۔ دتک میمانسا۔ تصنیف نندپنڈت +

چہارم متھیلا جسکو چندیشورا اور واچسپتی مسر نے قائم کیا۔ (متاکشرا۔ چنتامنی۔ تصنیف واچسپتی و وادرتناکر تصنیف چندیشور +

پنجم – بنارس (متاکشرا۔ شرح متاکشرا تصنیف وشویشور بہٹ موسومہ سبودہنی۔ درامترودیہ۔ کلپ ترو تصنیف لکشمی دہر۔ دتک میمانسا) +

دہرم شاستر بنگالہ (دایہ بھاگ) اور بنارس (متاکشرا) - نہایت ضروری امورات میں اختلاف ہے مختصراً امورات ذیل ہیں +

اول - بموجب اصول دایہ بھاگ مذہبی فرائض کے اداکرنیکی قابلیت استحقاق وراثت کی تنقیح کا اعلےٰ اصول ہے +

دوم - اس شاستر میں اسبات سے انکار ہے کہ حق ملکیت پیدائش سے حاصل ہوتا ہے جو کہ ایک ضروری جزو خاندان مشترک کا ہے - اسوجہ سے صوبہ بنگال مین باپ مالک مطلق سمجھا جاتا ہے اور اُسکو اختیار ہے کہ جائیداد کو جسطرح چاہے منتقل کرے اور باپ کی حیات میں بیٹے کو حق تقسیم ملک حاصل نہین +

سوم - اسکے مطابق برادران یا دیگر ارکان خاندان مشترکہ اپنے اپنے حصص پر بالانفراد قابض سمجھے جاتے ہیں اور اپنے اپنے حصص کو درحالیکہ ہنوز غیر منقسمہ ہوں منتقل کرسکتے ہیں +

چہارم - اسکے روسے بیوہ کو حق حاصل ہے کہ اپنے خاوند کے حصہ کی جبکہ وہ لاولد مرگیا ہو گو جائداد غیر منقسم ہو وارث ہووے اور بطور خود تقسیم ملک کے کراوے +

ان کل امور میں دیگر حصص ہندوستان متفق الرائے ہوکر شاستر بنگالہ سے اختلاف کرتے ہیں ان دیگر حصص میں اختلاف باہمی بہت کم امورات میں ہے اور بہت خفیف ہے +

بڑا بھاری اختلاف مغربی حصہ ہندوستان اور اُن ممالک میں جو متاکشرا کو مانتے ہیں اشخاص اناث کی وراثت کے بارہ میں ہے - مثلاً احاطہ بمبئی میں ہمشیرہ کو جو کسی اور حصہ میں حق وراثت نہین رکہتی ترتیب وارثان مین اعلےٰ درجہ حاصل ہے اور علاوہ برین اور بھی عورات وارث ہوتی ہیں جنکا حق دیگر حصص ملک میں مطلق تسلیم نہین کیا جاتا +

ایک اور معاملہ جسکے بارہ میں زیادہ تر اختلاف ہے - تبنیت کا ہے - شاستر متھلا کے مطابق کوئی بیوہ متبنیٰ نہین بنا سکتی ہے بنگال اور بنارس میں باجازت خود متبنیٰ بنا سکتی ہے - جنوبی ہند اور پنجاب مین وہ بلا اجازت خاوند بھی متبنیٰ بنا سکتی ہے - اگر خاوند کے قریبی رشتہ دار رضامند ہوں - مغربی حصہ ہندوستان میں وہ بلا کسی رضامندی کے متبنیٰ بنا سکتی ہے +

دختر زادہ اور ہمشیرہ زادہ کا متبنیٰ بنانا شاستر میں اعلےٰ اقوام کے لئے منع ہے مگر پنجاب میں جائز ہے اور جنوبی حصہ ہندوستان میں رائج ہے +

بصورت عدم موجودگی کسی رواج برخلاف یا کسی شہادت قابل اطمینان اس امر کے کہ ارکان خاندان ہنود کس خاص قانون ہنود کے پیرو ہیں۔ ارکان خاندان اس قانون کے تابع ہونگے جو اوس مقام میں نافذ ہو جس میں وہ سکونت رکھتے ہیں (انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹) +

فیصلجات عدالت | اس میں وہ کل فیصلجات شامل ہیں جو وقتاً فوقتاً عدالتہائے برٹش انڈیا امور متعلقہ دہرم شاستر کے متعلق صادر فرماتی رہی ہیں اوائل میں جبکہ عدالت ہمیشہ امور متعلقہ دھرم شاستر کی نسبت پنڈتوں سے استصواب کر کے فیصلہ کیا کرتے تھے اور اون سے ہمیشہ انکی رائے کی تائید میں حوالجات دہرم شاستر طلب کئے جاتے تھے اب یہہ عملدرآمد معدوم ہوگیا ہے اور پنجاب میں کبھی ایسا نہیں ہوا ہے +

ممالک مغربی وشمالی وپنجاب میں اگرچہ رواج جو ان ممالک میں رائج ہیں بہت کچھ احکام متاکشرا کے مشابہ ہیں مگر اُن اُصول مذہبی کی پابندی جو خاصتہً قانون برہمنان ہیں مطلق نہین پائی جاتی ہے۔ (دھرم شاستر مین صاحب دفعہ ۳۸ و ۳۹) +

باب ۔۲

وراثت

اصول وراثت | بموجب دہرم شاستر بنگالہ اوس شخص کو جسکو کریا کرم کا منصب پہونچتا ہے۔ سب وارثان کی ترتیب میں ترجیح دی جاتی ہے۔ یعنی قانون بنگال کے مطابق وارثان کے حقوق کی فوقیت کا معیار تعداد وقسم قربانی ہے جو وہ متوفی کو دینے کے مستحق ہیں۔ مگر قانون متاکشرا میں اس قسم کے معیار پر مطلق حصر نہین رکھا گیا اسمیں شک نہیں کہ سپنڈ رشتہ دار اور سمانودک رشتہ دارون کی درمیان تمیز کی گئی ہے اور یہہ بیان کیا گیا ہے کہ اشخاص اول الذکر اشخاص موخرالذکر پر فوقیت رکھتے ہیں اور یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سپنڈ رشتہ دار پنڈ (قربانی) دیتے ہیں اور سمانودک صرف پانی دیتے ہیں مگر اس تمیز سے کوئی فوقیت بلحاظ مذہب ثابت نہیں ہوتی بلکہ اوس سے مختلف مدارج رشتہ داری ظاہر کئے جاتے ہیں +

اصطلاحات | لفظ سپنڈ اور ساکلیہ۔ سمانودک۔ بندھو کے معنے پورے طور پر سمجھنے کے لئے اس امر پر غور کرنا لازم ہے کہ شخص ہندو کی وفات پر اوسکے ورثاء کیا کیا مذہبی فرائض عمل میں لاتے ہیں ہر ایک

ہندو کے واسطے واجب ہے کہ تین علیحدہ اقسام کی قربانیاں اپنے آباؤ اجداد کے واسطے ادا کرے یا تو ثابت پنڈ یا اُس پنڈ کا جزو جو اوسکے ہاتھ پر باقی بچتا ہے اور ہاتھ سے پونچکر دیا جاتا ہے جسے منقسمہ قربانی (سپنڈ) کہتے ہیں یا صرف پانی کا دینا۔ ثابت پنڈ اوپر کی پیڑی کے تین درجہ تک کے مورثوں کو دیا جاتا ہے یعنے باپ۔ دادا۔ پردادا۔ کو جزو پنڈ کا یا لیپ اوپر کے تین درجوں کے اُن مورثون کو دیا جاتا ہے جو اُن مورثون سے جنہیں ثابت پنڈ دینا پڑتا ہے پرے ہیں یعنی وہ مورث جو چوتھے پانچوین اور چھٹے درجہ پر ہیں پانی اُن مورثونکو دیا جاتا ہے جو اون مورثون سے جنکو جزو پنڈ یعنی لیپ دیا جاتا ہے اوپر کی پیڑی میں سات درجہ بڑھکر ہیں یعنے جو پنڈ دینے والے سے چودہ درجہ پر ہیں یا بقول بعض جہانتک کہ سلسلہ خاندان کا پتا پہونچ سکتا ہے۔ بعض اوقات سپنڈ کے اصطلاح کا اطلاق پنڈ دینے والے اور اُسکی چھے پیڑی تک کے مورثون پر ہوتا ہے کیونکہ وہ اور یہ سب ایک ہی پنڈ کے ذریعہ سے ملے ہوئے ہیں۔ مگر عموماً اس لفظ سے پنڈ دینے والا اور اوسکے تین مورث جنہیں ثابت پنڈ دیا جاتا ہے مفہوم ہوتے ہیں ایک شخص ساکلیہ اُن اشخاص کا کہلاتا ہے جنہیں وہ جزو پنڈ دیتا ہے اور سمانودک اُن رشتہ داروں کا جنکو صرف پانی دیا جاتا ہے۔ بندھو رشتہ دار تین قسم کے ہیں۔ ذاتی۔ پدری۔ مادری۔ ذاتی بندھو رشتہ دار یہہ ہیں اپنے حقیقی باپ کی بہن کے بیٹے۔ حقیقی ماں کی بہن کے بیٹے۔ حقیقی ماموں کے بیٹے۔ پدری بندھو یہہ ہیں۔ باپ کی پھپھے کے بیٹے۔ باپ کی خالہ کے بیٹے۔ باپ کے ماموں کے بیٹے۔ مادری بندھو رشتہ دار یہہ ہیں۔ ماں کی پھپھے کے بیٹے۔ ماں کی خالہ کے بیٹے۔ ماں کے ماموں کے بیٹے۔ اول حق ذاتی بندھوؤں کا ہے بعد اُنکے پدری بندھوؤں کا اور اونکے بعد مادری بندھو ورثہ کے مستحق ہوتے ہیں +

طریق وراثت اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اوسکی جائداد اولاد نرینہ کو پہونچتی ہے۔ پھر بیوہ۔ پھر دختر پھر دختر زادہ۔ پھر والدین۔ والدہ کو والد پر ترجیح ہے پھر بھائی اور حقیقی بھائی سوتیلوں کو محروم کرتے ہیں (نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) پھر بھائی کی اولاد جس ترتیب سے کہ وے ورثہ پاتے ہیں۔ باپ کی نسل کے وارثوں کے بعد اسی ترتیب سے دادا۔ پردادا کی نسل وارث ہوتی ہے۔ متاکشرا کے مطابق ہر صورت مین دادی پردادی۔ دادا۔ اور پردادا سے پیشتر وارث ہوتی ہیں اُنکے بعد انکی اولاد مین نسل تک وارث ہوتی ہے یعنی جہانتک کہ کسی مورث کی اولاد اوسکی سپنڈ سمجھی جاتی ہے وہ اصل مالک کے بھی جسکے ساتھ انکا اس مورث کے ذریعہ سے رشتہ قائم ہوتا ہے سپنڈ ہوتی ہے اور اسقدر دور کے رشتہ دارون میں

کوئی تمیز بلحاظ حقیقی یا سوتیلے ہونیکے نہیں رکھی گئی - یہہ تمیز صرف بہائیوں اور اونکی نسل کیواسطے مخصوص ہے +

اس امر کا ظاہر کرنا یہاں فائدہ مند ہوگا کہ لفظ سپنڈ (دیکھو ہی) کے معنی تعلق بذریعہ وراثت جسمانی کے ہے نہ تعلق بذریعہ پنڈ دان (تجہیز و تکفین) کے بغرض تجویز اس امر کے کہ کوئی شخص سپنڈ شخص متوفی کا حسب مراد تعریف مصنف متاکشرا کے جو اوسنے اچار کانڈ میں تحریر کی ہے یہہ دیکھنا ضرور ہے کہ آیا اُن میں باہم رشتہ سپنڈ کا خواہ بذریعہ خود خواہ بذریعہ انکے باپ اور ماں کے موجود ہے یا نہیں - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹) - قاعدہ جو اوپر بیان ہوا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ نزدیکی سپنڈ بعیدی سپنڈ کو محروم کرتا ہے - رشتہ داری سپنڈ درمیان لڑکی کے لڑکے اور دو اون بہتیجون کے پوتوں کے موجود ہوتی ہے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸) - اوپر کی ترتیب سے کل سلسلہ گوترج سپنڈ کا جو نزدیکتر ہیں ختم ہو جاتا ہے - اسکے بعد ساکلیہ وارث ہوتا ہے یعنے وہ اشخاص جو جزو پنڈ کے مستحق ہیں اور اُنکے بعد سمانودک وارث ہوتے ہیں یعنے وہ اشخاص جو صرف پانی کا استحقاق رکھتے ہیں ساکلیون کا سلسلہ چار پیڑہی تک اوپر اور نیچے کیطرف سپنڈ اونکے بعد ہے اور سمانودک کا سلسلہ ساکلیوں کے سات پیڑہی آگے ہے سمانودک کے بعد بندھو وارث ہوتے ہین اگر یہہ نہوں تو پہر اُستاد پہر شاگرد پہر ہم جماعت یا بزرگ یا فاضل برہمن جائداد لیگا اور اونکی عدم موجودگی میں کوئی برہمن آوس سوداگر کی صورت میں جو ملکِ غیر میں فوت ہوا اور اُسکے خاندان کا کوئی وارث نہو تو شریک تجارت اوسکا حقدار ہوگا اور اگر ان سب میں سے کوئی نہو تو بادشاہ وقت وارث ہوگا - لیکن برہمن کا ورثہ برہمن کو ملیگا کیونکہ وہ کبھی بادشاہ کو نہین ملتا +

اولاد نرینہ اولاد نرینہ میں صحیح النسب پسر - پوتا - پڑپوتا - اور اسیطرح سے ایک متبنیٰ لڑکا داخل ہے (دیکھو پریوی کونسل رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۲۳) +

اور یہہ تمام زمانہ واحد میں بطور وارث واحد کے خواہ براہِ راست یا بالاصول بذریعہ قائممقامی کے ترکہ کے مالک ہوتے ہیں حق قائممقامی کا پڑپوتے تک پہونچتا ہے یعنے پوتا اور پڑپوتا جس حال میں کہ ایک کا باپ اور دوسرے کا باپ اور دادا مر جائیں تو وہ برابر حصے بعوض باپ اور دادا متوفی کے اپنے چچا اور بڑے چچا کے شامل لینگے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵) - اگر جائداد ناممکن التقسیم ہے تو عموماً سب سے بڑا لڑکا کل جائداد کا مالک ہوتا ہے - بڑا لڑکا وہ ہے جو پہلے پیدا ہو نہ وہ جو پہلی بیاہتا عورت سے ہو

بڑے لڑکے کی وفات پر جائداد اوس شاخ میں جائیگی نہ باقیماندہ بڑے لڑکے ہیں۔ +

غیر صحیح النسب پسر تین اعلےٰ ذاتوں میں غیر صحیح النسب پسر وارث نہیں ہوتا ہے لیکن شودروں میں ورثہ پاتا ہے۔ اولاد غیر صحیح النسب از بطن عورت غیر منکوحہ (مدخولہ) شودروں میں بلحاظ ارث کے اولاد کنیزک از قسم شودر کے مساوی ہے بموجب متاکشرا کے پسر کنیزک از قسم شودر اپنے باپ کا کل ترکہ پاتا ہے بشرطیکہ زوجہ منکوحہ سے کوئی لڑکا یا ایسے زوجہ سے کوئی لڑکی یا ایسے لڑکی کا کوئی لڑکا نہو بشرط موجود ہونے کسی ایسے ورثا کے پسر کنیزک صرف بقدر نصف حصہ کے پائیگا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۸۲ و جلد ۴ صفحہ ۳۷ و جلد ۱ صفحہ ۹۷) +

شودر خاندان تابع متاکشرا میں پسر غیر صحیح النسب بطن کنیز سے اپنے بہائی صحیح النسب کا شریک جائداد موروثی نہیں ہے اور بذریعہ حق باقیماندگی کے حصہ پائیگا (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۵۱) + بموجب قانون بنگال عورت مدخولہ سے جو لڑکا پیدا ہو وہ شودروں میں بھی ورثہ نہ پائیگا (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷) +

ایک اہیر جو اولاد زنا ہے اپنے باپ کی جائداد کا وارث بحیثیت شودر کے بھی نہیں ہوسکتا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۷)۔ گو اولاد غیر صحیح النسب اہل فرقہ ہائے دوج کی بموجب متاکشرا کے ورثت سے خارج ہیں تاہم عدم موجودگی بیاہ جائز مانع اس امر کی نہیں ہے کہ جات اولاد مذکور کی بہ لحاظ اُس قانون کے جو الولوم جون (اولاد مختلف جات کی اشخاص کے ازدواج سے پیدا ہو) سے متعلق ہے تجویز کی جائے۔ پسر صحیح النسب کسی چہتری کا جو کسی عورت قوم شودر سے ہو شودر نہیں ہے (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۷۲) +

بیوہ ایک بیوہ ممبر ہنود خاندان شترک کی موجودگی خاوند کے بہائی کے خاوند کی جائداد کی وارث نہیں ہوتی۔ (نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۳۴) لیکن گذارہ کی مستحق ہوتی ہے (نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ جبکہ خاوند کی کوئی خاص مکسوبہ جائداد ہو تو اوسکی وارث ہوتی ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹)۔ وہ حصہ جائداد شراکتی سے معمولی طور پر محروم نہیں ہوسکتی۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۹۰)۔ لیکن جو حق بیوہ کا اوسکے خاوند کی وفات پر پیدا نہیں ہوا وہ بعد ازاں پہر پیدا نہیں ہوسکتا۔ مثلاً جبکہ خاوند کی وفات پر اوسکا بہائی جو شریک

قابض تھا بوجہ پس ماندگی اُسکی تمام جائداد پر قابض ہوگیا تو اوسکے لاولد مرجانے پر بیوہ کا دعوےٰ بابت حصّہ خاوند کے یکجدیانِ خاوند پر نہیں ہوسکتا۔ (نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ لیکن جبکہ حق اوسکے خاوند کو پیدا ہوجائے تو پھر یہ امر غیر اہم ہے کہ اوسکا قبضہ واقعی ہوا تہا یا نہیں۔ ایک شخص سنہ ۱۸۵۹ء میں ۳ بیوگان اور ایک پسر زندہ چھوڑ کر فوت ہوا تہوڑا عرصہ اپنی وفات سے پیشتر نامبردہ نے ایک وصیت نامہ جسکے ذریعے اُسنے جائداد متنازعہ چہوٹی بحق یکے از بیوگان لکھا جو صرف اُسکے گذارہ کیواسطے تہا اور اوس سے ایک معمولی بیوہ کا حق پیدا نہیں ہوتا تہا۔ لڑکا سنہ ۱۸۶۶ء میں فوت ہوگیا۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں اُس بیوہ کی وفات پر جسکے حق میں وصیت ہوئی تھی دوسری بیوہ نے (تیسری بیوہ سنہ ۱۸۶۲ء میں فوت ہوچکی تھی) پسر کی بیوہ پر جائداد متروکہ اُس بیوہ کی بابت جسکے حق میں وصیت ہوئی تھی نالش کی۔ تجویز ہوا کہ باپ کی وفات پر جائداد اوسکے پسر کو پہونچی اسلئے مدعیہ بطور وارث اوسکے خاوند کے بہ ترجیح مدعا علیہا بیوہ پسر ورثہ پانیکا کوئی حق نہیں رکھتی۔ (نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✤

بہت سی بیوگان جب بہت سی بیوگان ہوں تو مشترکا وارث ہوتی ہیں۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۴)۔ اور ایک کی وفات پر دوسری حصہ دار بیوہ وارث ہوتی ہے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۸)۔ ایک نے منجملہ دو شریک بیوگان کے بغیر رضامندی دوسری کے جزو جائداد جسکی وے شترکا بروئے وراثت اپنے متوفی خاوند کی مستحق تہیں رہن کی۔ تجویز ہوا کہ رہن ایسا نہیں ہے جس سے بصورت وفات راہن پس ماندہ بیوہ کی مقبوضہ جائداد پر پابندی لازم ٹھہرے لیکن بفرض یاس امر کے کہ دستاویز رہن ایسی مرتب ہوئی تہی کہ ایک تنہا بیوہ (شریک بیوہ) کے لئے جائداد مملوکہ متوفی خاوند کے رہن کرنیکی ضرورت تہی تو ایسی ضرورت اُس رہن سے جو ایک شریک بیوہ نے کرنیکا اقدام کیا ہو اوس جائداد کو جو بیوگان کو مشترک گذارہ کے لئے معہ انکے حق پس ماندگی کے ورثہ میں پہنچی تہی پس ماندہ بیوہ کے حق پر اثر ڈالنے کیلئے پابند نہیں کرسکتی۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۔ پریوی کونسل و مور ز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰ ✤

بیوگان جو مشترکہ وارث جائداد خاوند کی ہوں وہ بطور خود مستحق تقسیم جائداد کی نہیں ہیں لیکن جس جگہ ایک یا زیادہ عورتوں کے سبب سے تقسیم وراثت کا علیحدہ قبضہ جائداد کے مساوی حصے میں امن رکھنے کے لئے ضروری ہو تو علیحدہ قبضہ اور استفادہ جائداد کے لئے حکم ہوسکتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ پریوی کونسل)

دیگر بیوگان بیوہ صرف اپنی خاوند کی وارث ہوتی ہے۔ بہو جسکا شوہر اپنے پدر سے پیشتر فوت ہوگیا ہو اپنے خسر کے سلسلہ ورثا میں نہیں ہے (نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵)۔ یہی صورت پوتے کی نواسہ کی یا بھائی کی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۷)۔ یا چچا کی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۴)۔ یا بھتیجہ کی بیوہ کی ہے۔ (آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۹) +

دختر جبکہ لڑکی وارث ہوتی ہے تو اوسیطرح ہوتی ہے جیسے کہ بیوہ اور مطابق متاکشرا کے مابین غیر منکوحہ اور منکوحہ دختر کے کچھ فرق نہیں ہے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹۷)

ایسی لڑکی کو جسکی اولاد ذکور موجود ہو یا ہونیکی امید ہو ایسی لڑکی پر جو بانجھ ہو یا بیوہ لاولد ہو کوئی ترجیح نہیں دی گئی لیکن وہ لڑکی جسکا بیاہ ہوگیا ہو اپنی پدر متوفی کے ترکہ کو بہ ترجیح ایسی دختر کے پاتی ہے جسکا بیاہ ہوگیا ہو اور دولتور ہو (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۶)۔ +

لفظ "نردھن" کی تعبیر بلا لحاظ وسائل استطاعت یا بے استطاعتی کے ہونی چاہئے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۴۲)۔ ایک دختر جو اپنے باپ کی جائداد وراثتاً حاصل کرتی ہے صرف حق حین حیاتی حاصل کرتی ہے اور اپنے حق حین حیاتی سے زائد انتقال نہیں کر سکتی اور اوسکی وفات پر جائداد اسکے باپ کے وارثوں کو ملتی ہے۔ (نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۷۰ء و نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) + ۔

جبکہ ایک کواری لڑکی بہ ترجیح اپنی منکوحہ ہمشیرہ کے ورثہ حاصل کرتی ہے اور بعد نکاح کے مرجاتی ہے تو ہمشیرہ بطور وارث باپ کے جائداد کی حقدار ہے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۴) +

احاطہ بمبئی میں یہ امر طے ہوچکا ہے کہ لڑکیاں جائداد کو قطعی طور پر منفرداً پاتی ہیں اور یہ بھی ایک مقدمہ میں طے ہوچکا ہے کہ جسطرح لڑکیاں حصہ پاتی ہیں اوسیطرح بہنیں بھی حصہ پاتی ہیں تو جس لڑکی نے اپنی بہنوں کے ساتھ اپنے باپ کی جائداد منفرداً پائی ہو وہ حصہ اوسکا قطعاً جداگانہ ہے پس اوسکی وفات پر اوسکی لڑکی اوسکے حصہ کی مستحق ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶) +

نواسہ تاوقتیکہ کوئی دختر جو قابلیت نرکھتی ہو یا جسکو کہ حق وراثت ایک مرتبہ حاصل ہوگیا ہو زندہ باقی رہی۔ لڑکی کے بیٹے کو کوئی حق بذریعہ وراثت اپنے نانا کی جائداد میں پیدا نہیں ہوتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۲ صفحہ ۱۱۳) +

اگر نواسہ قبل وفات دختر کے فوت ہو تو جایداد مذکور نواسہ کے لڑکے کو نہین پہونچتی۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۵)۔ بیٹی کا بیٹا اپنے نانا کی جایداد بطور مالک کامل کے پاتا ہے اور اوسکی وفات کے بعد جایداد مذکور اوسکے وارثون کو نہ کہ اوسکے نانا کے وارثون کو پہونچتی ہے پس اوسکے گوتر سپنڈ یعنے وہ اشخاص کہ جنکو اوسکے ساتھ باپ کی جانب سے قرابت ہے بہ نسبت اون اشخاص کے جو ماں کی جانب سے قرابت رکھتے ہیں اوسکے وارث ہونیکا حق ترجیح رکھتے ہین۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۴)۔ اگر کئی نواسے ہون تو ہر واحد اُن مین سے بالرؤس برابر حصہ لیگا نہ بالاصول مثل پوتون کے۔ (آگرہ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۸)۔ صلحنامہ جو نواسہ کی والدہ نے کیا وہ قاطع دعوے نواسہ ہے اور نیز بزمانہ حیات اپنی ماں کے اوسکو منصب عدالت مین آنے اور نالش کرنیکا حاصل نہین ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۶۳)۔ اخراج دعوے ہندو دختر بحیثیت وارثہ ایک حصے کے بوجہ زائد المیعاد ہونیکے بعد اوسکی وفات کے اوسکے پسر کو محروم کرتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸) +

والدہ بموجب قانون متاکشرا کے ماں ایک ہندو لاولد کی جو علیحدہ رہتی ہو بعد بیوہ کے بمقابلہ باپ کے ورثہ کی مستحق ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵)۔ سوتیلی والدہ اپنے سوتیلے پسر کی ملکیت کی وارث نہین ہوتی۔ (نمبر ۱۵۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ نہ بترجیح دادا کے بہائی کے پوتے کے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۳)۔ نہ بترجیح چچا کے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷)۔ نہ بمقابلہ دادی کے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹)۔ نہ بمقابلہ سپنڈ کے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۲)۔ نہ سوتیلی دادی وارث ہے (ویکلی رپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۱۷۵)۔ ایکا حق بھی مثل بیوہ کے ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۴۶)۔ دربارہ مکرر ازدواج دیکھو نمبر ۱۶۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

برادر حقیقی بہائی بہ ترجیح سوتیلے بہائیون کے وارث ہوتے ہین۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲) اُس بہائی کو جو شامل ہو دوسرے بہائی پر جو علیحدہ ہو فوقیت حاصل ہے (نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) بغیر موجودگی کسی خاص اقرار کے صرف یہہ امر کہ پسر کلان نے جایداد مشترکہ کی تقسیم میں بہ نسبت چھوٹے بہائیوں کے زیادہ حصہ پایا تہا باعث محرومی پسر کلان کا اُس حق سے نہین ہے جو پیچہے سے چھوٹے بہائیوں کی وراثت میں پیدا ہو۔ (نمبر ۶۲ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ ایک کسبی کی وفات پر اوسکی بہتیجی جو کسبی ہو بمقابلہ متوفیہ کے بہائی کے وراثت پاتی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳) +

برادر زادہ — جب حق وراثت بھائیوں کے بیٹوں کو صرف بھتیجے ہونیکی جہت سے پہونچے تو اسصورت مین
اُن مین سے ہر واحد بالرؤس برابر حصہ لیتا ہے جیساکہ دختر زادے لیتے ہین۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۹
صفحہ ۴۶۳)۔ حقیقی بھتیجون کا دعوےٰ سوتیلے بھتیجون کے دعوےٰ سے غالب ہے۔ (نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۶۸ء
پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ ایک برادر زادہ جو اپنے چچا کے ساتھ شامل ہوکر کئی سال تک پیشتر وفات چچا
کے رہتا رہا مستحق وراثت بہ ترجیح اُس برادر زادہ کے سمجھا گیا جو شامل نہین رہتا تھا۔ (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷ء
پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

دادا۔ پردادا کی نسل — ایسے رشتہ مین جیساکہ اولاد دادا۔ پردادا ہے کوئی ترجیح حقیقیون کو سوتیلون پر نہین
ہے اُنکی اولاد تین نسل تک وارث ہوتی ہے یعنی جہانتک کہ کسی مورث کی اولاد اوسکی سپنڈ سمجھی جاتی ہے +

ساکلیہ اور سمندک — ساکلیون کا سلسلہ چار پیڑھی تک اوپر اور نیچے کیطرف سپنڈونکے بعد ہے اور سمندک کا
سلسلہ ساکلیون کی سات پیڑھی آگے ہے۔ دعوے ایسے رشتہ دارون کا بہن کے لڑکے سے
مرجح ہے۔ (نمبر ۳۰ و نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ متوفی کے بھائی کا نواسہ بہ ترجیح دادا
کے پڑپوتا کے وارث نہین ہوتا۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷)۔ از روئے دھرم شاستر
بنگالہ بھتیجے کا لڑکا سپنڈ ہے اور بدین وجہ وارث مرجح بہ نسبت دادا کے پردادا کے۔ پڑپوتے کے پوتے
کے ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳)۔ بھانجہ بحیثیت سپنڈ وارث نہین ہو سکتا۔ (انڈین
لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۳)۔ بمقابلہ سپنڈ متوفی کی نہ سوتیلی ماں اور نہ سوتیلی بہن از روئے
متاکشرا مستحق وراثت ہو سکتی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹)۔ ہندو سوتیلی ماں مستحق وراثت
اپنے سوتیلے پسر کی بمقابلہ دادی کے نہین۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۲)۔ مدعی متوفی کے
چچا کا لڑکا ہے اور مدعا علیہا متوفی کی چچی ہے تجویز ہوئی۔ کہ جب کوئی گوترج سپنڈ اوس سلسلہ مین موجود
ہو تو عورت ترکہ بمقابلہ اوسکے نہین پا سکتی۔ اسوجہ سے مدعا علیہا کو حق بمقابلہ مدعی کے جو سگے چچا کا بیٹا ہے
نہین ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۷)۔ بموجب متاکشرا نانا کا حق بمقابلہ پھوپھی کے مرجح
ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۲)۔ لیکن ماموں کا حق پھوپھی سے مرجح نہین ہے۔ (انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰)۔ بعید تر گوترج سپنڈان مین تقسیم علی السبیل الرؤس ہوگی نہ علی السبیل الاصول۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۳)
تعریف لفظ بندھو کو متعلق کرنیکے لئے محکمات ذیل کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے:-

آول محک وہ ہے جو سگوترا سپنڈ کی صورت مین ہوتی ہے۔ یعنی یہہ کہ متوفی اور دعویدار مین ضرور ہے کہ تعلق سپنڈ کا موجود ہو یعنے ضرور ہے کہ وہ مورث اعلےٰ کے سپنڈ ہوویں۔ اور اولاد سلسلہ مستقیم مین سپنڈ سات پشت تک شمار ہوتے ہین۔ بصورتیکہ صرف اشخاص ذکور ہون۔ اور اگر اوس سلسلہ مین ایک یا زیادہ عورات ہون تو سپنڈ پانچوین پشت تک شمار ہوتے ہین۔ +

بروئے محک ثانی رشتہ داران قریبی زیادہ بعید کے رشتہ دارون سے اسطرح علیحدہ کئے گئے ہین جیسا کہ سگوترا سپنڈ کی صورت ہوتی ہے جنمین پڑپوتون کے پسران وارثان مین داخل نہین ہین۔ پس اسیطرح وہ بندھو جو وارث ہوسکتے ہین مورث سے چوتھی پشت مین آگے نہین ہوتے اور مورث جیسا کہ دستور ہے پہلی پشت شمار ہوتا ہے۔ +

محک سوم کے روسے اشخاص بندھو مین تمیز کی گئی ہے کہ وہ ذاتی۔ یا پدری۔ یا مادری ہوتے ہین جسکی مراد راجکمار سربدہا کاری کے قول کے بموجب جنہون نے اپنی رائے متاکشرا کی ایک عبارت پر قائم کی ہے یہہ ہے کہ اشخاص مذکور خود مالک کے خاندان مین جسمین اوسکے باپ کا خاندان بھی شامل ہے یا اوسکی والدہ کے خاندان مین یا اوسکی دادی کے خاندان مین۔ یا اوسکی نانی کے خاندان مین پائے جاوین۔ تعریف مندرجہ ذیل اسی محک سے برآمد کی گئی ہے +

استحقاق قابل ارث متوفی کے بندھو سپنڈ کو بصورت ہائے ذیل حاصل ہوگا۔ (۱) اگر بندھو سپنڈ کے سلسلہ اولاد مین ہو۔ (۲) اگر نامبردہ مالک متوفی کے پدر کے خاندان مین ہو۔ (۳) اگر نامبردہ مالک متوفی کے نانا کی شاخ مین ہو۔ (۴) یا اوسکے باپ کے نانا کی شاخ مین ہو۔ (۵) یا اوسکی ماں کے نانا کی شاخ مین ہو۔ (ٹیگور لا لیکچر بابت سنہ ۱۸۸۰ء صفحہ ۶۹۶) و نیز ملاحظہ ہو نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی +

فہرست بندھو بموجب شاستر متاکشرا

(دیکھو دھرم شاستر مولفہ جگندر ناتھہ بھٹاچاریہ منشی صفحہ ۳۰۴ و ۳۰۵)

(۱) دختر کا بیٹا۔ بیٹے کی دختر کا بیٹا۔ متوفی کے پوتے کی دختر کا بیٹا۔

(۲) اسیطور سے اوسکے باپ کا۔

(۳) اسیطور سے اوسکے دادا کا۔

(۴) اسیطور سے اوسکے پردادا کا۔

(۵) اسیطور سے اوسکے سکرداداکا -

(۶) - متوفی کی دختر کا پوتا - اور بیٹے کی دختر کا پوتا -

(۷) - اسیطور سے اوسکے باپ کا -

(۸) - اسیطور سے اوسکے دادا کا -

(۹) - اسیطور سے اوسکے پردادا کا -

(۱۰) - اسیطور سے اوسکے سکرداداکا -

(۱۱) - متوفی کی دختر کی دختر کا بیٹا - اور بیٹے کی دختر کی دختر کا بیٹا -

(۱۲) - اسیطور سے اوسکے باپ کا -

(۱۳) - اسیطور سے اوسکے دادا کا -

(۱۴) - اسیطور سے اوسکے پردادا کا -

(۱۵) - اسیطور سے اوسکے سکرداداکا -

(۱۶) - بیٹا - پوتا - پرپوتا - نانا کا -

(۱۷) - اسیطور سے اوسکے پرنانا کا -

(۱۸) - اسیطور سے اوسکے سکرنانا کا -

(۱۹) - پوتے کا پرپوتا - مادری مورث بموجب سلسلہ کے -

(۲۰) - دختر کا بیٹا - بیٹے کی دختر کا بیٹا - اور پرپوتے کی دختر کا بیٹا - نانا کا -

(۲۱) - اسیطور سے پرنانا کا -

(۲۲) - اسیطور سے سکرنانا کا -

(۲۳) - دختر کا پوتا - اور بیٹے کی دختر کا پوتا - نانا کا -

(۲۴) - اسیطور سے پرنانا کا -

(۲۵) - اسیطور سے سکرنانا کا -

(۲۶) - دختر کی دختر کا بیٹا - اور بیٹے کی دختر کی دختر کا بیٹا - نانا کا -

(۲۷) - اسیطور سے اوسکے پرنانا کا -

(۲۸)- اسیطور سے اوسکے سکڑ نانا کا -

(۲۹)- بیٹا - پوتا - پرپوتا - باپ کے نانا کا -

(۳۰)- اسیطور سے اوسکے باپکے پرنانا کا -

(۳۱)- اسیطور سے اوسکے باپکے سکڑ نانا کا -

(۳۲)- پوتے کا پرپوتا تین مورث مادری باپ کا بموجب سلسلہ کے -

(۳۳)- دختر کا بیٹا - اور دختر کی دختر کا بیٹا - اور پوتے کی دختر کا بیٹا - باپکے نانا کا -

(۳۴)- اسیطور سے اوسکے باپکے پرنانا کا - اور اوسکے باپکے سکڑ نانا کا -

(۳۵)- دختر کا پوتا - بیٹے کی دختر کا پوتا - باپ کے نانا کا -

(۳۶)- اسیطور سے اوسکے باپ کے پرنانا کا -

(۳۷)- دختر کی دختر کا بیٹا - اور بیٹے کی دختر کی دختر کا بیٹا - باپ کے نانا کا -

(۳۸)- اسیطور سے باپ کے پرنانا کا -

(۳۹)- ماں کا نانا - اوسکا بیٹا - پوتا - پرپوتا -

(۴۰)- ماں کا پرنانا - اوسکا بیٹا - پوتا - پرپوتا -

(۴۱)- پرپوتا ماں کے نانا - اور پرنانا -

(۴۲)- دختر کا لڑکا - اور بیٹے کی دختر کا لڑکا - اور پرپوتے کی دختر کا لڑکا - ماں کے نانا کا -

(۴۳)- اسیطور سے ماں کے سکڑ نانا کا -

(۴۴)- دختر کا پوتا - اور بیٹے کی دختر کا پوتا - ماں کے نانا کا -

(۴۵)- اسیطور سے ماں کے پرنانا کا -

(۴۶)- دختر کی دختر کا بیٹا - اور بیٹے کے دختر کی دختر کا بیٹا - ماں کے نانا کا -

(۴۷)- اسیطور سے ماں کے پرنانا کا -

فہرست بندہو بموجب دھرم شاستر بنگال

(دیکھو ٹیگور لا لکچر ۱۸۸۰ئہ صفحہ ۷۸۸)

(۱)- متوفی کی دختر کا لڑکا - (۲)- لڑکے کی دختر کا لڑکا -

(۳)- پرپوتے کی دختر کا لڑکا-
(۴)- باپ کی دختر کا لڑکا-
(۵)- بھائی کی دختر کا لڑکا-
(۶)- بھتیجے کی دختر کا لڑکا-
(۷)- دادے کی دختر کا لڑکا-
(۸)- چچا کی دختر کا لڑکا-
(۹)- چچا کے بیٹے کی دختر کا لڑکا
(۱۰)- پردادا کی دختر کا لڑکا-
(۱۱)- دادا کے بھائی کی دختر کا لڑکا-
(۱۲)- دادا کے بھائی کے بیٹے کی دختر کا لڑکا-
(۱۳)- نانا کی دختر کا لڑکا-
(۱۴)- نانا کے بیٹے کی دختر کا لڑکا-
(۱۵)- نانا کے پوتے کی دختر کا لڑکا-
(۱۶)- اسیطرح پرنانا کی نسل-
(۱۷)- اسیطرح سکڑنانا کی نسل-

(۱۳ تا ۱۷: دیکھو صفحہ ۸۲۱ کتاب بندھ کور)

بندھو نکا شمار جو متاکشرا اور دیگر کتب شرح مین دیا گیا ہے وہ کل صورتون پر حاوی نہین ہے بلکہ صرف تمثیلاً ہے- اسیطرح سے بہن کا پوتا بندھو ہے- (نمبر ۸۰ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) نیز دیکھو ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۱- پریوی کونسل +

مفصلہ ذیل اشخاص بندھو ہین

دادا کی بہن کا پوتا- (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵) +
لڑکی کے لڑکے کا لڑکا- (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷) +
بھانجہ- (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷) +
بھائی کی لڑکی کا لڑکا- (بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۳) +
بہن کی لڑکی کا لڑکا- (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹) +
مادری چچا- (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۷) +
سوتیلی بہن کا بیٹا- (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۰) +
بہن کا بیٹا اور لڑکے کی بیٹی- (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹) +
بہن سلسلہ وارثان میں نہیں ہے- (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۱- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۲۵- و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱) +
نہ چچا کی بیوہ- (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵۴) +

فہرست ورثاء بموجب شاشتر بنارس

(دیکھو بیوستہ چندر کا جلد ا صفحہ ۲۰۴)

(۱) بیٹا۔
(۲) پوتا۔
(۳) پرپوتا۔
(۴) زوجہ۔
(۵) کواری دختر۔
(۶) بیاہی دختر جو مفلس ہو۔
(۷) بیاہی دختر جو مالدار ہو۔
(۸) بیٹی کا بیٹا۔
(۹) مادر حقیقی۔
(۱۰) باپ۔
(۱۱) حقیقی بہائی۔
(۱۲) علاتی بہائی۔
(۱۳) حقیقی بہائی کا بیٹا۔
(۱۴) علاتی بہائی کا بیٹا۔
(۱۵) دادی۔
(۱۶) دادا۔
(۱۷) دادا کا بیٹا یعنی چچا۔
(۱۸) دادا کا پوتا یعنی چچیرا بہائی۔
(۱۹) پردادی۔
(۲۰) پردادا۔
(۲۱) پردادا کا بیٹا یعنی دادا کا بہائی
(۲۲) پردادا کا پوتا یعنی دادا کا بہتیجا۔
(۲۳) پردادا کی ماں۔
(۲۴) پردادا کا باپ
(۲۵) پردادا کے باپ کا بیٹا یعنی پردادا کا بہائی۔
(۲۶) پردادا کے باپ کا پوتا یعنی پردادا کا بہتیجا۔
(۲۷) پردادا کی دادی۔
(۲۸) پردادا کا دادا۔
(۲۹) پردادا کے دادا کا بیٹا یعنی پردادا کا چچا۔
(۳۰) پردادا کے دادا کا پوتا یعنی پردادا کا چچیرا بہائی۔
(۳۱) پردادا کی پردادی۔
(۳۲) پردادا کا پردادا۔
(۳۳) پردادا کے پردادا کا بیٹا یعنی پردادا کے دادا کا بہائی۔
(۳۴) پردادا کے پردادا کا پوتا یعنی پردادا کے دادا کا بہتیجا
(۳۵) اوّل سمانودک۔
(۳۶) اوّل سمانودک کا بیٹا۔
(۳۷) اوّل سمانودک کا پوتا۔
(۳۸) اپنے بندہو۔
(۳۹) باپ کے بندہو۔
(۴۰) ماں کے بندہو۔
(۴۱) آچاریہ۔
(۴۲) ششیہ۔

(۴۳) برہمچاری۔ (۴۴) برہمن۔ راجہ۔

فہرست وارثان بموجب شاستر مہتیلا

(دیکھو ہوستہ چندر کا جلد ا صفحہ ۲۰۴)

(۱) بیٹا۔
(۲) پوتا۔
(۳) پرپوتا۔
(۴) زوجہ۔
(۵) کواری دختر۔
(۶) بیاہی دختر۔
(۷) مادر حقیقی۔
(۸) باپ۔
(۹) بیٹی کا بیٹا۔
(۱۰) بہائی۔
(۱۱) بہتیجا۔
(۱۲) قریبی سپنڈ۔
(۱۳) بعید سپنڈ
(۱۴) قریب سکولیا۔
(۱۵) بعید سکولیا۔
(۱۶) ماموں وغیرہ۔
(۱۷) برہمن راجہ

فہرست وارثان بموجب شاستر دراوڑ

(دیکھو ہوستہ چندر کا جلد ا صفحہ ۲۰۴)

(۱) بیٹا۔
(۲) پوتا۔
(۳) پرپوتا۔
(۴) زوجہ۔
(۵) کواری دختر
(۶) بیاہی دختر جو مفلس ہو۔
(۷) بیاہی دختر جو مالدار ہو۔
(۸) بیٹی کا بیٹا۔
(۹) باپ۔
(۱۰) مادر حقیقی۔
(۱۱) حقیقی بہائی۔
(۱۲) علاتی بہائی۔
(۱۳) حقیقی بہائی کا بیٹا۔
(۱۴) علاتی بہائی کا بیٹا۔
(۱۵) دادا کا بیٹا یعنی چچا۔
(۱۶) دادا کا پوتا یعنی چچیرا بہائی۔
(۱۷) پردادا کا بیٹا یعنی دادا کا بہائی۔
(۱۸) پردادا کا پوتا یعنی دادا کا بہتیجا۔

(۱۹) پرداداکے باپ کا بیٹا یعنی پردادا کا بھائی -
(۲۰) پرداداکے باپ کا پوتا یعنی پردادا کا بھتیجا -
(۲۱) پرداداکے دادا کا بیٹا یعنی پردادا کا چچا -
(۲۲) پرداداکے دادا کا پوتا یعنی پردادا کا چچیرا بھائی -
(۲۳) اخیر سپنڈ کا بیٹا -
(۲۴) اخیر سپنڈ کا پوتا -
(۲۵) اوّل سمانودک کا بیٹا -
(۲۶) اوّل سمانودک کا پوتا -
(۲۷) دوم سمانودک کا بیٹا -
(۲۸) دوم سمانودک کا پوتا -
(۲۹) سوم سمانودک کا بیٹا
(۳۰) سوم سمانودک کا پوتا -
(۳۱) چہارم سمانودک کا بیٹا -
(۳۲) چہارم سمانودک کا پوتا -
(۳۳) پنجم سمانودک کا بیٹا -
(۳۴) پنجم سمانودک کا پوتا -
(۳۵) ششم سمانودک کا بیٹا -
(۳۶) ششم سمانودک کا پوتا -
(۳۷) ہفتم سمانودک کا بیٹا -
(۳۸) ہفتم سمانودک کا پوتا
(۳۹) اپنے سبندہو -
(۴۰) باپ کے بندہو -
(۴۱) ماں کے سبندہو -
(۴۲) اچاریہ -
(۴۳) شیشہ -
(۴۴) برہمچاری -
(۴۵) برہمن
راجہ

فہرست وارثان بموجب شاستر مرہٹہ

(دیکھو بیوستہ چندرکا جلد ۱ صفحہ ۲۰۴)

(۱) بیٹا -
(۲) پوتا -
(۳) پرپوتا
(۴) زوجہ
(۵) کواری دختر
(۶) بیاہی دختر جو مفلس ہو
(۷) بیاہی دختر جو مالدار ہو -
(۸) بیٹی کا بیٹا -
(۹) باپ -
(۱۰) مادر حقیقی
(۱۱) حقیقی بھائی
(۱۲) حقیقی بھائی کا بیٹا -
(۱۳) دادی -
(۱۴) بہن -

(۱۵) دادا
علاتی بھائی

(۱۶) پردادا چچا اور علاتی بھائی کا بیٹا

(۱۷) سات پشت سپنڈ بتدریج قرابت -

(۱۸) سمانود کی جہانتک نام یاد پڑے بتدریج قرابت -

(۱۹) اپنے بند ہو -

(۲۰) باپ کے بند ہو -

(۲۱) مان کے بند ہو -

(۲۲) اچاریہ -

(۲۳) شیشہ

(۲۴) برہمچاری -

(۲۵) برہمن
راجہ

سلسلہ وراثت بموجب مدرسہ بنگال

سلسلۂ وراثت بابت جائیداد متوفی کے حسب ذیل ہے - (دیکھو دیاکرن سنگرہ صفحہ الغائیت صفحہ ۳۲)

پہلے اصلی بیٹا وارث ہوتا ہے +

بیٹے کی عدم موجودگی مین پوتا وارث ہوتا ہے اور اوسکی عدم موجودگی مین پرپوتا - لیکن پوتا جسکا باپ مرگیا ہے اور پرپوتا جسکا باپ اور دادا مرگئے بیٹے کے ساتھہ وراثت مین حصّہ مساوی پالیتے ہین اِلّا والدین کی حین حیات مین نہ پوتا نہ پرپوتا وارث ہوسکتا ہے +

بیٹے پوتے اور پرپوتے کی عدم موجودگی مین جائیداد بیوہ کو ملتی ہے +

جورو کی عدم موجودگی مین دختر وارث ہوتی ہے +

کنواری بیٹی وارث ہونیکی اوّل مستحق ہوتی ہے اگر کنواری بیٹی جو ایک دفعہ وارث ہوگئی ہے اور بعدازان اوسکی شادی ہوگئی ہے بغیر اولاد کے فوت ہوجاوے تو وہ بہن جسکی شادی ہوگئی ہے اور وہ بہن جسکی بیٹا ہونیوالا ہے دونون ایک ساتھہ اوس جائیداد پر وارث ہوتی ہین جو کہ اونکی بہن کے قبضہ مین تھی - اونکے خاوند یا اور کسی رشتدار کو وہ جائیداد نہین پہونچتی ہے لیکن اگر کوئی کنواری دختر نہو تو وہ دختر جسکی اولاد ذکور ہے اور وہ دختر جسکی اولاد ذکور ہونیوالی ہے ایک ساتھہ وارث ہوتی ہین اور اُن دونون مین سے اگر ایک نہو تو دوسری دختر جائداد کی مستحق ہے +

بعدم موجودگی اون دخترون کے وہ دختر جو کہ بانجھہ ہے یا بے اولاد ذکور بیوہ ہے جائیداد کی مالک ہوتی ہے -

کل دختروں کی عدم موجودگی مین دختر کا بیٹا وارث ہوتا ہے -

دختر کے بیٹے کے عدم موجودگی مین باپ وارث ہوتا ہے -

باپ کے عدم موجودگی مین مان وارث ہوتی ہے -

مان کی عدم موجودگی مین حقیقی بھائیون کو جائداد ملتی ہے -

اگر کوئی حقیقی بھائی نہو تو سوتیلا بھائی جائداد کا وارث ہوتا ہے -

اگر متوفی کے دو بھائی ہون یعنی ایک حقیقی اور دوسرا سوتیلا اور دونون بھائی متوفی سے جُدا رہتے ہون تو صرف حقیقی بھائی جائداد کا وارث ہوتا ہے +

اگر سوتیلا بھائی متوفی کے شامل رہتا ہو اور حقیقی بھائی جدا رہتا ہو تو وراثت دونونکو بحصص مساوی ملیگی +

اگر حقیقی بھائی اور سوتیلا بھائی دونون متوفی کے شامل رہتے ہون تو جائداد صرف شامل حقیقی بھائی کو ملیگی کیونکہ اُس حالت مین اوسکا حق المضاعف ہوتا ہے یعنی اوّل تو وہ حقیقی بھائی ہے اور دوسرے وہ شامل رہتا ہے - +

یہی ترتیب وراثت کی حقیقی اور سوتیلے بھتیجون کی وراثت مین ہے -

بھائیون کی عدم موجودگی مین حقیقی بھائی کا بیٹا نہ سوتیلے بھائی کا بیٹا وارث ہوتا ہے اگر حقیقی بھائی کے بیٹے بعض شامل اور بعض جدے رہتے ہون تو جائداد شامل بھائی کے بیٹے کو ملتی ہے اسیطرح درمیان کل سوتیلے بھائی کے لڑکے جو شامل رہتے ہین اور جدے جدے رہتے ہین وراثت سوتیلے بھائی کے لڑکونکو جو شامل رہتے ہین پہونچتی ہے لیکن اگر حقیقی بھائی کا بیٹا جدا ہو اور سوتیلے بھائی کا بیٹا شامل ہو تو دونون جائداد کے وارث ایک ساتھ ہوتے ہین جبکہ دو بھتیجے متوفی کے شامل تھے یا جدے اور انمین سے ایک حقیقی ہے اور دوسرا سوتیلا تو دونون صورتون مین حقیقی بھتیجے کو جائداد ملتی ہے +

بھائی کے بیٹے کی عدم موجودگی مین بھائی کا پوتا وارث ہوتا ہے یہان پر حقیقی اور سوتیلے مین تمیز مثل بھائیون کے بیٹون کے کیجاتی ہے - +

بھائی کے پوتے کی عدم موجودگی مین بہن کا بیٹا وارث ہوتا ہے -

بہن کے بیٹے کی عدم موجودگی مین بھائی کی دختر کا بیٹا وارث ہوتا ہے اوسکی عدم موجودگی مین دادا وارث ہوتا ہے - اور اوسکی عدم موجودگی مین دادی وارث ہوتی ہے +

اور دادی کی عدم موجودگی میں چچا وارث ہوتا ہے۔ اور اوسکی عدم موجودگی میں چچا کا بیٹا اور اوسکی عدم موجودگی میں چچا کا پوتا وارث ہوتا ہے۔ +

چچا کے پوتے کی عدم موجودگی میں دادا کی دختر کا بیٹا وارث ہوتا ہے اسیطرح نانا کے سگڑدادا کی دختر کے بیٹے تک سلسلہ جاری رہتا ہے +

اون وارثون کی عدم موجودگی میں جو کہ متوفی کو پنڈ پانی دیتے ہین سکولیا کو وراثت ملتی ہے +

اوپر کے اور نیچے کے سکولیا کی عدم موجودگی میں دور کے رشتہ دار تین درجہ تک اوپر کی طرف جائیداد کو ترتیب وار لیتے ہین - +

اگر دور کے رشتہ دار اوس قسم کے نہون تو سمانودک وارث ہوتے ہین اونکے بعد گورو وارث ہوتا ہے اور اوسکے بعد چیلہ - +

اور ان کل کی عدم موجودگی میں بادشاہ وقت وارث ہوتا ہے +

سلسلۂ نسب بموجب شاستر بنگال

(۱) بیٹا -
(۲) پوتا -
(۳) پرپوتا -
(۴) زوجہ -
(۵) دختر ناکتخدا -
(۶) دختر کتخدا جسکے لڑکا ہو یا لڑکا ہونیکی امید ہو -
(۷) نواسا -
(۸) باپ -
(۹) مان -
(۱۰) بہائی حقیقی جو شامل رہتا ہے -
(۱۱) بہائی حقیقی جو شامل نہین رہتا ہے -
(۱۲) بہائی سوتیلا جو شامل رہتا ہے -
(۱۳) بہائی - سوتیلا جو شامل نہین رہتا ہے -
(۱۴) بہتیجا - (اوسیطرح جسطور بہائی کا بیان کیا گیا ہے)
(۱۵) بہائی کا پوتا - (بہ تشریح صدر) -
(۱۶) بہانجہ - یعنی بہن کا لڑکا -
(۱۷) بہائی کا نواسا -
(۱۸) دادا -
(۱۹) دادی -
(۲۰) چچا -
(۲۱) چچا کا بیٹا -
(۲۲) چچا کا پوتا -
(۲۳) پہوپہی زاد بہائی -
(۲۴) چچا کا نواسا -

(۲۵) پردادا۔

(۲۶) پردادی۔

(۲۷) دادا کا بہائی

(۲۸) دادا کے بہائی کا بیٹا۔

(۲۹) دادا کے بہائی کا پوتا۔

(۳۰) دادا کی بہن کا لڑکا۔

(۳۱) دادا کے بہائی کا نواسا۔

(۳۲) نانا۔

(۳۳) ماموں۔

(۳۴) ماموں کا بیٹا۔

(۳۵) ماموں کا پوتا۔

(۳۶) نانا کی دختر کا لڑکا۔

(۳۷) پرنانا۔

(۳۸) پرنانا کا بیٹا۔

(۳۹) پرنانا کا پوتا۔

(۴۰) پرنانا کا پرپوتا۔

(۴۱) پرنانا کی دختر کا بیٹا۔

(۴۲) پرنانا کا باپ۔

(۴۳) اوسکا لڑکا۔

(۴۴) اوسکا پوتا۔

(۴۵) اوسکا پرپوتا۔

(۴۶) اوسکا نواسا۔

(۴۷) پرپوتے کا بیٹا

(۴۸) پرپوتے کا پوتا۔

(۴۹) پرپوتے کا پرپوتا۔

(۵۰) پردادا کا باپ۔

(۵۱) اوسکا بیٹا۔

(۵۲) اوسکا پوتا۔

(۵۳) اوسکا پرپوتا۔

(۵۴) اوسکا نواسا

(۵۵) پردادا کا دادا۔

(۵۶) اوسکا بیٹا۔

(۵۷) اوسکا پوتا۔

(۵۸) اوسکا پرپوتا۔

(۵۹) اوسکی دختر کا لڑکا (یعنی نواسا)

(۶۰) پردادا کا پردادا۔

(۶۱) اوسکا لڑکا۔

(۶۲) اوسکا پوتا۔

(۶۳) اوسکا پرپوتا۔

(۶۴) اوسکا نواسا۔

(۶۵) اسکے بعد سمانودک لوگ اسطرح چودہ پشت تک وارث ہوتے ہیں

(۶۶) گورو۔

(۶۷) شاگرد۔

(۶۸) ہم جماعت۔

(۶۹) ہم نام۔

(۷۰) ایک سورت سے جو لوگ پیدا ہوئے ہیں۔

(۷۱) برہمن جو شاستر پڑہا ہوا ہو۔ (۷۲) بادشاہ وقت۔

فرق ترتیب وراثت بموجب شاستر بنگال اور بنارس کے

(۱) بموجب شاستر بنگال کے بیوہ جائیداد شوہر کی وارث ہوتی ہے خواہ اوسکا خاوند خاندان مشترکہ سے جدا تھا یا شامل لیکن بموجب شاستر بنارس اور متہیلا کے بیوہ صرف اوس حالت مین وارث ہوتی ہے جبکہ اوسکا شوہر وقت وفات کے خاندان سے علیحدہ تھا ورنہ بہائی اور دیگر ورثا جو خاندان مشترکہ مین داخل ہین وہ وارث ہون گے۔ +

(۲) بنگال مین کنواری دختر کے بعد وہ دختر جسکی کہ اولاد ذکور ہے اور جسکی کہ ہونیوالی ہے بالاشتراک وارث ہوتی ہین۔ دختر جوکہ بانجہہ ہین یا جوکہ بیوہ بغیر اولاد ذکور ہین۔ یا جو صرف دخترونکی مان ہین وراثت سے محروم رہتی ہین لیکن بموجب شاستر بنارس کے کنواری دخترون کے بعد وے منکوحہ دختر جوکہ مفلس ہین وارث ہوتی ہین اونکی عدم موجودگی مین منکوحہ دولتمند دختر وارث ہوتی ہے یہان پر اوس دختر کو جسکے کہ اولاد ذکور ہے یا ہونیوالی ہے اوس دختر پر جوکہ بانجہہ ہے یا جو بغیر اولاد بیوہ ہے کچھہ ترجیح نہین ہوتی ہے +

(۳) شاستر بنگال کے بموجب پہلے باپ وارث ہوتا ہے اور اوسکے بعد مان وارث ہوتی ہے لیکن اور شاسترون کے بموجب مان باپ سے پیشتر وارث ہوتی ہے اور یہی اصول دادی اور دیگر عورات ورثا پر عائد ہوتا ہے۔ +

(۴) بموجب متاکشرا کے بہائیون کی وراثت کی بابت کچھہ فرق نہین ہے خواہ وہ شامل ہوں یا جدے جدے جیسا کہ قانون بنگال مین ہے +

(۵) باپ کی دختر کا بیٹا بہائی کی دختر کا بیٹا۔ دادے کی دختر کا بیٹا وغیرہ بموجب شاستر بنگال قریبی وارث ہین۔ حالانکہ بموجب شاستر متاکشرا کے یہہ اشخاص بندہؤن میں داخل ہین اور بحالت عدم موجودگی کسی شخص گوتی کے یہہ وارث ہوتے ہین۔ +

(۶) بموجب بنگال کے بندہو صرف نانا کے سلسلہ سے تعلق رکہتے ہین۔ لیکن بموجب متاکشرا کے اسپنڈ رشتہ داران نانا کا۔ اور نیز باپ کے نانا۔ اور نیز مان کے نانا بندہؤن مین داخل ہین۔ +

(۷) بنگال مین بندہو گوتی سپنڈ کے بعد وارث ہوتے ہین اور اونکے بعد سکولیا اور اونکی عدم موجودگی مین سمانودک۔ بنارس مین سپنڈ کے بعد سمانودک اور بعد سمانودک کے بندہو وارث ہوتے ہین۔ +

ناقابلیت وراثت

بموجب دھرم شاستر کے مذکر یا مونث جو ناقص العقل۔ نابینا۔ ناشنوا۔ گونگا۔ گنگ۔ جزامی۔ بے عصمت ولد حرام خانگی۔ ضعیف۔ خارج از برادری جسکا کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو۔ پاگل مجنون بیمار ناقابل علاج تارک الدنیا۔ غیر صحیح النسب سوائے اقوام شودر کے محروم الارث ہیں۔ مخبوط الحواس وارث نہین ہوسکتا (نمبر ۴۴ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ نابینائی لاعلاج اگر فطری نہو تو ایسی بیماری نہین ہے کہ جسکی وجہ سے کوئی شخص ازروئے دھرم شاستر محروم الارث ہو جاوے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۷۱ و ۵۵)

بموجب دھرم شاستر وہی اشخاص محروم الارث قرار پائے ہین جو فی الواقع مجنون محض کم عقل اشخاص جو بندوبست معقول اپنی جائداد کا نہین کرسکتے۔ اسوجہ سے محروم نہین ہوسکتی۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۰)۔ وراثت سے خارج کرنیکے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ مجنونیت پیدائش سے ہو نالائق کرنیکے واسطے مجنونیت بروقت جاری ہونے وراثت کے کافی ہے۔ (مور انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۵۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۹ و نمبر ۴۹ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

مجنون جو خاندان مشترکہ تابع متاکشرا کا شریک ہو نالش دلاپانے جائداد مملوکہ خاندان مشترکہ کی نہین کرسکتا کیونکہ وہ ازروئے قانون متاکشرا کے وراثت سے محروم ہے۔ اسلیئے مستحق حصہ یا تقسیم جائداد کا نہین بلکہ صرف نان و نفقہ کا مستحق ہے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۱۹) +

جزام جزام ایک سزا گناہ کی خیال کی گئی ہے اور جس وقت سے شروع ہو وہ باعث محرومی وراثت کا ہوجاتا ہے لیکن کسی شخص کو اس بنا پر محروم کرنیکے لئے وہ لاعلاج اور بدتر ہونا چاہیئے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۵۵ و بمبئی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۴۵) +

اخراج ذات ایکٹ ۲۱ ۱۸۵۰ء محض اُس شخص سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت متعلق نہین ہے جسنے اپنا مذہب ترک کردیا ہو یا ذات سے خارج کردیا گیا ہو۔ دفعہ کے آخری حصہ سے اس بات کی حفاظت ہوتی ہے کہ کسی شخص کے حق وراثت مین اسوجہ سے فرق آئے کہ اوس شخص نے اپنا مذہب ترک کردیا ہے یا ذات سے خارج کردیا گیا ہے۔ یہہ قاعدہ اُس صورت سے متعلق ہے کہ جس مین کوئی شخص جو مسلمان پیدا ہوا ہو جبکہ اُسکے باپ نے ہندو مذہب ترک کردیا تھا دھرم شاستر کے بموجب دعوے حق وراثت کا اپنے باپ کے خاندان مین کرے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۱۰۰)۔ لیکن اس رائے کی بابت چیفکورٹ نے

اپنا شک ظاہر کیا - دنمبر ۲۸ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - ایک ہندو بیوہ جسنے شادی اپنی ایک عیسائی سے کرلی ہو اپنے شوہر کی جائداد کی وارث نہین ہوتی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۹) +
کوئی ہندو مسلمان ہوجانے سے حق وراثت سے محروم نہین ہو سکتا نہ اوسکے بیٹونکا حق جاتا رہتا ہے (نمبر ۷۶ سنہ ۱۸۶۶ء و نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۷۲ء) - جب سے ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء نافذ ہوا تب سی محض جات سے خارج ہوجانیکی وجہ سے حقوق - یا ملکیت - تلف نہین ہوتی - ہندو بیوہ جو بموجب ڈگری اُس نالش کے جو اوسنے نان و نفقہ کی بنام قائمقامان اپنے شوہر متوفی کے دائر کی ہو فایدہ ڈگری سے بر بنا اِس امر کے کہ تاریخ ڈگری سے وہ بدچلن ہو گئی ہے محروم نہین ہوسکتی - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۹) +
ایک فرقہ ہندو سے دوسرے فرقہ مین تبدیل مذہب کرنا اوس قانون یا رواج پر جو خاندان کے ذاتی حقوق پر حاوی ہو کوئی تاثیر نہین ڈالتا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۸) و نیز دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۵۷- ...... - و نیز ملاحظہ ہو ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء مشرح مؤلف +

بدکاری بدکاری جس سے ایک بیوہ ذات سے خارج ہو جاوے اوسکو استحقاق جائداد اپنے شوہر متوفی کی جائداد سے بھی محروم کرتی ہے لیکن جب ایکدفعہ اُسکو ورثہ ملجائے تو بعد ازان کی بدکاری سے محروم نہین ہوسکتی (نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - و - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶) - اس تحفظ کیواسطے یہہ ضرور نہین ہے کہ اوسنے جائداد پر قبل اپنی بدچلنی کے دخل حاصل کرلیا ہو - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۱) - جو استحقاق ہندو بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کی جائداد علیحدہ مین حاصل ہوتا ہے وہ محض اسوجہ سے زائل نہین ہوجاتا کہ اوسنے اپنے آپکو ایسے حق سے محروم کیا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۳) +

مکرر شادی ہندو بیوہ مکرر شادی سے اپنا حق تلف کرتی ہے لیکن صرف اپنا موجودہ حق اور وہ وفات پسر پر مستحق وراثت اپنے پسر کی ہے کہ جو جائداد اُسنے اپنے باپ سے پائی تھی - (نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ - مگر دیکھو نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

ترک دنیا - جو شخص فقیر ہو جاوے اوسکو وراثت پدری نہین ملتی - (نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) وہ پھر دنیا مین شامل نہین ہوسکتا - (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - دھرم شاستر کے رو سے اگر کوئی شخص اوداسی فقیر بن جاوے تو وہ اپنے کاروبار دنیا کو ترک کردیتا ہے اور اپنے اصل خاندان کی

وراثت کو زائل کر دیتا ہے - لیکن پہر بھی یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص فرقہ اوداسی کا فقیر بننے کا ارادہ کرے مگر دنیا کے کاروبار اور اپنی وراثت کے حقوق ترک کرنیکا ارادہ نہ کرے وہ اثر جو ایسی کارروائی سے اُسکی حالت فقیری پر دیگر اوداسی فقیرون کی نظر مین پڑیگا اہم نہین ہے - ایسے مقدمات مین اصل امر تنقیح یہہ ہوتا ہے کہ کیا اُس شخص نے فقیر بننے کے وقت ترک دنیا کا بہی ارادہ کیا اور اُسے ترک کیا - اور بار ثبوت اس امر کا کہ اوسنے ایسا نہین کیا اسی شخص پر پڑتا ہے - (نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

طفل ناپیدا شدہ وراثت طفل ناپیدا شدہ کے لئے معطل نہین رہتی ہے اور جو وارث کہ بوقت وفات موجود ہون اونکو پہونچ جاتی ہے - (ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۱۴) +

ایک طفل جو رحم مین ہو کوئی جایداد نہین لیتا ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۰) +

بموجب دھرم شاستر کے جو احاطہ مدراس مین جاری ہے حق لڑکے کا جو بطن مین ہو نسبت جایداد موروثی کے بذریعہ وصیت نامہ یا ہبہ کے زائل نہین ہوسکتا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۷۶) +

ناقابلیت مابعد جبکہ ایک دفعہ جایداد کسی شخص کو بذریعہ وراثت یا تقسیم کے پہونچ جائے تو بعد ازان کی ناقابلیت سے وہ خارج نہین ہوتی جبکہ ناقابلیت صرف ذاتی ہو اور اوسکی اولاد صحیح النسب پر اوسکا کچھہ اثر نہ پڑتا ہو - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹) +

وراثت دوسرے وارث کو پہونچتی ہے - جبکہ ایک شخص وارث ہو لیکن کسی ناقابلیت کی وجہ سے وراثت سے محروم رہا ہو اور جایداد دوسرے وارث کو پہونچ جائے اور بعدہ اوسکے اولاد پیدا ہو تو وہ اُس شخص سے جسکو وراثت پہونچی ہے چہین نہین سکتی - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹) +

بموجب دھرم شاستر پسران ایک بہرے و گونگے شخص خاندان ہندو غیر منقسمہ کے مستحق حصہ جایداد خاندانی کے اپنے باپ کی حیات مین ہین باوجودیکہ وے بعد وفات اپنے دادا کے پیدا ہوئے ہون ایسی صورت مین جایداد دادا کی وفات پر وارثان قابل کو اس شرط پر پہونچتی ہے کہ اگر وارث ناقابل قابل ہو جائے تو اون سے واپس لے لی جائیگی - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴) +

مانع تفریق مخالف مابین دو برادران باقیماندہ خاندان متاکشرا کے فعل برادر کلان کا نسبت برادر خورد کے

جو پیدائیشی گونگا و بہرا تہا یہہ ہوا کہ چند سال تک برادر خورد مستحق حق مشترکہ جائیداد خاندان کا تسلیم کیا گیا اس سے نتیجہ واجب الاخذ یہہ ہے کہ برادر کلان نے اپنے برادر خورد کو بطور ایک شریک خاندان سمجھا اور اوسکو مستحق حقوق مساوی کا اوسوقت تک تصور کیا۔ کہ جبتک یہہ صاف معلوم ہوگیا کہ اوسکی ناقابلیت بذریعہ اوسکے علاج کے ہرگز رفع نہیں ہوسکتی۔ حکام عالیمقام یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ کوئی ارادہ برادر کلان کا اوسکے افعال ایاسے ظاہر نہیں ہوتا کہ جس سے اوسنے اون حقوق سے دست برداری کی ہو جو اوسکو بوجہ اوس ناقابلیت کے حاصل ہوئی۔ نہ افعال برادر کلان مذکور سے کوئی حق جدید برادر خورد کو حاصل ہوا۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۱) +

مدعی نے دو مدعا علیہم پر واسطے دخلیابی ایک جائیداد کے بذریعہ استحقاق وراثت کے نالش کی اور عرضی نالش مین استحقاق وراثت ایک مدعا علیہ کا نسبت نصف جائیداد کے تسلیم کیا اور اوسکو مدعا علیہ صرف اسوجہ سے کیا کہ وہ نالش کی مین شریک نہیں ہوا تہا۔ بعوض کل جائیداد کی نسبت تہا اوس مدعا علیہ نے بیان تحریری اس مضمون کا داخل کیا کہ عرصہ گذرا کہ مین اپنے حقوق سے بحق مدعی کے دست بردار ہو چکا ہون اور نالش برضامندی میرے دائر کی گئی ہے۔ تجویز ہوئی۔ کہ یہہ بیان صرف ایک اقبال استحقاق مدعیکا مدعا علیہ کی جانب سے تہا جو بمقابلہ دوسرے مدعا علیہ کے کچھہ کارآمد نہیں ہوسکتا ہے جس سے مدعی مستحق ڈگری کل جائیداد کا ہو۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۵) +

باب ۳

نان ونفقہ

استحقاق گذارہ کا عموماً معاہدہ پر مبنی نہیں ہے یہہ ایک ذاتی ذمہ واری ہے جو بروئے شاستر پیدا ہوتی ہے اور بسبب تعلق ہندو خاندان کے پیدا ہوتی ہے (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۲۴)۔

حق گذارہ ایسا حق ہے کہ وہ زائل نہیں ہوسکتا الا اوس صورت مین کہ اوسکی بابت صریح بیان ہو (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۳۸) +

مفصلہ ذیل اشخاص مستحق گذارہ ہیں :-

(۱) وہ اشخاص جو بوجہ کسی ناقابلیت کے وارث نہین ہوئے اونکے لڑکے اونکی عورتین نیک چلن
اور اُن کی لڑکیان - +

(۲) غیر صحیح النسب لڑکا جبکہ وہ وراثت کا مستحق نہو (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ و
انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۶۰) +

وہ قاعدہ جسکے روسے گذارہ لینے کی استحقاق کی بابت فیصلہ کیا جاوے پسران غیر صحیح النسب کی عمر یا
اونکے گذارہ حاصل کرنیکی لیاقت نہین ہے بلکہ خاندان کے بزرگ کی اطاعت ہے - (انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹) +

جوان پسر غیر صحیح النسب کو کوئی حق گذارہ حاصل نہین ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۱) +

(۳) اشخاص جنکی تبنیت ناجائز ثابت ہوئی یا جو بباعث بعد ازان پیدا ہونے لڑکے کے محروم ہوئے -
(مدراس لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۵) +

(۴) شریک متوفی کی زن مدخولہ جبکہ باعصمت رہی - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶) +

(۵) بیوہ ممبر خاندان جبکہ باعصمت رہی - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۶۷۴) - بطور تمثیل بیوہ ایک بھائی کی اپنے شوہر کے دوسرے بھائی سے جبکہ جائداد متروکہ
غیر منقسم ہو - (نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۷۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) - یا باپ کی بیوہ - (نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۷۴ع پنجاب ریکارڈ
دیوانی) + لیکن لڑکے کی بیوہ جائیداد خود پیدا کردہ مین کچھ حق نہین رکھتی - (نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ
دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹) - مگر ایک تہذیبی ذمہ واری اسکے گذارہ کی ہے - (انڈین
لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۷۳) +

(۶) والدین بمعہ ساس - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۶) - اور دادی (ویکلی رپورٹ جلد ۱۲
صفحہ ۴۰۹) - اور سوتیلی مادر اگر جائیداد خاندان اوسکے پاس ہو - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۹ و
انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۳۲) +

(۷) ہمشیرہ اور سوتیلی ہمشیرہ تاوقتیکہ اوسکا نکاح نہو یا بعد نکاح کی جبکہ اوسکا خاوند ..... ناقابل ادائے
گذارہ ہو - یا درصورتیکہ وہ بیوہ ہو - اور کمزور ضعیف ہو - (نمبر ۸۰ سنہ ۱۸۶۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و
انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۳۳) +

(۸) لڑکے جبتک کہ نابالغ ہین - یا جو بیمار ہین - ایک جوان لڑکا مستحق گذارہ نہین - (نمبر ۹۵ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بیٹے کو یہ استحقاق ہے کہ اپنے باپ سے جو جائیداد جدی پر قابض ہو نان ونفقہ کا دعوے کرے اور صرف نافرمانی کے سبب اس نان ونفقہ سے محروم نہین کیا جاسکتا - اگر خاندانی سکونت کے مکان سے علیحدہ ہو جانے کے لئے بیٹے کے پاس کوئی معقول وجہ نہو تو مقدار نان ونفقہ ادنیٰ درجہ تک کم کی جاسکتی ہے - (نمبر ۹۴ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - باپ کا بالغ لپسر کو اپنی جائیداد مکسوبہ سے نان ونفقہ ادا کرنیکا کوئی فرض نہین ہے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۹۱) +

جوان لڑکا مستحق گذارہ ہے جہانکہ راج ناقابل الانقسام ہو - اور صرف بڑا لڑکا وارث ہو - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۶) +

(۹) عورت تاریخ شادی سے گذارہ کی مستحق ہوتی ہے - اور گو خاوند پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ کو گذارہ دے لیکن وہ علیحدہ گذارہ کی مستحق نہین ہے - بجز اسکے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ بسبب بدوضعی خاوند یا اوسکے اپنے خاص مکان مسکونہ مین گذارہ دینے سے انکار ہونے یا کسی اور معقول وجہ سے جدا رہنے پر مجبور ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۴ وجلد ۴ صفحہ ۴۹۰ وجلد ۱۳ صفحہ ۲۱۸) +

یا باعث بیرحمی کے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۴) +

یا جبکہ خاوند مسلمان ہو جائے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۱۷) +

عورت کے واسطے لازم نہین ہے کہ مرتد خاوند کے ساتھ رہے مثلاً جبکہ اوسنے کوئی مسلمان آشنا اپنے گھر مین رکھی ہو - (ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۵۱) +

بدکار بیوہ مستحق گذارہ نہین - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۷۲) - لیکن اگر عورت اپنے گھر کو بغیر کسی اعتراض از جانب خاوند کے یا واسطے کسی جائز غرض کے چھوڑے تو وہ اپنا حق ضائع نہین کرتی ہے اور خاوند پابند ہے کہ اوسکو مکرر اپنے گھر مین لائے - (ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۷۵) - بحالیکہ کسی ہندو بیوہ نے مکرر شادی کر لی ہو یا کسی اور مرد کے ساتھ رہتی ہو تو اوس سے خواہ مخواہ یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ وہ واسطے اپنے نان ونفقہ کے اپنی شوہر کے ترکہ کے فروخت کرنیکی مجاز نہین ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲) +

ہندو بیوہ تمام ورثاء سے گذارہ لینے کی مستحق ہے (ویکلی رپورٹ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۷۷)	تمام ورثاء پابند ہین

حد جو عورت کے رہنے کی خاندان مین ہے بیوہ کی صورت سے تعلق نہین۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۵۲)۔

اگر اسکے خاوند کا مکان اوسکے رہنے کے واسطے مقرر کیا گیا ہو اور وہ اُسے کسی معقول وجہ سے چھوڑ دے تو حق گذارہ سے محروم نہین ہوتی ہے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۷)۔ لیکن جبکہ خاوند نے ہدائیت کی تہی کہ اگر وہ اوسکے گہر مین رہیگی تو گذارہ پاویگی۔ تجویز ہوئی۔ کہ بیوہ ایسی صورت مین مستحق نان ونفقہ کی نہین ہے۔ جبتک کہ وہ یہہ ثابت نہ کرے کہ اوسکو وجوہ معقول علیحدہ رہنے کے ہین۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۳۶)

ایک بیوہ جسکے خاوند نے نہ کوئی جائیداد چھوڑی ہو اور نہ وہ شریک حصہ دار مدعا علیہ کے ساتھ تہا کوئی حق دعوے کا نہین رکھتی۔ (کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۶)+

ایک ہندو بیوہ جو مستحق نان ونفقہ کی ہو اوسکے ادا کا تحفظ بذریعہ قائم کرنے مطالبہ کے اوپر جزو ترکہ کے جو وارث کے قبضہ مین ہو کرا سکتی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۸۱ او انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۶۷)+

حق نان ونفقہ پانے ہندو بیوہ کا اوسکے شوہر کے رشتہ داران سے اس امر پر منحصر ہے کہ نامبردگان کے قبضہ میں جائداد موروثی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷)+

بیوہ تقسیم میں ایک حصہ بعوض نان ونفقہ برابر حصہ اپنے لڑکون کے پاسکتی ہے مگر وہ مستحق اس امر کی نہین ہے کہ اپنے سوتیلے پسران کے برابر حصہ پاوے۔ جبتک جائداد شوہری کی تقسیم عمل مین آوے بیوہ مستحق نان ونفقہ کی کُل متروکہ سے بلا تفریق ہے۔ مگر جب تقسیم ہو جائے تو صرف حصہ اپنے اصلی پسران سے مانگ سکتی ہے نہ سوتیلے بیٹون کے حصہ سے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۶ و جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)+

اشخاص جو مستحق گذارہ کے ہین۔ اپنا استحقاق بمقابلہ وارث کے رکھتے ہین خواہ مذکر ہو یا مونث اور حق دعوے برخلاف گورنمنٹ بہی قائم رہتا ہے جبکہ اُس نے جائیداد بوجہ لاوارثی یا بوجہ جرمانہ کے لی ہو+

مقدار | جبکہ عورت کو خاوند بلا وجہ چہوڑ دے تو یہہ کہا گیا ہے کہ ⅕ حصہ جائیداد کی حقدار ہے اگر وہ اوسکے گذارہ کے لئے کافی ہو لیکن کوئی ایسا قاعدہ اور مقدمات مین تجویز نہین کیا گیا اور ہر مقدمہ بنظر واقعات پر فیصلہ ہونا چاہئے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۷)+

معمولی طور پر یہہ بہتر ہے کہ زر سالانہ دیا جائے نہ کہ حصہ آمدنی حقیت کا۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۷۷)+

مقدار حسب اقتضائے رائے عدالت مقرر ہونی چاہئے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۳۹)+

مقدار مقرر کرنے مین مفصلہ ذیل حالات کو مد نظر رکھنا چاہئیے۔

(۱) جسقدر روپیہ گذارہ کیواسطے تجویز ہو وہ بہ تناسب اوسکی ضرورتون کے ہونا چاہئیے یعنی خاص اُسکا گذارہ اور اوسکے متعلقین کا گذارہ اور ایسی مقدار کی تعین کرنے مین وسائل جائیداد اور اوس خاص مقدمہ کے عام حالات پر بھی لحاظ رکھنا چاہئیے۔ (نمبر ۱۴ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۵۸) +

(۲) استطاعت خاندان۔ (لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۴) +

(۳) طرح وضع جس مین دعویدار پایا جاوے +

(۴) مقدار جائیداد۔ تعداد اشخاص جنکو گذارہ دینا ہے اور واجبی ضروریات جو اونکے رتبہ اور درجہ کے مناسب ہون (نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

(۵) بیوہ اُس سالانہ پیداوار حصہ جائیداد سے جسکا خاوند بروقت تقسیم مستحق ہوتا اگر وہ زندہ ہوتا مستحق زیادہ حصہ پیداوار سالانہ جائداد خاندانی کی نہین ہے۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۹) +

(۶) سونت کی صورت مین جبکہ وہ استری دھن قیمتی کی قابض نہو تو مقدار استری دھن کی خیال مین لائی جائیگی لیکن اگر وہ قیمتی ہو تو خیال کی جائیگی۔ (ممالک مغربی شمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۳) +

رقم گذارہ قابل اضافہ او تخفیف کے ہے اگر حالات بدل جائین یا کافی وجہ ظاہر کی جائے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۵۲) مثلاً جایداد کو ٹہی کی کم ہو گئی ہو (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۵۹)۔ لیکن جبکہ بوجہ افعال ارادی مدعیکے جائداد کم ہو گئی ہو تو وہان تخفیف نہین ہوسکتی۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۴) +

اور نہ اسوجہ تخفیف ہوسکتی ہے کہ بیوہ کا لڑکا نابالغ فوت ہو گیا ہے۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۰۴) +

نقایا گذارہ

بقایا گذارہ کے واسطے دعوے بصورت نالش نقض عہد نسبت گذارہ کے دائر ہوسکتا ہی باوجود اسکے کہ گذارہ کی شرح بذریعہ اقرار کے۔ یا ڈگری عدالت کے مقرر نہوئی ہو اور جس صورت مین گذارہ کی رقم معین ہو گئی ہو تو ایسی رقم کے بقایا کا۔ دعویٰ قایم کرنیکے واسطے مطالبہ کا ثبوت پہونچانا ضروری نہین لیکن جس صورت میں کوئی گذارہ مقرر نہین ہوا اور نالش اوس ہرجہ کی بابت ہے جو گذارہ دینے کی نقض عہد سے عائد ہوا ہے تو حسب حالات مقدمہ نقض عہد کے قائم کرنیکی غرض سے مطالبہ کا ثابت کرنا ضروری ہو بھی سکتا ہے اور نہین بھی۔ (نمبر ۱۴ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

گذارہ کو بند رکھنا جو بنائے دعوے ہوتا ہے۔ علاوہ مطالبہ اور انکار کے اور طریق سے ثابت ہو سکتا ہے۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۴ و جلد ۳ صفحہ ۲۰۷) +

جب ڈگری مین ہدائیت نان ونفقہ آئندہ کی ہو تو آئندہ کے واسطے بلا نالش غیری کے ڈگری قابل اجرائے ہے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۹)۔ دیکھو خلاف اسکے (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۰) +

گذارہ مین حیاتی گذارہ معمولی طور پر مین حیات کے لئے ہوتا ہے اور جائیداد جو اوسکے واسطے دی جائے معطی لہ کی وفات پر واپس ہوتی ہے۔ لیکن جبکہ جائیداد واسطے بیباقی تمام دعاوے گذارہ کے دی جاوے تو استحقاق معطی لہ قطعی ہے اور بالکل اون اشخاص کے اختیار مین ہے جنکو عطا کی گئی ہو۔ +

گذارہ کا بار نیک نیت قرضہ گذارہ پر ترجیح رکھتا ہے جیسا کہ کفالت جائیداد پر مثلاً جبکہ مدعیہ کے شوہر نے ایک قطعہ زمین مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور مدعیہ نے اس امر کی نالش کی کہ اراضی مبیعہ پر اسکے گذارہ کا بار ڈالا جائے معلوم ہوا کہ مدعیہ اور اوسکا شوہر اکٹھے رہتے تھے اور یہ کہ شوہر نے مدعیہ کو گذارہ دینے سے انکار نہ کیا تھا اور یہ ثابت نہ کیا گیا تھا کہ زمین مذکور اغراض خلاف تہذیب کے لئے فروخت کر ڈالی گئی تھی۔ تجویز ہوئی۔ کہ ملک مذکور اوسکے شوہر کے قرضوں کے لئے فروخت کئے جانیکے قابل تھی بشرطیکہ وہ قرضے اغراض خلاف تہذیب کیلئے نہ اٹھائے گئے ہوں جنکے ثابت کرنیکا بار ثبوت اوسکی زوجہ پر ہے۔ (نمبر ۱۹۰ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جس حال میں شوہر نے اپنی حیات مین اپنی کل جائداد کا انتقال کیا اور بیوہ بلا نان ونفقہ کے رہگئی تجویز ہوئی۔ کہ موہوب لہ کو جائیداد تابع نان ونفقہ کے پہونچی۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵) +

نہ حق گذارہ قابل دعوے ہے برخلاف اوس شخص کے جسنے جائداد بہ نیلام اجرائے ڈگری جو بغرض ایفائے قرضہ جائز خاندان کے ہوئی تھی خرید کی تھی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۴۱) +

جو چیز کہ بہ نیک نیتی خرید کی گئی ہے وہ بیوہ کے دعوے سے ہمیشہ کیواسطے بری ہے اور جو شئے کہ فریب دہی بیوہ کی غرض سے بالعلم حق بیوہ کے جسکو اِسطرح نقصان پہونچا خرید کی گئی ہو وہ ابتدا ہی سے اوسکی دعوے کی ذمہ وار ہے۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶) +

دعوے بیوہ واسطے سکونت کے

حق دعوے گذارہ کا ممیز ہے اوس حق بیوہ سے جو اوسکو جدی خاندانی گھر مین رہنے کا ہے ایک شخص اپنے باپ یا بہائی کی بیوہ کو خاندانی گہر سے نکال نہین سکتا نہ خریدار کو ایسا اختیار دے سکتا ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۲) +

مثلاً جہانکہ خاوند نے ایسے غرضون کیواسطے انتقال کیا جنکی پابندی خاندان پر واجب نہین ہے اور کوئی جائداد نہین ہے جس مین بیوہ گذارہ کر سکے یا اوس مین رہائش رکھ سکے تو اوس صورت مین بیوہ مستحق قبضہ مکان کی ہے اور خریدار صرف جائداد کو بہ پابندی حقوق زوجہ کے لیتا ہے - (نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۴) +

ایک مقدمہ مین جو پنجاب بیوہ از قوم کہتریان واسطے اثبات حق رہائش اور نسبت گذارہ منجملہ مکان دائر کیا گیا یہہ معلوم ہوا کہ مکان مذکور وہی صرف ایک جائداد ہے جس سے کہ گذارہ کیا جا سکتا ہے اور یہہ مکان بغیر کسی قید یا بغیر کسی انتظام کرنے بابت بیوہ کے اوسکے دو پسران نے اوسکی پوری قیمت پر رہن کر دیا ہے اور منشاء رہن یہہ تہا کہ منجملہ اوسکے پسران کے ایک کی شادی کے لئے روپیہ بہم پہونچایا جائے اور کہ مرتہن کو بیوہ کے دعوے کی پوری اطلاع تہی - تجویز ہوا - کہ راہنان نے اس قسم کا قرضہ برداشت نہین کیا کہ جسے حقوق بیوہ بالائے طاق رکہکر اوسکو اوسپر ترجیح دی جائے - قرضخواہ کو کوئی حق حاصل نہین ہے کہ بیوہ کو اپنے دعوے کے اجرائے مین بیدخل کر سکے - (نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جہانکہ خاندان کی جائداد صرف مکان تہی اور یہہ مکان اجراء ڈگری مین قرق ہوا جو برخلاف لڑکے کے تہی اوسکی والدہ نے عذرداری کی کہ یہہ قرضہ اوسکے پسر نے بدچلنی کے واسطے لیا تہا اور کوئی ضرورت قانونی نہ تہی ڈگری اس امر کی عطا کی گئی کہ جو قیمت مکان ادائے قرضہ ڈگری پسر مین فروخت کیا جائے یہہ شرط لگائی جائے کہ بیوہ تاحیات خود مستحق رہائش کی ہوگی - اور عدالت اجراکنندہ نیلام سے پہلے یہہ امر طے کریگی کہ اس مکان کے کونسے حصہ مین بیوہ کی رہائش کا استحقاق قرار دیا جاوے - (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

لیکن جبکہ قرضہ خاندانی اغراض کے واسطے لیا جاتا ہے تو بیوہ کا کچھہ حق رہائش بمقابلہ خریدار نیلام کے نہین ہے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۸) +

عدالت بیوہ سے جو مستحق گذارہ ہو ورثاء کو جائداد واپس نہین دلا سکتی جبتک کہ وہ اول اوسکے مناسب گذارہ کیواسطے ضمانت نہ دین - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۵۲) +

باب - ۴

استری دہن

استری دہن کیا ہے منو کہتا ہے کہ جو کچھ پہیرون کے وقت دیا جاوے۔ یا جو بوقت رخصت برات۔ یا بطور نشان محبت ملے۔ یا جو مان۔ بہائی۔ والد نے عطا کیا ہو۔ یہ چھے قسم کی خاص جائداد ہے جو عورت کے مال مین داخل ہے۔ الفاظ مان۔ بہائی۔ والد بطور تمثیل بیان کئے گئے ہین دراصل جو کچھ کہ بعد شادی کے خاوند کے خاندان سے ملے یا خاوند سے ملے۔ خاص جائداد عورت کی خیال کی جاتی ہے اور اوسکی وارث عورت کی اولاد ہوگی گو عورت اپنے خاوند کی حیات مین فوت ہوجائے۔ (دھرم شاستر مین صاحب دفعہ ۶۱۱) +

مثالین استری دہن کی جائداد جو باپ نے لڑکی کو پیشتر بیاہ کے دی ہو۔ (بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۸۶) + روپیہ جو پسر نے اپنی والدہ کو واسطے گذارہ کے بخشش کیا ہو۔ (ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۵ صفحہ ۵۳)۔ روپیہ جو شوہر متوفی کے خاندان نے بلا کسی قید کے بعوض نان ونفقہ بیوہ کو دیا ہو۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶۶)۔ ہبہ جو خاوند نے اپنی عورت کو کیا ہو۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ و نمبر ۳ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۸۷)۔ زیورات جو بوقت شادی دئے گئے ہون۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵)۔ جائداد غیر منقولہ جو ہندو بیوہ لاولد نے اپنے برادر حقیقی متوفی سے پائی ہو۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۰) +

جائداد غیر منقولہ جو جزاً اوس جائداد منقولہ سے جو خاوند نے وقتاً فوقتاً عورت کو دی اور جزاً آمدنی اُس جائداد سے جو اُسکے استری دہن ہون خرید کی گئی ہو۔ (کلکتہ لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۱) + مکان جو دختر کو اوسکے باپ نے بعد اوسکی شادی کے دیا ہو۔ (نمبر ۶۵ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ زمین جو والد نے اپنی دختر کو ہبہ کی ہو (نمبر ۲۴ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جایز ہے کہ کوئی حق واقع موضع پٹی داری جو کسی ہندو مالک نے اپنی زوجہ کو دیا ہو اوسکا ایک ایسا استری دہن ہوجائے کہ وہ اسکا ہبہ جایز کرسکے۔ اسطرح جو جائداد منقولہ اول عورت کو اوس وقت دی جائے جبکہ خاوند بعد ازان بیاہ کرنیکو جائے تو وہ بہی اوسکا استری دہن ہے۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۷) +

زیورات جو عورتین ہمیشہ خاوند کی حیات مین پہنتی رہتی ہین اونکی خاص ملکیت سمجھی جاتے ہین کیونکہ اونکے ہمیشہ پہنتے رہنے سے ایسا احتمال ہوجاتا ہے کہ وہ زیور زوجہ کا استری دہن خیال کیا جاتے الا جو زیورات زوجہ کو صرف تیوہار یا شادی وغیرہ کے موقع پر پہننے کو دئے جاتے ہین وہ شرطیہ ہبہ ہوتے ہین اور اونکی نسبت حق ملکیت قائم نہین ہوتا - (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) -

استری دہن نہیں | جو جائداد خاوند کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ جسکو بیوہ بطور وارث کے حاصل کرے - (موروز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۸۷) - یا غیر منقولہ جائداد جو ماں اپنے بیٹے سے حاصل کرے (ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۰) - یا وہ روپیہ جو بیوہ نے اپنی محدود جائداد سے بچا رکہا ہو - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴) - یا غیر منقولہ جائداد جو پوتے سے دادی کو وراثتاً ملے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۶) - یا جو جائداد دختر کو پدر سے وراثتاً ملے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۴، جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ جلد ۹ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۱) - استری دہن کی تعریف مین داخل نہین +

جبکہ خاوند نے اپنی وفات پر خاص جائداد اپنی عورت کو دیدی تہی جس نے بعد ازان بذریعہ وصیت کے اپنے لڑکے کو محروم کیا - **تجویز ہوئی** - کہ اوسکو اختیار انتقال جائداد غیر منقولہ متروکہ خاوند خود نہ تہا خواہ وہ جائداد از قسم زمین ہے یا مکانات (نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

اختیار | عورت کو اپنی مال کی نسبت کامل اختیار ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۳۱) +

شوہر اپنے زوجہ کے استری دہن کو جو خاصکر ایسا ہو مثلاً سوداٹی کا استری دہن یعنے ہبہ جو عزیزان نے کیا ہو اور زیور وغیرہ بلا مرضی زوجہ کے استحقاقاً وقت مصیبت کے استعمال میں لاسکتا ہے اور ایسی حالت مین اگر وہ غریب ہے تو واپس دینا زر تصرف شدہ کا اوسکی مرضی پر موقوف ہے اگر وہ کسی اور صورت میں بلا مرضی اپنی بیوی کے استعمال مین لادے تو وہ قصوروار ہے اور مع سود اوسکو واپس کرنا پڑیگا لیکن جو جائداد کہ زوجہ کو کسی غیر شخص سے بطور ہبہ کے ملی ہو یا وہ اوسنے خود اپنی دست کاری سے حاصل کی ہو تو ہمیشہ ایسی جائداد پر اوسکا خاوند دست اندازی کرسکتا ہے - ٹیگور لا لیکچر ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۲۹) +

جو زیورات ہندو بیوہ کے استری دہن ہوں وہ اوس ڈگری میں جو اوسکے خاوند کے خلاف ہو قرق و نیلام نہین ہوسکتے - گوکہ بعض اوقات شاستر کے رو سے شوہر او نکو لے سکتا ہے مگر یہ استحقاق اوسکا شخصی ہے - (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹) +

وراثت جائیداد غیر منکوحہ عورت | ۹ اگر عورت ناکتخدا ہو تو اوسکا بھائی اور باپ - اور ماں علی السبیل الترتیب اسکے مال کے وارث ہونگے - اگر انمین سے کوئی نہو تو وہ دوسرا قریبی رشتہ دار جو موجود ہو +

وراثت جائیداد منکوحہ عورت | جائیداد منکوحہ عورت کی اول اوسکی کنواری لڑکیون کو پھر بیاہی ہوئی لڑکیون کو پہونچیگی انمین سے اُس دختر کو جسکی اولاد کو رہونیکا احتمال ہو ترجیح ہے - پھر نواسی - پھر نواسہ - پھر بیٹا - اور پھر پوتا کو پہونچتی ہے - بعدم موجودگی انکے اگر شادی پانچ قواعد اول مین سے کسی کے بموجب ہوئی ہو تو شوہر مالک ہوگا پھر اسکے قریبی سپنڈ - اگر شادی اخیر کے قواعد مین سے کسی قاعدہ کے بموجب ہوئی ہو تو بترجیح خاوند کو والدین وارث ہونگے اور والدہ کو والد پر ترجیح ہے :-

بیٹی جسکی اولاد موجود ہو اُسکو ورثہ اسوجہ سے پہونچتا ہے کہ وہ بذریعہ اپنی اولاد کے پنڈ دان کرسکتی ہے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۷) - ایک ہندو بیوہ لاولد فوت ہوئی مدعا علیہ نے جو اوسکی بڑی بہن کا لڑکا تھا - جائیداد بیوہ پر قبضہ کر لیا - سوتیلے پسر سماۃ نے نالش دلاپانے استری دہن کی دائر کی یہہ دریافت ہوا کہ شادی متوفیہ کی حسب طریق برہم ہوئی تہی - تجویز ہوئی - کہ مدعی مستحق وراثت ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۸) - ایک ہندو بیوہ لاولد فوت ہوئی جسکا استری دہن زیورات جو بر وقت شادی اوسکو دئے گئے تہے اور ایک مکان جو اوس نے اپنے جداگانہ سرمایہ سے خریدا تہا تہے اُس نے (۱) ایک شریک بیوہ - (۲) مدعی جو دوسرے بیوہ کا پوتا تہا - (۳) ایک برادر زادہ اپنے شوہر کا بھتیجی چھوڑے - اسکی شادی ایک ایک مسلمہ طریق مین نہین ہوئی تہی - تجویز ہوا کہ مدعی بہ نسبت اُسکی شریک بیوہ یا شوہر کے برادر زادہ کے متوفیہ کا قریب تر سپنڈ ہے اور اوسکا ایسا ہونا ہر دو کو متوفیہ کی استری دہن کی وراثت سے خارج کرتا ہے (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۹۳) +

جو جائیداد منقولہ متروکہ شوہر بیوہ چھوڑ کر وفات پا جائے اوسکے وارث شوہر کے ورثا ہونگے نہ بیوہ کے بھائی - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۳) +

نسبت جائیداد کے جو عورت کو بعد اسکے شادی کے اُسکے شوہر کا پھوپھا زاد بھائی دے بمقابلہ شوہر کے بھائی - اور ماں - اور باپ مرجح وارث ہین (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵) +

استری دہن جو دختر نے اپنی ماں سے وراثتاً پایا ہو بعد وفات دختر کے اُس شخص کو پہونچتا ہے جو قریب تر وارث ماں کا مستحق پانے استری دہن کا ہو پس وہ لڑکی کے لڑکے کو نہین پہونچیگا بلکہ ماں کے

لڑکون کو جو مقابلہ نواسہ قریب نہین - (انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱) +

جایداد استری دہن بیوہ تابع قانون جہنیلا بترجیح اوسکے بہانجہ کے اوسکے دیور کے لڑکے کو پہونچیگی (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۸) +

نذرانہ جو خاوند نے اپنی زوجہ کو دیا ہو اوسکا استری دہن ہے اور بعد اوسکی وفات کے وراثت کا حق اوسکے ورثا کو پہونچتا ہے اور اوسکے خاوند کے وارث بازگشت کو نہین پہونچتا - (نمبر ۳ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

بعد وفات بیوہ کے اسکا حصہ اوسکے سوتیلے پسر کو جو دوسری عورت سے ہو بترجیح سوتیلے بیٹے کی بیوہ کے ملتا ہے - (نمبر ۷۳ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

چونکہ دختر ہی فقط ایک نسبی اولاد اپنی والدہ کی ہے اور یہ کہ جائیداد خاوند کی پوری جائداد نہین ہے بلکہ اوسکی وفات کے بعد اوسکی بیوہ نے خاص اپنے سرمایہ سے خریدی ہے اسلیئے دختر ورثہ کی مستحق ہے - (نمبر ۱۰۵ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ناپارسائی کسی عورت کی اوسکو استری دہن کی وراثت سے محروم نہین کرتی - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶) +

جبکہ جائداد ایکدفعہ بطور استری دہن کے ورثہ مین پہونچ جائے تو پہر وہ استری دہن نہین رہتی (دہرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۳۲) +

سلسلہ وراثت استری دہن بموجب شاستر بنارس

جس عورت کی شادی نہین ہوئی ہو اوسکی جائیداد کا سلسلہ وراثت بموجب متاکشرا و دائے بہاگ کے حسب ذیل ہے - متاکشرا باب ۲ دفعہ ۱۱ ضمن ۳۰ - +

(۱) بہائی حقیقی - (۲) مان - (۳) باپ - (۴) قریبی رشتہ داران پدری بموجب سلسلے کے +

جب عورت کی شادی ہوگئی ہو اوسکی جائیداد کا سلسلہ وراثت بموجب متاکشرا باب ۲ دفعہ ۹ ضمن ۱ و ۲ حسب ذیل ہے - +

(اول) لڑکی ناکتخدا (یعنی جسکی شادی نہین ہوئی ہو) - (دویم) لڑکی جسکی شادی ہوگئی ہو اور مفلس ہو - (سویم) لڑکی جسکی شادی ہوگئی ہو اور آسودہ ہو - (چہارم) دختر کی دختر (پنجم) دختر کا لڑکا یعنی نواسا - (ششم) لڑکا (اسمین لڑکا متبنٰی بہی شامل ہے) - (ہفتم) پوتا (اسمین لڑکے کا متبنٰی بہی شامل ہے) +

اگر شادی بموجب رسم برہمہ - دیوا - آرش - اور پرجاپتی کے ہو - تو وارث حسب ذیل ہوتے ہین -

(ہشتم) شوہر - (نہم) شوہر کے سپنڈ +

اگر شادی اور طریقہ سے ہوئی ہو تو وارث حسب ذیل ہوتے ہین +

(ہشتم) مان - (نہم) باپ (دہم) باپ کے کنبہ کے لوگ (یعنی سپنڈ اور سکولیا) +

بموجب احکام متاکشرا کے جایداد متروکہ عورت منکوحہ کے وارث حسب حیثیت شادی کے ہوتے ہین +

اور استری دہن کے مالک اوسکے شوہر کے ورثا طرفی ہوتے ہین - (ویکلی رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۳ تا ۹)

سلسلہ وراثت استری دہن بموجب شاستر بنگال

استری دہن جایداد دو قسم کی ہین یعنی جہوتک و دوسری اجہوتک + جہوتک جایداد اسکو کہتے ہین جو عورت کو بوقت شادی ملی ہو اور بقیہ استری دہن کو اجہوتک کہتے ہین +

وراثت جایداد جہوتک اور وہ جو باپ نے بخشی ہو - حسب ذیل ہے :-

(۱) جس لڑکی کی نسبت نہین ہوئی ہو - (۲) جس لڑکی کی نسبت ہوئی ہو - (۳) جس لڑکی کی شادی ہوئی ہو - (۴) لڑکا جس سے مراد متبنی ہے - (۵) دختر کا لڑکا - (۶) لڑکے کا لڑکا - (۷) لڑکے کا پوتا - (۸) شوہر - (۹) بہائی - (۱۰) مان - (۱۱) باپ - (۱۲) سوت کا لڑکا اور پوتا +

سلسلہ وراثت بابت جایداد اجہوتک کے سوائے اوس جایداد کے جو باپ نے دی ہو یہ ہے +

(۱) لڑکا اور دختر ناکتخدا - (۲) دختر جسکی شادی ہوئی ہو اور اوسکے لڑکا موجود ہو یا لڑکا ہونیکی امید ہو - (۳) لڑکے کا لڑکا - (۴) سوت کا لڑکا - (۵) دختر کا لڑکا - (۶) وہ بیوہ دختر جو لاولد اور بانجہ ہو - (۷) لڑکے کا پوتا - (۸) حقیقی بہائی - (۹) مان - (۱۰) باپ (۱۱) شوہر - (۱۲) سوت کا پوتا - +

سلسلہ وراثت بابت کل قسم کے استری دہن بعد ختم ہونے سلسلہ رشتہ داری مذکورہ بالا کے بطریق ذیل ہے :-

(۱) شوہر کا چہوٹا بہائی - (۲) شوہر کے بہائی کا لڑکا - (۳) بہن کا لڑکا - (۴) شوہر کی بہن کا لڑکا - (۵) بہائی کا لڑکا - (۶) داماد - (۷) شوہر کا سپنڈ وغیرہ - (۸) باپ کے رشتہ داران +

نسبت سلسلہ وراثت استری دہن کے جو بنگال مین جاری ہے - رائے مصنفان دہرم شاستر مملکت بنگال کے اختلاف ہے -+

باب - ۵ -

بیاہ

ہندوں میں بیاہ ایک غرض مذہبی کا ادا کرنا ہے۔ نہ کہ معاہدہ فریقین - اسلیئے رضامندی ایک ضروری جز نہین ہے۔ اگر کوئی شخص بوجہ نابالغی یا ناقابلیت کے رضامندی ظاہر کر سکے - تو اُس سے کوئی نقص عائد نہین ہوتا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰) - اور غرض اسکی تولید اولاد ہے۔ شادی جب ایک دفعہ مکمل ہو جائے تو پہر مسترد نہین ہو سکتی - اور بعد ہو جانے شادی کے کوئی فریق زوجہ یا شوہر اوسکو فسخ نہین کر سکتا اور نہ رسومات واسطے جواز شادی کے ضروری ہین - (نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۷۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) - اس امر کے ثابت ہونیکے شادی ہوئی بصورت نہونے کسی امر خلاف کے قیاس یہہ ہے کہ تمام رسوم ضروری عمل مین آئی ہین

(انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰) +

ایک مقدمہ جسمین کہ فریقین نے بیعہ معاہدہ کر کہا تہا کہ اگر خاوند زوجہ کے پدری گاؤن مین سے سکونت ترک کر دے تو رشتہ شادی فریقین کا فسخ سمجہا جائیگا - قرار پایا - کہ یہہ امر منشاء قانون کے خلاف ہے کہ لوگون کو اس امر کی اجازت دی جائے کہ وہ بیاہ کو کسی خاص امر کے وقوع پر جو وہ خود تجویز کرین مسترد کر سکین - (دیکہو پنجاب ریکارڈ جلد ۲۰ صفحہ ۹۴ و نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۷۵ پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۰۶ +

دہرم شاستر مین بیاہ کے آٹھ طریق ہین - منجملہ اونکے چار پسندیدہ اور چار مذموم ہین +

پسندیدہ یہہ ہین - برہم - دیو - آرشہ - پرجاپتی +

مذموم یہہ ہین - اسُر - گندہرب - راکشس - پشاچ - +

برہم - دیو - پرجاپتی - طریقون مین لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو بخوشی و رضامندی دولہا کے حوالہ کرتے ہین - اور اوسکے عوض مین کچھہ روپیہ یا معاوضہ نہین لیا جاتا +

طریقہ آرشہ جو پسندیدہ طریق ہے طریقہ اسُر کا بقیہ سمجہنا چاہئے جو روپیہ بطور قیمت کے طریقہ اسُر مین دیا جاتا تہا اس طریق کے مطابق کم ہوتے ہوتے بطور عطیہ تہوڑا سا برائے نام رہ گیا ہے - طریقہ اسُر کے مطابق لڑکی بذریعہ خرید حاصل کی جاتی تہی +

طریقہ گندہرب کے مطابق بیاہ آپس کی محبت کے باعث ہوتا ہے - +

طریقہ راکشس کے مطابق جو عورتین لوٹ یا فتح مین حاصل کی جاتی تہین انکے ساتھ جماع کرنے سے شادی جائز ہوجاتی تہی - +

پشاچ - دغا اور فریب کے ذریعہ عمل مین آتا ہے - +

اب سوائے طریق برہم اور اسر کے اور کوئی مروج نہین ہے - طریقہ اول اعلے درجہ کے لوگون مین اور طریقہ ثانی شودرون مین پایا جاتا ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۸) +

اختیار لڑکی کے دینے کا — از روئے دہرم شاستر مفصلۂ ذیل اشخاص کو لڑکی کے دینے کا اختیار ہے +

(۱) والد خود بخود لڑکی اپنی کا بیاہ کر سکتا ہے - (۲) بہائی بمرضی والد - (۳) دادا - (۴) چچا (۵) یکجدی - (۶) قرابتی - (۷) اُنکی عدم موجودگی مین والدہ اگر لائق ہو - (۸) اگر یہ لائق نہین ہے تو رشتہ دار بعیدی - (۹) اگر اُن مین سے بہی کوئی نہو تو لڑکی کو بادشاہ وقت سے درخواست کرنی چاہیے اور اُسکی اجازت حاصل کرنیکے بعد اوسکو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق خاوند پسند کرے +

جہانتک لڑکی اور اوسکی والدہ کو باپ نے باہر نکالدیا ہو تو مان خود بخود اپنی لڑکی کا بیاہ کر سکتی ہے اور حق حقیقی مان کا بیاہ کرنیکا سوتیلی مان سے مرجح ہے - (جیشی رام پنجاب سول لا مینول) - +

عدم قابلیت وراثت کی مانع حفاظت کی نہین مثلاً - اگر کسی شخص ہندو کا ارادہ ہو کہ بمعاوضہ زر نقد کے اپنی دختر خورد سال کا بیاہ ایسے شخص سے کردے جو بوڑہا و نامرد ہو اور اسوجہ سے اہل برادری نے اُسکو ذات سے خارج کردیا ہو - تو اس بات سے بموجب دھرم شاستر اسکا حق حفاظت دختر خود جاتا نہین رہتا - اگر دہرم شاستر مین کوئی ایسا قاعدہ ہوتا کہ جس کے روسے ایسی صورت مین اس قسم کا حق زائل ہوجاتا تو بہی وہ قاعدہ باعتبار ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کے نافذ نہین ہوسکتا تہا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۹) - اور اگر باپ اس درجہ تک مبتلائے مرض جزام ہو کہ مجاز تکمیل رسومات مذہبی کا نہو تو ضرور نہین ہے کہ اسوجہ سے اوسکا استحقاق لڑکی کو بیاہنے کا جاتا رہے - کیونکہ جو شخص سخت اور شدید مرض جزام مین مبتلا ہو - وراثت سے محروم ہوتا ہے اور رسومات مذہبی ادا نہین کرسکتا مگر وہ کاروبار دنیاداری مین مردہ تصور نہین ہوسکتا - ضرور نہین ہے کہ وہ رسومات جو بوقت ازدواج عمل مین آتی ہین والد بذات خود کرے - والد اس کام کو کسی اور کے سپرد کرسکتا ہے (نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - لیکن جبکہ باپ نے قریب آٹہہ برس تک ارادتاً اپنی زوجہ و

دختران کے ساتہہ سکونت ترک کردی تہی اور چند مرتبہ اوسکی زوجہ نے اُس سے واسطے شادی اپنی لڑکی کے جسکی عمر گیارہ سال کی ہوچکی تہی کہا تہا لیکن اوس نے شادی کرنے مین غفلت کی تہی اسپر اوسکی زوجہ نے اپنی لڑکی کے لئے ایک شوہر لائق تلاش کرکے اپنے شوہر سے ارادہ شادی کا ظاہر کیا مگر بجائے اسکے کہ وہ اس طریقہ کو پسند کرے جو اوسکی زوجہ نے اختیار کیا تہا - اس نے نالش دائر کی اور حکمنامہ امتناعی شعر ممانعت کرنے شادی کے بنام اپنی زوجہ کے حاصل کیا - باایںہمہ شادی بذریعہ رسوم مناسب کے حسب ضابطہ کی گئی تجویز ہوئی - کہ چونکہ اقوال دھرم شاستر مین کوئی صریح سند اسبات کی نہین ہے کہ منظوری والدین اور ولی اس لڑکی کی واسطے جواز شادی کے شرط مقدم ہے - لہذا بلحاظ حالات مقدمہ بربنای اس اصول کے کہ جو وقوع مین آگیا وہ جائز ہے شادی کی تائید ہونی چاہئے - مدعی نے جب اسکو اطلاع ارادہ اپنی زوجہ کی دربارہ کرنے شادی اپنی لڑکی کے ہوئی - تو اوس نے کوئی کوشش بہ نیک نیتی واسطے کرنے اوسکی شادی کے نہین کی - اور بعد قطعاً ترک کرنے اپنے جملہ دعاوی نگرانی کے نسبت اپنی لڑکی کے سالہا سال دراز تک صرف خواستگار اظہار اپنے حق کا بلا لحاظ کسی بہتری اپنی دختر کے اور صرف بغرض رنج دہی مان کے جس سے نامبردہ بخوشی خود عرصہ سے علیحدہ ہوگیا تہا ہوا - (انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷ -) ✠

مدعی کا یہہ دعوے تہا کہ مدعا علیہ کی لڑکی اوسکی زوجہ منکوحہ ہے اور مدعا علیہ کے نام حکم امتناعی جاری ہو کہ وہ اوسکی شادی کسی دوسرے سے نہ کرے فریقین مقدمہ وشنو برہمن تہے واضح ہوتا تہا کہ مدعا علیہ نمبر ۲ نے زوجہ مدعی یعنے لڑکی مذکور کی بلا رضامندی مدعا علیہ نمبر ۱ یعنے باپ لڑکی کے مدعی کے ساتہہ شادی کردی تہی - شادی حسب معمول مندر مین ہوئی تہی اور برہمن شادی کرنیوالے کو لڑکی کی مان نے غلط اطلاع یہہ دئی تہی کہ لڑکی کا باپ اُس شادی سے راضی ہے - باپ نے اُس شادی سے انکار کیا تہا - مگر یہہ معلوم ہوتا تہا کہ مان نے نیک نیتی سے مناسب خاوند کے ساتہہ لڑکی کی شادی کی تہی - تجویز ہوا - کہ مدعی مستحق استقرار اس امر کا ہے کہ شادی جائز ہے اور حکم امتناعی والدین لڑکی کے نام جاری ہونا چاہئے کہ اوسکی شادی کسی دوسرے کے ساتہہ نہ کرین - (انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۶) ✠

گو کہ باپ کے پیچھے والدہ کو اپنے بچون کا حق وراثت دیگر امورات مین پہونچتا ہے مگر لڑکی بیاہنے کے باب مین بموجب دہرم شاستر کے جبکہ باپ خود نہ کر سکے رشتہ داران پدری کو والدہ پر ترجیح ہے

اگرچہ والدہ مجاز ہے کہ اگر رشتہ داران پدری لڑکی کے ایسی جگہ شادی کی تجویز کرین جو مناسب نہو تو اپنی لڑکی کی شادی بصلاح رشتہ داران مناسب سمجھکر کرے کیونکہ رشتہ داران کو باپ جیسا کامل اختیار نہین ہے۔ مگر تاہم والدہ مجاز نہین ہے کہ رشتہ داران کو بالکل بالائے طاق رکھکر خود بخود اپنی لڑکی کو بیاہ دے۔ اور صرف رسمیات ازدواج ہوجانے سے ازدواج مذکور پختہ اور ناقابل تنسیخ نہین ہوجاتا جبکہ نسبت اوس ازدواج کے رضامندی اوس ولی کی حاصل نہین ہوئی جسکی رضامندی قانوناً ضرور ہو گو صرف ولی کی رضامندی نہونی ہر ایک ازدواج کو بالضرور ناجائز نہین کرتی جو دیگر ہر صورت سے قانوناً جائز ازدواج ہو مگر ولی مجاز ہے کہ وجہ معقول نسبت نامناسب ازدواج کے دکہلاکر اوس ازدواج کو منسوخ کرالے۔ (نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۸۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔) +

مدعیان نے جو بہائی اور چچا لڑکی کے تہے اس امر کی نالش کی کہ شادی لڑکی کی جو اقبالاً معمولی رسومات کے ساتھ وقوع مین آئی مگر رضامندی نانا لڑکی وقوع مین آئی کالعدم قرار دیجاوے۔ تجویز ہوا کہ نالش بدینوجہ خارج کیجاوے کہ ڈگری مستدعیہ اگر دیبہی جاوے تو نسبت اشخاص کے اثر ظاہر کریگی مگر چونکہ یہہ ڈگری سوال جوازیت شادی کو کسی مقدمہ مابعد مین ہر دو مدعاعلیہم (زن وشوہر) مین امر طے شدہ سابقہ نہین بناویگی اسواسطے بے تاثیر ہوگی اور کہ ایسلئے ایک ایسی ڈگری نہین ہے جو عدالت کو زیر دفعہ ۴۲۔ ایکٹ دادرسی خاص مدعی کے حق مین جو اپنی طرف سے نالش کرتا ہے صادر کرنی چاہیے۔ (نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی۔) +

ایک ہندو ذات سے نکالدیا گیا اور ایک شخص نے بربنائے دہرم شاستر نالش کی کہ خوردسالہ لڑکی بجائے اپنے باپ کے میری حفاظت مین بطور ولی کے رکہی جاوے اور استقرار اس امر کا کیا جاوے کہ مجکو بطور ولی شوہر مناسب کے ساتھہ اوسکے بیاہ کا انتظام کرنیکا اختیار ہے۔ **تجویز ہوئی**۔ کہ اس قسم کی نالش نہین ہوسکتی۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۹) +

مدارج ممنوعہ از روے دہرم شاستر ضرور ہے کہ فریقین اسی ذات کے ہون۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۵۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱) - لیکن شودرون مین غیر ذات سے بیاہ جائز ہے۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۵) +

یہہ بہی ضرور ہے کہ خاندان کے باہر سے منتخب کیے جاوین بلحاظ قاعدہ یہ ہے کہ سپنڈ (یکجدی) رشتہ داری

متعلق امورات بیاہ۔ ماں کیطرف سے پانچ پشت اور باپ کیطرف سے سات پشت لغت قطع ہوجاتی ہے +

کثیرالازدواجی مطابق دہرم شاستر کے ایک وقت یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ ایک شخص دوبارہ شادی اپنی عورت کی حیات مین بجز خاص حالات کے نہین کرسکتا۔ لیکن اب یہہ تحقیق ہوگیا ہے کہ ایک مرد بہت سے عورتین کرسکتا ہے۔ +

مکرر ازدواج عورت مطابق دہرم شاستر کے عورت اِن صورتون مین دوسرا خاوند کرسکتی ہے (۱) جبکہ اوسکا خاوند بھرشٹ ہوجائے۔ (۲) قدرتی طور پر فوت ہوجائے۔ (۳) غارت ہوجائے۔ (۴) نامرد ہوجائے۔ (۵) ذات سے خارج ہوجائے۔ غارت ہونیکے صورت مین عورت کو حسب حالات ۸۔ یا ۴۔ سال کا انتظار کرنا چاہئے۔ +

نسبت مکرر ازدواج بیوہ۔ دیکھو ایکٹ نمبر ۱۵ ۱۸۵۶ء مشرح مؤلف و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۳۰ و نمبر ۴۶ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ +

مدعیہ نے شہادت اس بات کی پیش کی کہ اوسکا ازدواج متوفی کے ساتھہ ہوا تہا اور اوسکی دو دختران نابالغ اُس سے پیدا ہوئین تہین۔ تجویز ہوئی۔ کہ بنظر احکام ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ء قیاس بتائید جائز ہونے ازدواج مذکور کے ہے جبتک کہ خلاف اسکے ثابت نہو۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۳-) +

ثبوت شادی۔ جب یہہ سوال پیدا ہو کہ دو اشخاص کی باہم شادی ہوئی ہے یا نہین تو یہہ امر واقعہ کہ وہ باہم گہمبستر ہوئے ہین یا اور لوگون نے اُنہین زن و شوہر سمجہا۔ امور متعلقہ خیال کئے جاتے ہین اور اون سے یہہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اُنکی شادی جائز طور پر ہوئی تہی اور یہہ کہ وہ فعل جو شادی کی کسی صورت کے جواز کے لئے ضروری ہے انکے مابین ہوا ہوگا۔ (نمبر ۵ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری) +

عورت اور مرد کا بطور زن و شوہر مدت تک رہنا اور علم خاندان اور اونکی اولاد کا بطور صحیح النسب لڑکون کے رہنا قیاسی شہادت بیاہ اور صحیح النسبی کی ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵)۔

بطور زن و شوہر رہنے کی معنی صرف باشندہ ایک گہر مین ہونیسے کچھہ زیادہ ہین اور یہہ ظاہر ہونا چاہئے کہ نجوابی (بطور زن و شوہر رہنا) جاری رہی ہے اور کہ اولاد اسی جگہ پیدا ہوئی ہے اور عورت کے ساتھہ بطور زوجہ سلوک کیا گیا ہے اور وہ اسطرح سے رہتی رہی ہے نہ بطور ایک ملازم کے۔ (آگرہ رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ صفحہ ۲۱)

شہرت ۷ ماہ کے حمل کی اور شہرت پیدائش لڑکے کی کافی ثبوت بیاہ اور صحیح النسبی اولاد کا ہے - (موُرز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷) - نہ متمادی زمانہ اور افعال مالکانہ و اعتبار اور دنیا اختیار استحکام کا ایک عورت کو کافی قیاس اوسکے جائز زوجہ ہونیکا ہے - (موُرز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴) - دیکھو متعلق اس کے نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۸۰ء و نمبر ۳۸ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی - +

اعادہ حقوق زناشوئی | نابالغان کی شادی کی صورت مین عموماً ایسا ہوتا ہے کہ دلہن اپنے والدین کے گہر سن بلوغ کو پہونچنے تک رہتی ہے اور شوہر نابالغ اپنی زوجہ نابالغ کے بازو کا اسکے سن بلوغ پہونچنے سے پہلے مستحق نہین ہے - (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بعد بلوغت کے خاوند کا استحقاق ہوتا ہے کہ عورت کو اپنی حفاظت مین رکہے اور عدالتہائے دیوانی اسکو اس حق کے استعمال مین مدد دیگی اور ڈگری اعادہ حقوق زناشوئی صادر فرمائیگی اور اس ڈگری کے اجراء مین بصورت نافرمانی قید بہی ہو سکیگی - (دفعہ ۲۶۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) +

ہمبستری کوئی جزو تکمیل شادی کیواسطے نہین ہے - (نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۴ء و نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶) +

اور نہ یہہ عذر بالغ دعوے اعادہ حقوق زناشوئی ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱) +

احکام دہرم شاستر کے جو نسبت حقوق زناشوئی یا نسبت آزادی زوجہ اور اختیار شوہر کے زوجہ پر ہین محض ہدایتی نہین ہین بلکہ جزو قانون ہین - جو فرائض اور حقوق ان قواعد سے پیدا ہوتے ہین اونکا نفاذ کوئی فریق بمقابلہ دوسرے کے کرا سکتا ہے - یہہ ضرور نہین ہے کہ صرف شوہر بمقابلہ زوجہ کے اُن حقوق کو نافذ کرا سکے - بعض صورتون مین فی الحقیقت عورت کو اختیار چہوڑنے خاوند کا دیا گیا ہے مگر محض یہہ امر کہ شوہر پاگل ہے، کوئی وجہ موجہ شوہر کے چہوڑنے کی نہین ہے - اور کسی صورت مین محض چہوڑ دینے سے تعلق زن و شوہر ساقط نہین ہوتا ہے - ایسی نالش کے جواب مین صرف وہ امور ثابت ہونے چاہئین جو فی الواقع حقوق نکاح کے مخالف ہون - قانونی بیرحمی واسطے دلا پانے حقوق زناشوئی کے ایک امر مانع ہو سکتی ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶) +

ایک نالش مین جو منجانب ایک ہندو زرگر کے بنام اپنے زوجہ کے واسطے بحالی حقوق زناشوئی کے

دائر ہوئی تھی تجویز ہوئی - کہ مدعی بوجہ چھوڑنے اپنی زوجہ کے اور رہنے ساتھ ایک مسلمانی عورت کے (مگر جسکو اُس نے بوقت نالش چھوڑ دیا تھا) ذات سے خارج کیا گیا تھا - لیکن بدچلنی جسکا وہ مرتکب ہوا اس قسم کی نہ تھی کہ جس سے وہ ہمیشہ کے لئے ذات سے خارج ہو جاے اور کچھ معاوضہ دینے پر ذات مین پھر شامل ہو سکتا ہے - تجویز ہوئی - کہ مدعی مستحق عدالت مین آنیکا واسطے دادرسی مستدعویہ کی ہے بجز اسکے کہ بحالات مندرجہ بالا شادی بموجب دھرم شاستر کے فسخ ہو گئی ہو - عدالت پر جب اُس سے یہہ استدعا کیگئی ہو کہ وہ زوجہ کو شوہر کے پاس واپس آنے پر مجبور کرنیکے لئے کارروائیات جبریہ کرے لازم ہے کہ اِس عذر معقول پر لحاظ کرے جو زوجہ ایسی کارروائی کے منظور کئے جانیکی نسبت اِس بناپر کرے کہ پیشتر شوہر نے اُسکو کوئی ضرر جسمانی پہونچایا ہو یا اوسکے ساتھ بیرحمی کی ہو - یا یہہ کہ اُسکو اِن دونون مین سے ایک بات یا دوسری بات کا خوف ہی - یا یہہ شوہر فی الواقع کسی دیگر عورت کے ساتھ زناکاری کرتا ہے - یا اگر زوجہ شوہر کے ساتھ ہمخانہ یا ہم صحبت رہی - تو چونکہ وہ ذات سے خارج کئے جانیکے خطرہ مین پڑیگی - لہذا تجویز ہوئی کہ شوہر کے دعوے پر عدالت ایسی شرائط لگا سکتی ہے جو اُسکو مناسب معلوم ہون - اور مقدمہ ہذا مین قبل اسکے کہ عدالت زوجہ کو شوہر کے پاس واپس جانے پر مجبور کرے یہہ شرط قایم کی گئی کہ شوہر کو اول ذات مین شامل ہونا چاہئے - (انڈین لارپورٹ الہ اباد جلد ۸ صفحہ ۷۸)

ایک ذات کے ایک فرقہ سے خارج ہو جانا ذات سے خارج ہو جانا نہین ہی - (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

یہہ امر کہ شوہر نے کسی دوسری عورت سے زناکاری کی تہی جو وقت نالش کے منقطع ہو گئی - جوابدہی ایسے دعوی کی نہین ہے - جو منجانب شوہر واسطے بحالی حقوق زناشوئی کے ہوا ہو - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸) +

بیرحمی کا وہ درجہ جسکی نسبت ہندو شوہر اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھنے کا مستحق نہین رہتا وہ ہے جو انگلستان کی عدالت طلاق نے تجویز کیا ہے - (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

جس حالت مین بیرحمی منجانب شوہر کو زوجہ نے معاف کر دیا ہو - تو اس سے بہت ذرا سا جرم ہی واسطے زایل کرنے معافی کے کافی ہوگا کہ جس سے زوجہ کو اول مرتبہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا جایز ہوتا لیکن فعل اور افعال جنسے جرم مذکور بنا ہو - اس قسم کے ہونے چاہئین کہ جن سے زوجہ کو وجہ موجہ اس قیاس کی ہو کہ شوہر اپنے پہلے طریقہ عملدرآمد کو مجدد کرنیوالا ہے اور بدیں وجہ اندیشہ قوی نسبت اُسکے

امن ذاتی کے ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۰) +

انگلستان کا قانون بیرحمی یہہ ہے - کہ آیا واقعی زدو کوب اس قسم کی عمل مین آئی جس سے جسمانی صحت اور تندرستی مین خلل آئے - یا اندیشہ معقول ایسے خلل کا ہو (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۱۶۴) +

اگر کسی کی زوجہ شوہر کو چھوڑ کر کسی دوسرے مرد کے پاس چلی جاوے تو شوہر کا فرض ہے کہ اگر اُس کو اپنی زوجہ قائم رکھنا چاہتا ہے اور قطع تعلق نہین چاہتا - اُسکی تلاش سُراغ لگانے اور واپس لانے مین توقف نہ کرے اور نہ کوئی دقیقہ باقی چھوڑے - اگر برسون گذر جائین اور اس عرصہ مین وہ اپنی زوجہ کو تجسس کر کے واپس لانیکا کچھ جہد نہ کرے تو قیاس غالب یہہ ہوگا کہ اُسنے زوجہ کو ترک کر دینے اور چلے جانے دینے کی نیت کر لی تہی - یا یہہ کہ اوس نے سخت غفلت اُس جُدو جہد مین کری جو شوہر کو اپنی زوجہ کو اپنی حفاظت مین رکہنے کے واسطے کرنی چاہئے تہی اِن دونون صورتون مین شوہر مستحق امداد عدالت نہین ہے - (نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ا صفحہ ۱۷ و مورز انڈین اپیل صفحہ ۵۵۱) +

عورت اپنے خاوند کو چھوڑ سکتی ہے - اگر وہ مجنون یا مرتد ہوگیا ہے (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۹) - یا مخنث ہے یا کسی مکروہ مرض مین مبتلا ہو - ایک مقدمہ مین خاوند نے جسکو جزام اور آتشک کا مرض تہا - نالش واسطے ڈگری اعادہ حقوق زناشوئی دائر کی تہی - عدالت نے مدعی کی استدعا منظور کرنے سے انکار کیا - (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۰۹) +

عدالت ماتحت اپیل نے مدعی کے حق مین جو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا جزائر انڈمان مین سے پورٹ بلیر کی آبادی تعزیری مین بہگت رہا تہا - اُسکی زوجہ کے بازو کی ڈگری دی قرار دیا گیا کہ ڈگری مذکور نہ دی جانی چاہئے تھی اور ضرور ہے - کہ اوسے منسوخ کیا جائے کیونکہ اصول انصاف و اخلاق سے یہہ بات بعید ہے کہ ایک جوان عورت کو جسکے سن بلوغ کو پہونچتے ہی اُس کے شوہر کو عبور دریائے شور کی سزا مل گئی - اس امر کی ہدایت کیجائے کہ وہ نوآبادی تعزیری مین جاوے اور وہان اپنے شوہر کے ہمراہ آباد ہو - (نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

باب - ۶

تبنیت

بموجب طریقہ ہندوان کے خوشی ایک ہندو متوفی کی دوسری زندگی مین اسبات پر منحصر ہے کہ اوسکا لڑکا کریاکرم کرے اور اوسکے قرضہ جات ادا کرے جو وسائل اسبات کے ہین کہ اوسکو بعد وفات کے فوراً حالت تکلیف سے محفوظ رکھین" +

نرک ایک ایسی جگہہ کا ہے جو پُت کہلاتی ہے اور جو ایسی خوف کی جگہہ ہے کہ جسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اون اشخاص کے روحون کے لئے جو لاولد ہون مقرر کی گئی ہے - اوس مقام پر اوسکو بھوک اور پیاس کی بوجہ نہ دئی جانے پنڈا اور پانی کے اوقات مقررہ پر تکلیف ہوگی جنکی دینے کا مذہبی اور فی الحقیقت ضروری فرض لڑکے (پُتر) پر ہے - (دہرم شاستر مولفہ اسٹرینج صاحب جلد ا صفحہ ۷۳) - اور اس قول کی تائید منجملہ دیگر اسناد کے سند منو جی سے ہوتی ہے +

لڑکے سے آدمی سب لوگون پر فتح حاصل کرتا ہے اور پوتے کے وسیلہ سے اوسکو نے انتہا پھل ملتا ہے اور بعد اسکے پوتے کے لڑکے سے وہ سورج لوگ کو پاتا ہے - چونکہ لڑکا (تریانی) اپنے باپ کو نرک سے جو پُت کہلاتا ہے بچاتا ہے - لہذا خود برہما جی نے اوسکا نام پُتر رکھا - (باب ۹ - دفعات ۱۳۷ و ۱۳۸) - بلاشک بوجہ اس مسئلہ دھرم شاستر کے اقوال قدیم میں بارہ قسمین لڑکون کی بیان کی گئی ہین - (کتاب منو باب ۹ - دفعات ۱۵۸ و ۱۶۰) - اور ڈاکٹر جولی صاحب نے حوالہ چند اسناد کا یہہ ثابت کرنیکے لئے دیا ہے - کہ اب پندرہ قسم کے لڑکے ہوگئے ہین - (ٹیگور لا لیکچر بابت سنہ ۱۸۸۲ع صفحہ ۱۴۵) - اور ذی علم مصنف مذکور نے بعد مختلف اقسام ایسے لڑکون کے تحریر کرنیکے جنکا رشتہ قدرتی نسل سے خواہ وہ واقعی ہو یا فرضی پیدا ہو یہہ تحریر کیا ہے کہ تمام لڑکے دیگر اقسام کے بوجہ ایک قانونی روائت کے لڑکے کہلاتے ہین جو یا تو خود تبنیت سے یا بہرحال بہت قریب تعلق اوس قدیم ترکیب سے رکھتی ہے جو بابت بہم پہونچانے وارث قدرتی کے بابت پورا کرنے اوس خواہش کے تہی جو زمانہ قدیم مین واسطے اولاد ذکور کے ہوتی تہی +

بموجب دہرم شاستر اولاد ذکور کا ہونا خاصکر اسوجہ سے اچھا ہے کہ والدین کو ثواب عقبیٰ ہو - لہذا تبنیت ایک رسم ہے جو بموجب روایت دہرم شاستر ایسے حالات مین جائز ہے کہ جب اصل اولاد ذکور نہو - +

دوم خاص پابندی رسوم - بالخصوص فعل دینے اور لینے کا ثبوت تبنیت کا کافی ہے +

سوم جب ایسی تبنیت باضابطہ عمل مین آجائے تو اُسکا اثر یہ ہے کہ لڑکا داخل خاندان اسطور پر ہوجاتا ہے - کہ گویا بذریعہ ساختہ ولادت کے اوسکو تبنیت کنندہ پدر نے کیا اور اس طور پر لڑکا اپنے اصلی خاندان سے خاندان تبنیت کنندہ مین چلا جاتا ہے - +

چہارم - جو لڑکا اس طور پر متبنیٰ کیا جائے (حسب عبارت جگن ناتہہ) اوسکا بذریعہ رسوم ادخال خاندان کے پھر جنم ہوتا ہے اور اوسکا رشتہ دینے والے کے ساتہہ قطع اور گود لینے والے کے ساتہہ شروع ہوجاتا ہے - (کتاب منوجی باب ۹ - دفعہ ۱۴۲) +

منوجی کا قول ہے کہ جس شخص کی اولاد ذکور نہو اوسکو فرض ہے کہ ایک لڑکا کریا کرم پنڈدان اور پانی دینے اور فرایض مذہبی کے ادا کرنے اور نیز سلسلہ اولاد کی قائم رکہنے کیواسطے گود لے - +

متبنیٰ چار اغراض کے واسطے بنایا جاتا ہے :-

(۱) کریا کرم کی غرض سے - (۲) شرادہ کرنیکے واسطے - (۳) ترپن کرنے یا پانی دینے کیواسطے - (۴) سلسلہ اولاد قائم رکہنے کی نیت سے - +

اُس شخص کو جسکا ارادہ متبنیٰ کرنیکا ہے لازم ہے کہ اپنے رشتہ داران کو جمع کرے اور بادشاہ کو ساتہہ عاجزی کے اطلاع دے اور بعد ازان آگ پر وید کے الفاظ کے ساتھ اپنے رہنے کے گہر مین پانی چھڑکا کر اوسکو اختیار ہے کہ اُس لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے متبنیٰ کرے جو اُس سے قریب کا رشتہ رکہتا ہو یا بصورت عدم موجودگی ایسے لڑکے کے جو بعید کا رشتہ رکہتا ہو - لیکن اگر شبہ پیدا ہو جائے تو رشتہ دار بعید کو وہ بطور شودر کے تصور کرے قوم معلوم ہونی چاہیئے کیونکہ بعد بیاہ کے لڑکے کی وہ شخص جو متبنیٰ کرتا ہے بہت سے مورثون کو نجات دیتا ہے - اور وہ شارہ محولہ مین جو صنا سمرتی ہو تک مین مندرج ہے اور اسکا حوالہ دتک میمانسا (دفعہ ۵ صفحہ ۱۵) مین بدین مضمون دیا گیا ہے کہ وہ لڑکا جو متبنیٰ کیا جائے لڑکے کا عکس ہونا چاہیئے یا جس طور سے کہ ڈاکٹر بلیر صاحب نے اصل کا ترجمہ کیا ہے بعد ازان اوسکو چاہیئے کہ لڑکے کو آراستہ کرے بجواب مثل اُس لڑکے ہے جو تبنیت کنندہ کے نطفہ سے ہو یعنے جو مثل لڑکے کے بوجہ تعمیل رسم دینے اور لینے کے ہو گیا ہے (جنرل ایشیاٹیک سوسایٹی بنگال ۱۸۶۶ء) +

تبنیت بموجب دہرم شاستر کے تبنیت از قسم ہبہ ہے۔ پس اوسکے تین اجزا ہوتی ہین۔ (۱) لیاقت دینے کی۔ (۲) لیاقت لینے کی۔ (۳) لیاقت تبنیت ہین دئے جانے کی ✣

یہہ اجزا واسطے جواز معاملہ کے ضروری ہین اور اسوجہ سے خارج حیطہ مسئلہ امر واقعہ کے ہین معاملات تبنیت مین یہہ مسئلہ صرف امور ضابطہ و رسوم و ترجیح معاملہ انتخاب سے و متعلق امور اخلاق یا مذہب سے جو طریقہ عمل تبنیت کی بابت ہون۔ لیکن اصلیت تبنیت پر موثر نہون تعلق رکہتا ہے۔ واندین لا رپورٹ الہ اباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ واندین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۶ واندین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸) ✣

اور جب تبنیت عمل مین آچکتی ہے تو اوسکی تاثیر یہہ ہوتی ہے کہ متبنیٰ ایسا لڑکا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ اپنے پدر تبنیت کنندہ کا پسر صلبی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳) ✣

زمانہ حال مین دو یا تین قسم کے متبنیٰ جائز ہین۔ دتکا۔ یعنے دیا ہوا لڑکا۔ اور کرتما یعنے بنایا ہوا لڑکا بہت عام ہین اور کرتما صرف مہیتلا مین رائج ہے۔ (دہرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۵۲) ✣

۱۔ دتکا طریقہ

کون متبنیٰ کریگا اشخاص ذیل متبنیٰ کر سکتے ہین ✣

(۱) جو بغیر اولاد کے ہو یعنے اوسکا لڑکا یا پوتا یا پڑپوتا یا کوئی متبنیٰ نہو۔ (بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۹) ✣ دو شخصون کی تبنیت ہمعصر جائز نہین ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۷ و ۴۸۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۷) ✣

(۲) وہ سن تمیز کو پہونچ گیا ہو۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸)۔ پندرہ برس کے لڑکے کی نسبت یہہ تصور کیا گیا ہے کہ اوسکو سن تمیز حاصل ہو گیا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹) ✣

(۳) اگر عورت یا بیوہ ہو تو صریح منظوری خاوند سے متبنیٰ کر سکتی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸)۔ اختیار تحریری یا زبانی ہو سکتا ہے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۴)۔ لیکن اسکی بابت قوی ثبوت ہونا چاہئے۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۰)۔ یہہ قطعی یا شرطیہ ہو سکتا ہے (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷)۔ بیوہ بالغ ہونی چاہئے لیکن بدکار نہو۔ (بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۶۲)۔ تبنیت بیوہ سے بعد اسکے نہین ہو سکتی کہ اوسکی بہو کو ورثہ اوسکے خاوند کا ملچکا ہو۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۴) ✣

تبنیت منجانب کسی ہندو کے بعلم حاملہ ہوتے اپنی زوجہ کے ناجایز نہین ہے - (انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۰ و انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵) - نیز ایک تبنیت بذریعہ رنڈوے کے - (انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ ۳) - یا بذریعہ اوسکے جسکی کبھی شادی نہین ہوئی جایز ہے - (انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹)

تبنیت ایک دختر کی منجانب خانگی یعنی طوائف کے جائز ہے - (انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ دیکھو برخلاف اسکے - (انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۵) +

لیکن ایک متبنی اُس شخص کا جوکسی جایداد کی وراثت کے قابل نہین ہے نسبت متبنی کرنے والیکے زیادہ حق نہین رکھتا - +

کون دیسکتا ہے | قابلیت ضروری واسطے اُس شخص کے جو متبنی مین دے - (۱) باپ اپنے لڑکے کو تبنیت مین دیسکتا ہے لیکن والدہ بلا منظوری اپنے خاوند کی نہین دیسکتی - (انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷۳۷) - بجز اسکے کہ باپ مستقل طور پر غیر حاضر ہو یا اُسنے اپنا مذہب چھوڑ دیا ہو یا اپنی عقل ضائع کر دی ہو اور جبکہ کوئی صریح ممانعت اُسکی طرف سے نہو (انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۴۳) +

(۲) بھائی - بھائی کو تبنیت مین نہین دیسکتا - نہ حقیقی دادا نہ کوئی اور رشتہ دار - (۳) والدین اپنا اختیار دوسرے کو نہین دیسکتے - لیکن جس صورت مین باپ نے لڑکے کی تبنیت کی نسبت باضابطہ رضامندی ظاہر کی اور بوجہ بیماری رسم تبنیت مین حاضر نہو سکا اور دینے کی رسم ادا کرنیکا کام اپنے بھائی کے سپرد کیا تو تجویز ہوئی - باوجود اسکے بھی تبنیت جایز تھی - (انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸) +

ایک حرامی اپنے لڑکے کو تبنیت مین دیسکتا ہے - (ویکلی ریورٹ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۷۳) +

بیوہ زمانہ قحط مین اپنا بیٹا کسیکو گود دیسکتی ہے - (دہرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۵۵) +

کون تبنیت مین دیا جا سکتا ہے | اشخاص جو تبنیت مین دیے جا سکتے ہین - (۱) قریبی سپنڈ (یکجدی) منتخب کیا جائیگا بھتیجہ کا لڑکا جائز طور پر متبنی ہو سکتا ہے - (انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۳) - لیکن بموجودگی رشتہ دار قریب کے تبنیت رشتہ دار بعید کی ناجائز نہین - (انڈین لا ریورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا ریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۰)

(۲) وہ لڑکا متبنی بنانا چاہیے جسکی والدہ کے ساتھ متبنی کرنیوالا شادی کر سکتا ہو - لیکن شودرون مین ایسا نہین اسلیئے ماں کی بہن کا لڑکا متبنی ہو سکتا ہے - (انڈین لا ریورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۲) +

یہ عام قاعدہ دہرم شاستر کا ہے کہ کوئی تبنیت بجز اسکے جائز نہین ہو سکتی کہ شادی جائز باہم اُس شخص کے

جسکے لئے تبنیت کی جائے یا اور والدہ اُس لڑکے کی جو متبنیٰ کیا جائے بحالت سماۃ کے بنے بیاہی ہونیکے ہوسکتی ہو - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹) +

سالے کا لڑکا متبنیٰ ہوسکتا ہے - تبنیت سوتیلے بہائی کی جو ممنوع ہے - سو اسکو کچھ اس امر سے علاقہ نہین ہے کہ لڑکے اور اُسکی سوتیلی ماں کے درمیان بحالت اوسکے کنواری ہونیکے شادی جایز ہوسکتی تہی - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵) +

بہن کا لڑکا یا لڑکی کا لڑکا متبنیٰ نہین ہوسکتا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۸ -) +

+ کائستہ شودر قوم کے ہندو ہین اسلئے وہ ہمشیرہ زادہ کو متبنیٰ بنا سکتے ہین (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۸۸)

+ جنوبی ہند مین بہی بہانجہ - نواسا متبنیٰ ہوسکتا ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۳)

(۳) متبنیٰ اُس ذات کا ہونا چاہئے جس ذات کا تبنیت کنندہ ہو - برہمن چہتری کے لڑکے کو متبنیٰ نہین کر سکتا -

(۴) اشخاص جو متبنیٰ کئے جاوین ذاتی طور پر نا قابل ادائے رسوم نہون +

(۵) - ۶ برس سے زیادہ عمر کا نہو اور رسم زنار بندی عمل مین نہ آئی ہو - رسم اپنائین (جنیو) کی جس سے دوسرا جنم لڑکے کا اور شروع اوسکی تعلیم کا نسبت فرائض اُسکی حیات کے ظاہر ہوتا ہے اخیر حد اوس زمانہ کے لئے ہے کہ جب تبنیت مطابق طریق دتکا کے جایز ہوسکتی ہے اور عمر لڑکے کی اسلئے اہم ہے کہ اُس سے وہ زمانہ تجویز کیا جاتا ہے - جب اپنائین ادا کیا جاسکے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳) +

تبنیت بعد شادی کے ناجائز ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸ و جلد ۱ صفحہ ۳۴) - لیکن بمبئی ہائیکورٹ کے نزدیک جایز ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰) +

(۶) تبنیت بڑے لڑکے کی ناجائز ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵) - نہ اکلوتا بیٹا متبنیٰ ہوسکتا ہے - (بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۲۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۹ -) +

لیکن تبنیت ایکدفعہ عمل مین آجائے تو ناجائز نہین قرار دی جاسکتی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

ایک یتیم لڑکا متبنیٰ ہوسکتا ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۹) +

(۷) وہ متبنیٰ کسی دوسرے کا نہو اگرچہ موخر الذکر اوسکا بہائی ہو +

رسومات ضروری دینا اور لینا واسطے تبنیت کے ضروری امور ہین - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۰) +

بنگال مین ہاین تین اعلےٰ ذاتون کے ادا ہونا چہمر ستی جگ کا واسطے جواز تبنیت کے ضروری ہے - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹) +

دت ہوم کی رسم ضروری نہین جبکہ پدر تبنیت کنندہ اور لڑکا ایک ذات کے ہون - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵) +

صرف دینا اور لینا کافی ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷)

صرف دستاویز کا تحریر کرنا کافی نہین ہے واقعی لینا اور دینا ہونا چاہئے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱) +

احاطہ مدراس مین شودرون مین تبنیت بلا رسوم مذہب کے جائز ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰) +

پنجاب مین رسومات غیر معروف ہین - +

شودرون مین مذہبی رسومات ضروری نہین ہین - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰) جبکہ شہادت کافی اس امر کے ظاہر کرنیکے لئے ہو کہ تبنیت بہت سالون سے ہوئی ہے اور فریق تبنیت شدہ بذات خود یا بذریعہ ولی قبضہ جائیداد کا رکھتا ہے تو کم شہادت پر ادا ہونا رسمیات کا قیاس کیا جائیگا بجز اسکے کہ بہت وزندار شہادت سے ثابت کیا جائے کہ رسومات ادا نہین ہوئین - (ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۰) +

اسطور پر عمل کرنا بلا خدشہ ہوگا کہ کوئی ایسی تبنیت جسکو عمل مین آئے ہوئے بہت سال گذرے ہون اور برابر تسلیم ہوئی ہو اور جسکے رو سے شخص متبنی اپنے پدر تبنیت کنندہ کی جائیداد پر برابر قابض رہا ہو محض اس بنیاد پر کہ تبنیت کے وقت پسر متبنی کی عمر پانچ سال سے زیادہ تھی منسوخ کی جائے - ایسے مقدمہ مین بار ثبوت اُس شخص پر ہے جو تبنیت کو ناجائز بیان کرے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳) +

نتیجہ تبنیت متبنی لڑکا ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا وہ اپنے پدر تبنیت کنندہ کا پسر صلبی ہے اور اس طور سے وہ اپنے اصلی خاندان سے خاندان تبنیت کنندہ مین داخل ہو جاتا ہے لیکن وہ اُس سے بالکل علیحدہ تصور نہین کیا جا سکتا ہے کیونکہ شادی و غمی وغیرہ مین وہ بیگانہ شمار نہین کیا جاتا اور جن رابطہ داران سے بیاہ کرنا ممنوع ہے وہ امتناع بدستور نافذ رہتا ہے - (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۴) +

پسر متبنی بلحاظ وراثت خاندان تبنیت کنندہ مین وہی حیثیت رکھتا ہے جو پسر صلبی کی ہوتی ہے (باستثناء

چند صورتون کے جنکی تعریف دت چندر کا اور ونک میمانسا مین کی گئی ہے) اور سلسلہ مستقیم اور زیر قرابتاً اپنے رشتہ مندان تبنیت کا وارث ہوتا ہے - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۵ صفحہ ۶۱۵) +

پسر تبنی کو ایسے شخص کا ترکہ پانا ممنوع نہین جو رشتہ مند مستقیم ہو گو اس مین مورث اعلےٰ سے تین پشت سے زیادہ کا فرق ہو - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۸۹) +

اس تبنیت سے جو بعد وفات رشتہ دار یکجدی کے عمل مین آوے پسر تبنی کو کچھ استحقاق نہین ہوتا ہے کہ وہ ورثا وادس رشتہ دار یکجدی مین شریک ہو - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸ و ۳۴۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۲ صفحہ ۲۹۵) - بچہ اپنے تبنیت کنندہ باپ کی عورت یا عورات کے خاندان کا وارث ہوتا ہے اور وہ اوسکی وارث ہوتی ہین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲) +

نیز وہ اپنے متبنی کنندہ والدہ کے استری دہن کا وارث ہوتا ہے اور نیز اس جایداد کا جو اوسکی مادر تبنیت کنندہ کو اپنے باپ سے بطور ورثہ کے ملی ہو - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۵) +

نیز بذریعہ وراثت اپنی مادر تبنیت کنندہ کے رشتہ داران سے اسطرح پر ترکہ پاتا ہے کہ جیسے پسر صلبی پاتا ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۹ صفحہ ۷۰) +

جو انتقال قبل تبنیت مادر تبنیت کنندہ نے کیا ہو اوسکی نسبت متبنی اعتراض نہین کر سکتا - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹) +

الحاق اصلی خاندان حقوق دیوانی متبنی کے اصلی خاندان مین متبنی ہونیسے جاتے رہتے ہین وہ کبھی اپنے اصلی خاندان کا وارث نہین ہو سکتا نہ رسوم تجہیز و تکفین ادا کر سکتا ہے نہ اصلی خاندان کے ممبر اوسکے وارث ہو سکتے ہین اور اوسکی حیثیت اسطرح کی ہو جاتی ہے کہ وہ گویا کبھی اس خاندان مین پیدا ہی نہین ہوا تھا +

تبنیت بذریعہ بیوہ بیوہ بغیر اجازت شوہر کے متبنی نہین کر سکتی ملیکن شوہر کی جانب سے اختیار صریح دئے جانے بلکہ ہدایت کئے جانیسے بھی بیوہ پر قانوناً فرض نہین ہے کہ وہ متبنی کرے اور واسطے جملہ اغراض قانونی کے اختیار مذکور تا وقتیکہ اوسپر عمل نہ کیا جاوے کلیتاً بے وجود ہے - بیوہ کی جانب سے تعمیل ہدایت مذکور سے انکار کرنا کوئی وجہ ضبطی حقوق وراثت بیوہ کی نہین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲) +

ط یہ صرف وہ صورت ہے جبکہ متبنی اصلی بیٹے کے ساتھ جو گود لینے کے بعد پیدا ہو جایداد کا حصہ لیتا ہے +

اجازت کیواسطے کوئی خاص طریق مقرر نہین ہے تحریری یا زبانی یا بذریعہ وصیت کے بہی دی جاسکتی ہے مگر تحریری ہونیکی صورت مین اگر وہ اجازت نامہ بالعبہ یکم جنوری ۱۸۷۲ء کے تحریر ہوا ہے تو اوسکی رجسٹری لازمی ہے (دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء) +

اجازت شرطیہ بہی ہوسکتی ہے یعنی کسی امر واقعہ کے وقوع پر مگر یہہ ضرور ہے کہ وہ قانوناً جائز ہو مثلاً اگر بیوہ کو کوئی اختیار اس قسم کا دیا گیا ہو کہ اگر اوسکی اور اوسکے صلبی بیٹے کے مابین نفاق ہوجائے تو مجاز متبنی بنانے کی ہوگی - تو یہ اختیار ناجائز سمجہا جائیگا - مگر اس قسم کی شرط کہ اگر لڑکا موجودہ مرجائے تو اوسکی وفات پر عورت مجاز متبنی بنلانے کی ہوگی جائز ہے - اور اس قسم کی اجازت بہی جائز ہوگی جبکہ عورت کو یکے بعد دیگرے متبنی بنانیکا اختیار دیا گیا ہو - مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے لڑکے کی تبنیت کا اختیار اوسوقت استعمال مین لایا جائیگا جبکہ پہلا لڑکا فوت ہوجائے - (دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۱۰۲) +

بروئے دہرم شاستر متعلقہ پریزیڈنسی بمبئی کے ایک عورت مجاز نہین کہ اپنے بیٹے کو برخلاف مرضی صریح یا مفہوم اپنے خاوند یا باپ اوس بیٹے کے یا اون حالات مین جن سے نا رضامندی خاوند کے پائی جائے تبنیت مین دیوے - جس حالت مین اصلی باپ نے متبنی کرنے والی مان کو جو بیوہ تہی لکہا کہ وہ لڑکے کو تبنیت مین دینے کو تبنیت بعض شرائط کے رضامند ہے - قرار دیا گیا - کہ شرائط مین سے ایک شرط کے عدم ایفا سے تبنیت ناجائز ہوگئی اگرچہ وہ غیر ضروری تہی اور بوجہ غلط فہمی کے ضرورت منظوری گورنمنٹ کی نسبت تبنیت کی لگائی گئی تہی - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷) +

ایک ہندو کی دو بیواؤن نے بموجب اوسکی اجازت کے جو حسب ذیل ظاہر کی گئی تہی - ایک پسر واسطے اپنے شوہر متوفی کے متبنی کیا :- تم بڑی بیوہ تین پسر یکے بعد دیگرے متبنی کرسکتی ہو - اور تم چہوٹی بیوہ تین پسر یکے بعد دیگرے متبنی کرسکتی ہو - تجویز ہوئی - کہ اسکی تعبیر زیادہ معقول طور پر یہہ ہوسکتی ہے کہ بڑی بیوہ کو اجازت تین پسر متبنی کرنیکی یکے بعد دیگرے ہے اور اوسکے بعد اس قسم کی اجازت چہوٹی بیوہ کو دی گئی ہے یہ نسبت اسکے کہ یہہ سمجہا جائے کہ ایک ساتہہ متبنی کرنے کی اجازت دی گئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۷) +

اجازت تبنیت کے الفاظ کی سخت پابندی ہونی چاہئے - اگر بیوہ کو اجازت کسی خاص لڑکے کے متبنی کرنے کی ہے تو اسکو اختیار نہین ہے کہ کسی اور کو متبنی کرے گو وہ لڑکا نایاب ہو - ایک ہندو نے وصیت نامہ بحق اپنی زوجہ کے تحریر کیا اور اوسمین لکہا کہ تم میرے واسطے ایک لڑکا جو تم پسند کرو میرے بہائیون کی اولاد مین سے

ضرور متبنی کرنا - بعد مرجانے اپنے شوہر کے بیوہ نے متوفی کی یکجدی کو متبنی کیا - باوجودیکہ اوسکے بھائی نے اپنا لڑکا تبنیت مین دینا قبول بہی کیا تہا - تجویز ہوئی - کہ تبنیت ناجائز ہے - بیوہ کو اختیار تبنیت محدود اوسکے شوہر نے عطا کیا تہا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۶۵ -) +

اگر اوسکو ہدایت ایک لڑکے کے متبنی بنانے کی ہو تو وہ مجاز دوسرے لڑکے کے متبنی بنانے کی نہین ہے اور اوسکا اختیار بعد تبنیت ایک کے ختم ہوجاتا ہے - لیکن اگر اجازت عام طور پر دی گئی ہو تو بیوہ کسی لڑکے کو جسکی تبنیت جائز ہو گود لے سکتی ہے - (دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۲۰۳) +

جس صورت مین دو بیوگان کو اجازت متبنی کرنیکی ہو اور بڑی بیوہ انکار کرے تو چہوٹی بیوہ بلا رضامندی اوس کے متبنی کر سکتی ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹) +

لیکن بمبئی ہائی کورٹ کی رائے ہے کہ بلا رضامندی بڑی بیوہ کے چہوٹی بیوہ متبنی نہین کر سکتی - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۰) +

بصورت عدم موجودگی اجازت شوہر کے بیوہ یکجدیون کی کثرت رائے سے متبنی کر سکتی ہے - درحالیکہ صرف باقیماندہ اشخاص خاندان اوس شوہر متوفی سے کہ جسکے فائدہ کیواسطے تبنیت عمل مین لانی منظور ہے - اور نیز ہر ایک دوسرے سے علیحدہ ہون اور متوفی سے برابر فاصلہ پر ہون تو اُن مین سے بعض کی رضامندی جب بہ نیک نیتی دی جاوے کافی ہے - اگر یہ ثابت کر دیا جاوے کہ اَوروں نے بوجہ اپنے فایدہ یا اغراض ناجائز یا بلا استعمال مناسب اختیار تمیزی کے رضامندی دینے سے انکار کیا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۲) +

ہندو بیوہ جسکو جایداد حاصل نہ ہوئی ہو اپنے شوہر کے واسطے بلا شوہر کی اجازت یا رضامندی اُس کے شرکاء کے جن کی شرکت مین بر وقت اپنی وفات کے وہ جایداد رکہتا تہا پسر متبنی کرنے کی مجاز نہین ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۵) +

خاندان مشترک کی صورت مین بیوہ کا خسر منتظم خاندان ہوتا ہے اور اوسکی رضامندی کافی ہوتی ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۰) +

اُس کی عدم موجودگی مین بیوہ کے خاوند کا سب سے بڑا بہائی منتظم خاندان ہوگا - پس اوسکی رضامندی کافی ہوگی - (انڈین جورسٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۸) +

اگر دو بھائی تابع متاکشر اشغال شریک ہون تو اگر ایک بھائی اجازت تبنیت دیکر اپنی زوجہ کو فوت ہو جائے تو بعد تبنیت کے جائیداد اوسکی باوجود اسکے کہ اوسکی وفات پر اوسکے بھائی کو پہونچ جائے متبنی کو ملیگی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۸۵-)+

علیٰ ہذا جبکہ دو بیوگان کو جائداد بعد وفات خاوند کے پہونچ جاوے اور بعد ازان ایک بیوہ حسب اجازت شوہر متبنی کرے۔ تو متبنی کل جائیداد حاصل کریگا۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹-)+

جب بیوہ کو قانوناً یا رواجاً اختیار تبنیت ہو تو اس امر سے اوسکے اختیار مین کچھ فرق نہین آتا کہ اوسے اپنے شوہر کی جائیداد کا ورثہ براہ راست بطور وارث نامبردہ نہین پہونچا بلکہ بطور وارث پسر خود پہونچا اور ایسی تبنیت کا وہی اختیار حاصل رہتا ہے جو اوس صورت مین ہوتا کہ اوسکا شوہر لاولد فوت ہوتا۔ (نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۹۰ع پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۹ تا ۳۲۱ و انڈین اپیل نمبر ۱ جلد ۴)+

اختیار بیوہ پدر کا نسبت متبنی کرنے کسی لڑکے کے اپنے شوہر کے لئے اوسوقت ختم ہو جاتا ہے کہ جب اوسکے لڑکے کی بیوہ کو جائداد مل چکی ہو۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و ۴۶ ۲ و جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴ ۱۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۳-)+

ناجوازی تبنیت جب تبنیت کسی پسر کی ایکمرتبہ قطعی طور پر ہو گئی ہو اور اوسپر عملدرآمد کیا گیا ہو تو وہ برطبق نالش پدر تبنیت کنندہ کے ناجائز نہین قرار دی جاسکتی نہ منسوخ ہوسکتی ہے۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۶)+

پسر متبنی اپنے منصب متبنی ہونیکا ترک نہین کرسکتا اور نہ متبنی کرنیوالا باپ اوسے بداعمالی یا نافرمانی کے باعث محروم الارث کرسکتا ہے۔ (نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۷۳ع و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۱ع پنجاب ریکارڈ دیوانی)+

اگر تبنیت ناجائز ہو تو متبنی کے حقوق اصلی خاندان مین بدستور قائم رہتے ہین۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ و دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۱۶۳ لغایت ۱۶۶)+

مانع تقریر مخالف اگرچہ فیصلہ کسی عدالت کا نسبت جواز تبنیت کے ایسی نالش مین جو مابین عمرو و بکر کے ہو کارروائی مابعد مین جو مابین عمرو اور ان اشخاص کے ہو جو اوسکے ذریعہ سے دعویدار ہون ایک جانب اور بکر اور ان لوگون کے جو بکر کے ذریعہ سے دعویدار ہون بجانب دیگر مانع اس امر کا ہے کہ فریقین کارروائی

مذکور جواز تبنیت کی نسبت پہر بحث کر سکین لیکن ایسی نالش مین جسمین وہ دونون فریق بذریعہ بکر کے دعویدار ہون فیصلہ مذکور بطور مانع تقریر مخالف کے اس طور پر موثر ہوگا کہ جواز تبنیت کی نسبت پہر کوئی فریق نالش مذکور بحث نہ کر سکے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۳) +

جبکہ بیوہ نے متبنیٰ کے حقیقی والد کو بوجہ یقین دلا کر متبنیٰ کیا کہ اوسکو اوسکے شوہر کی طرف سے اجازت متبنیٰ کرنیکی ہے تو بعد ازان وہ اس امر سے انکار نہین کر سکتی کہ اوسکو اجازت حاصل نہ تہی - (نمبر ۱۶۹ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱) +

ایک ہندو بیوہ نے بدین بیان کہ اوسکو ایسا کرنیکا اختیار اوسکے خاوند کیطرف سے حاصل ہے مدعا علیہ نمبر ۲ کو متبنیٰ کیا اور اوسکو اجازت دی کہ اوسکے شوہر کی رسم کریا کرم ادا کرے اراضی جسکی کہ وہ بصورت دیگر مستحق تہی ایک ڈگری برخلاف مدعا علیہ نمبر ۲ کے اجرا مین قرق کی گئی اب بیوہ نے قرقی واگذار کرانیکے لئے نالش بدین بیان دائر کی کہ تبنیت ناجائز تہی کیونکہ اوسکو اپنے خاوند کیطرف سے اجازت نہ تہی - تجویز ہوا کہ مدعیہ بحث کرنیسے ممنوع ہے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۰۶) +

قاعدہ مانع تقریر مخالف بوجہ طریق عمل اُس صورت مین متعلق نہین ہو سکتا جبکہ کسی شخص نے تبنیت اس کامل یقین سے کی ہو کہ تبنیت از روئے قانون جائز ہے - اور بموجب تبنیت مذکور اور طریق عمل مابعد تبنیت کنندہ کے شخص متبنیٰ اپنے اصلی خاندان کے حصہ وراثت کی نسبت دعوے کرنیسے باز رکہا جائے تاکہ وہ شخص جو بذریعہ تبنیت کنندہ کے دعویدار ہو اُسکو جواز تبنیت کی نسبت اعتراض کرنیسے روکا جائے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳) +

مدعی بحیثیت پسر متبنیٰ مدعا علیہ کے واسطے تقسیم جائداد خاندانی کے نالش کی مدعا علیہ نے بعد بجا لانے رسوم تبنیت کے عرصہ تک مدعی کے ساتھ بطور اپنے پسر متبنیٰ کے برتاؤ کیا مدعا علیہ نے اس امر سے انکار کیا - تجویز ہوئی - کہ مدعا علیہ از روئے اپنے طریق عمل کے جواز تبنیت کی نسبت اعتراض کرنے سے ممنوع نہین - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸ -) +

بعد کا پیدا ہوا ہوا لڑکا مغربی ہندوستان کے اون اضلاع مین جو تابع قانون متاکشرا کے ہین جس صورت مین کہ بعد تبنیت کے حقیقی بیٹا پیدا ہو تو پسر متبنیٰ کا حصہ باپ کی جائداد مین صرف ایک پانچوین حصہ تک وسعت دیا جاتا ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۰) +

اگر گود لینے کے بعد ایک صحیح النسب لڑکا پیدا ہو تو وہ اور متبنیٰ دونون وارث ہونگے لیکن بنگالہ کے قانون کے بموجب متبنیٰ کو جایداد کا ایک ثلث اور بموجب مسایل اور مقامون کے ایک ربع ملتاہے اگر متبنیٰ کے بعد دو صحیح النسب بیٹے پیدا ہون تو اُس صورت مین بنارس کے قانون کے بموجب مال کو سات حصون مین تقسیم کرنا چاہئے۔ منجملہ اُنکے چھ حصہ صحیح النسب بیٹونکے ہونگے اور ساتوان حصہ متبنیٰ کا ہوگا۔ اور بموجب قوانین اور مقامون کے جایداد کو پانچ حصون مین تقسیم کرنا چاہئے۔ انمین سے چار صحیح النسب بیٹون کے ہین۔ علےٰ ہذا القیاس اسی کے مطابق جتنے بیٹے صحیح النسب بعد متبنیٰ کے پیدا ہون انمین تقسیم کئے جائینگے اور اگر بعد مین پیدا ہوا ہوا لڑکا فوت ہوجاءے تو متبنیٰ بطور باقیماندگی کل جایداد لیگا۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ا صفحہ ۴۹) +

شودرون مین متبنیٰ کا حصہ صلبی بیٹے کے مساوی ہوتا ہے۔ +

ذمہ داری متبنیٰ

بیوہ نے بموجب اجازت شوہری کے مدعا علیہ کو متبنیٰ کیا۔ ایک فقرہ دستاویز مین اوسنے تحریر کیا کہ جبتک کہ مین زندہ ہون مالک و مہتمم خاندان کی رہونگی بعد وفات کے تم ہوگے بیوہ نے بایام نابالغی مدعا علیہ کے چند ہنڈویات تحریر کین جو واسطے کارخانہ کوٹہی نیل کے ضروری تہین اُن ہنڈویات کی بنیاد پر مدعی نے دعوے کیا۔ تجویز ہوئی۔ کہ بیوہ کو اختیار ایسے قسم کا تہا جیسا کہ کسی مہتمم خاندان کو ہوتا ہے اوسکو قرضہ لینے کا اختیار واسطے ضرورت کارخانہ کے تہا۔ بیوہ کا اختیار بوجہ ایسی تبنیت اور دستاویز متذکرہ کے اس قسم کا تہا جیسا کہ ایک بیوہ قوم ہنود کو ہو جو اپنے شوہر کے خاندان سے علیحدہ رہتی ہے پس مدعا علیہ ذمہ وار اوس روپیہ کا ہے۔ نیل کا کارخانہ بیوہ کا شوہر ہی کرتا تہا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۱) +

مدعا علیہ برادر منقسمہ ایک ہندو متوفی نے نسبت منصب مدعی کے جو ایک نابالغ متبنیٰ کردہ اسکے بہائی کا تہا درباب توریث ترکہ متوفی کے اعتراض کیا مدعا علیہ کو اوس بات کی ترغیب دینے کے لئے کہ وہ جواز تبنیت کو قبول کرے۔ مادر تبنیت کنندہ مدعی نے بطور اوسکی ولیہ کے ایک انتقالنامہ نصف مکان خاندانی کا بحق مدعا علیہ تحریر کردیا۔ ایک نالش مین جو واسطے تنسیخ انتقالنامہ کے پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اس امر کا کہ اعتراض مدعا علیہ کا نسبت جواز تبنیت کے بے بنیاد تہا اور اسوجہ سے انتقالنامہ بلا بدل تہا بذمہ مدعی تہا۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۵۴) +

۲- کارتیکا متبنیٰ

کارتیکا متبنیٰ وہ ہوتا ہے جبکہ کچھ معاوضہ دیکر کے لڑکے کو تبنیت مین لیا جاتا ہے- یہہ اب ناجائز ہے اور عدالت ایسے معاہدہ کو نافذ نہین کر سکتی- (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۴۲) +

۳- کرتما متبنیٰ

کرتما لڑکا یا بنایا ہوا لڑکا کے صورت مین کوئی قید عمر کی نہین ہے اور نہ کوی رسومات ضروری ہین گود لینے والے کی درخواست اور متبنیٰ ہونیوالی کی رضامندی سے یہہ معاملہ فوراً ہو جاتا ہے- اور رضامندی اوس شخص کی جو گود لینے کیواسطے نامزد کیا گیا ہو عین حیات گود لینے والے کے حاصل کرنی چاہئے یہہ اپنے اصلی خاندان کے دعاوے کو زائل نہین کر دیتا ہے اور اوس سے کبھی علیحدہ خیال نہین کیا جاتا ہے- یہہ صرف فرمانبردار رہیگا اور جائیداد لے گا- ذاتی قابلیت ہائے جو دتکا متبنیٰ کیواسطے مطلوب ہین اسکے متعلق نہین بجز اسکے کہ متبنیٰ ہونیوالا متبنیٰ کنندہ کا ہم قوم ہو- +

نتیجہ ایسی تبنیت کا- کرتما لڑکا اپنے اصلی خاندان مین حقوق وراثت نہین کہو بیٹھتا اور اسکا رشتہ متبنیٰ کنندہ باپ سے ذاتی ہے وہ متبنیٰ کنندہ باپ کا وارث ہو سکتا ہے نہ اُسکے باپ کا یا اوسکے یکجدیان کا نہ اُسکی عورت کا نہ اُسکا لڑکا کوئی حق اوس جائداد مین پاتا ہے جو اوسکا متبنیٰ کنندہ باپ چہوڑ جائے اس طریق کا متبنیٰ سوائے ہتیلا کے اور مقام پر مروج نہین- (نمبر ۱۴ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

۴- دوای مکہائن

اسکے بموجب متبنیٰ اپنے اصلی خاندان سے جدا تصور نہین کیا جاتا اور اصلی باپ اور اُس باپ کا بھی جسنے گود لیا ہے وارث ہوتا ہے اور اس طور پر یہہ امتناع نہین ہے کہ اکلوتا بیٹا کسی کو گود نہ دیا جائے- اسکے دو طریق ہین- ایک یہہ کہ خاص قرار داد ہو جائے کہ لڑکا دونون باپ کا گنا جائیگا اُس صورت مین نت دوای مکہائن کہلائیگا- دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ لڑکے کے اصلی باپ کے ہان بعد ہو جانے موتراشی کے تبنیت عمل مین آئے اور اس لڑکے کو انت دوای مکہائن کہتے ہین اس صورت مین صرف عین حیات تک رشتہ رہتا ہے پھر متبنیٰ کی اولاد اصلی خاندان مین عود کرتی ہے اگر بعد مین صحیح النسب لڑکا پیدا ہو تو متبنیٰ کا اور اُسکا باپ کی جائداد مین بالمناصف حصہ ہے-

(دہرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۵۸) +

وراثت جائداد متبنی

متبنیٰ بنانیوالے باپ کی بیوہ متبنیٰ بیٹے کے لاولد فوت ہوجانے پر اپنی خاوند کی جائداد کی وارث ہوتی ہے۔ متبنیٰ بیٹے کی حقیقی والدہ اس جائداد مین کچھ حق نہین رکھتی جو متبنیٰ بنانیوالی باپ سے اوسکے بیٹے کو پہونچے۔ (نمبر ٧٤ سنہ ١٨٨٩ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ١٢ صفحہ ٢٤٤) +

باب - ٧ -

نابالغی اور ولایت

زمانہ نابالغی

دھرم شاستر بنارس اور متھیلا کے بموجب جبتک ١٦ برس کی عمر نہو جائے اوسوقت تک نابالغی رہتی ہے اور مسئلہ بنگالہ کے بموجب پندرھوین سال کا انجام نابالغی کی حد ہے (دھرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ٦٩) +

ولائیت

اگر باپ زندہ ہو تو وہ اپنی اولاد کا ولی جائز گنا جاتا ہے اور اگر وہ مرگیا ہو تو مان اگر وہ قابل ہو اوسکی عدم موجودگی مین - یا جبکہ وہ ناقابل ہو تو حق ولائت قریبی رشتہ داران کو پہونچتا ہے اور پدری رشتہ داران کو مادری رشتہ داران پر ترجیح ہے والدہ غیر صحیح النسب کی جائز ولی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ٨ صفحہ ١٧٩) +

مدعیہ نے جو ایک بیوہ قوم برہمن ہے اپنا طفل نابالغ غیر صحیح النسب مدعا علیہا سے دلاپانے کے لئے کہ جسکے سپرد اوسنے اوسکو وقت پیدائش سے کیا تھا نالش کی تجویز ہوئی کہ چونکہ یہ ثابت ہوا کہ مدعیہ بدوضع ہے - لہذا نالش صحیح طور پر ڈسمس کی گئی - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ١٢ صفحہ ٦٧) +

عورت خواہ نابالغ یا بالغ جبتک اوسکا بیاہ نہوا اپنی باپ کی ولائت مین رہتی ہے اگر وہ مرگیا ہو تو پدری اقارب جو رشتہ مین قریب ہون اوسکے ولی ہوتی ہیں بیاہ کے بعد عورت ماتحت اپنے شوہر کے خاندان کے ہوجاتی ہے - (دھرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ٧٠) +

پندرہ سالہ ہندو لڑکی کا خاوند اوسکا جائز ولی ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ١٧ صفحہ ٢٩٨) - لیکن جب کسی لڑکی کی عمر ٤ سالہ کی نسبت ہوئی ہو تو باپ مستحق حفاظت برخلاف اوس شخص کے ہے

جسکے ساتہہ اوسکا ناطہ ہوا ہو - (نمبر ۱۰ ا ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ہندو بیوہ کے رشتہ داران مستحق ہونے اولیاء بیوہ مذکور کے بہ ترجیح مساۃ کے رشتہ داران پدری کے ہین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۸ ۵ -) +

اگر نابالغ کے ولی حقیقی یعنے والدین یا مجازی زندہ ہون یا مُردہ ہر صورت مین حاکم وقت تمام نابالغون کی جایداد کا خواہ وے لڑکے ہون یا لڑکیان جائز و اعلےٰ ولی تصور کیا جاتا ہی - (دہرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۷) +

حق ولائت کب جاتا رہتا ہے

لڑکا اپنے باپ کے مذہب پر قیاس کیا جاتا ہے - اگر باپ تبدیل مذہب کرے تو اپنی اطفال پر حق ولائت نہین رکہتا وہ اُس صورت مین بہی اپنا حق کہو دیتا ہے جبکہ اپنے لڑکے کو نسبنیت مین دیدے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱) +

والدہ دوسری شادی کرنے سے اپنا حق ولائت ضائع کر دیتی ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۵ -) +

اگر ولی ہی تبدیل مذہب کرلے تو نابالغ کو اوسکی ولائت سے نکالا جائیگا - اگر نابالغ مذہب تبدیل کرلے تو وہ ولی کی حفاظت سے نہین نکالا جائیگا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۱) +

تقرری ولی بذریعہ عدالت

ذاتی ولائت مابین دو اشخاص کے تقسیم نہین ہو سکتی - اسطرح کہ ذاتی حفاظت ایک کو اور دوسرے کو ایک مُعین رقم واسطے گذارہ کے ادا کرے اور اُسے ایک علیحدہ اختیار بغرض تعلیم اور انتظام شادی نابالغ کا رہے - (نمبر ۴۴ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ولائت کے مقرر کرنے مین عدالت کو بڑا وسیع اقتضائی رائے حاصل ہے اور ایسا اقتضائے رائے بجوالہ اُس انتظام کے استعمال کیا جانا چاہئے جو معلوم ہو کہ نابالغ کے فائدہ کیواسطے اغلب ترین ہوگا - (نمبر ۲۶ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

اقتضائے رائے یہہ ہی کہ ایک مضبوط اور قرین عقل مرضی پر عمل کرنیکے لئے یہہ ضروری ہوگا کہ عدالت اسی قاعدہ پر عمل کرے کہ سرپراہ قانونی کو ترجیح دینی چاہئے - بجز اُس صورت کے کہ وہ اپنا منصب بجا لانیکے ناقابل ہو جسکی بسبب کسی ثابت شدہ کمزوری جسمانی یا عقلی یا بباعث کسی بد چلنی اخلاقی کے بجالانیکے ناقابل ہو جس سے یہہ ضرور ہو جائے کہ خبر گیری ذات شخص نابالغ کی اوسکے حوالہ نہین کرنی چاہئے - مثلاً فرض کرو کہ کوئی نیک ولی یا مہربان دوست یا رشتہ دار اسوجہ پر ایک طفل کو محافظت والد سے ہٹانا چاہتا ہی کہ

حیثیت سائل یا عام چال چلن سائل اسکو واسطے سپرد کئے جانے خبر گیری شخص نابالغ کے زیادہ قابل بناتی ہے بہ نسبت اسکے باپ کے کہ لڑکے کا قدرتی ولی ہے کیا پہر سچ مجلس وضعان قانون و آئین کی یہ منشا ہو سکتی ہے ؟ کہ ایسی صورت مین صرف بالمقابل قابلیت سایل اور قانونی و قدرتی ولی طفل کے سوال ولائیت کا تصفیہ بموجب بے قید فیصلہ صدر عدالت دیوانی ابتدائی ضلع کے کیا جائے - دنمبر ۶ ۴ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

جہانتکہ بہت سے اشخاص ولائیت کے دعویدار ہون تو مفصلہ ذیل امور پر غور ہونا چاہیئے : -

(۱) کونسے فریق کو اگر اُن مین سے کسی کو حق حاصل ہو بادی النظر مین حق قانونی ولائت نابالغ کا جسکی حفاظت کا تنازعہ ہے حاصل ہے +

(۲) کیا کوئی وجہ ہے ؟ کہ کیون وہ شخص جسکو حق قانونی حاصل ہے حق مذکور سے محروم کیا جائے +

(۳) اگر کسی فریق کو بہی کوئی حق حاصل نہین ہے تو کونسے فریق کو سب سے زیادہ لیاقت ہے کہ خبر گیری شخص نابالغ کی اپنے ذمہ لے - +

مقدمات جنمین دعوے ولائیت نابالغ کا ہو سپرد ثالثان نہین ہو سکتے - نمبر ۲۱ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک معاہدہ جسکے رو سے والدین ایک نابالغ بچہ نے جسکا مذہب یہودی تہا اپنے بچہ کو ایک پادری گرجا گہر انگلستان کو واسطے خاص سبب کے خاص شرائط پر سپرد کیا ہو بموجب دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء کے کالعدم ہے دنمبر ۱۴ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - سائلہ نے جو اسوقت ایک بیوہ اور نیٹو کرسچن تہی اپنے اطفال ایک پادری کے جو ایک مشن کا مہتمم تہا حوالہ کردئے تہے اور اُسوقت ایک اقرار نامہ اسٹامپ کے کاغذ پر لکہدیا تہا جسکے ذریعہ سے یہہ اقرار کیا گیا تہا کہ اطفال مذکور مشن کے اہتمام مین رہین اور مشن اونکی پرورش اُسوقت تک کرے جبتک کہ وہ اٹہارہ اٹہارہ برس کے ہوجائین - اور اگر مذکورہ بیوہ اونکو واپس لے لیوے تو وہ خرچ جو اسوقت تک خرچ ہو گیا تہا معہ خرچہ پرورش اطفال واپس کردے بعد مین والدہ نے جو پہر مسلمان ہو گئی تہی درخواست ہذا پیش کی - قرار پایا - کہ سایلہ اپنے نابالغ اطفال کی حوالگی کی مستحق تہی - کیونکہ یہہ معلوم ہوا کہ وہ ایک ناقابل الزام چال چلن کی عورت تہی اور وہ اونکو پرورش کر سکتی تہی اور کرنا چاہتی تہی اور اس طریقہ مین اونکو تعلیم کر سکتی تہی جو اونکے رتبہ زندگی کے مساوی تہا - نیز مسماۃ مذکورہ انکی مذہبی تعلیم پر قابو رکہنے مین بہتر حیثیت مین تہی بہ نسبت مدعا علیہ کے جو اس مذہب سے مختلف مذہب رکہتا ہے جو اطفال کے باپ کا تہا مقدمہ کی

مذکورہ بالا رائے کے لحاظ سے بوجہ حقوق نابالغان نہایت سود مند ہوگا۔ کہ وہ انکے والدہ کے حوالہ کئے جاوین جو بوقت وفات پدر نابالغان طبعی ولی تہی اور ایک مشروط علم تقرری کا بحق سائلہ صادر کیا جانا چاہئے بلالحاظ سوال نسبت اس امر کے کہ آیا غیر تسفیہ شدہ دعاوے مابین رسپانڈنٹ اور سائلہ کے جو بہ تعلق موجودہ حوالگی نابالغان اور سائلہ کے سابقہ کارروائی سے پیدا ہوتے ہین موجود ہین اور تقرری مذکور کا حصر اس امر پر نہونا چاہئے کہ آیا وہ ایسے دعاوی کا ایفا کر سکتی ہے یا وہ انکے ایفا کرنے پر رضامند ہے۔ (نمبر ۱۵ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ ایک غیر شخص صرف اُسی صورت مین ولی ہو سکتا ہے اگر بہ صاف طور پر ثابت ہوجائے کہ نابالغ کے اپنے خاندان کے ارکان اسکے سرپرستی کی قابلیت نہین رکہتے۔ (نمبر ۸۷ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔) +

اختیار ولی | نابالغ اپنے ولی کے افعال کا پابند ہے جو کہ نیک نیتی سے اور اوسکے حقوق کے واسطے کئے جاوین اور ایسے حالات مین کئے جاوین کہ نابالغ اگر بالغ ہوتا تو اوسے معقول وجہ پر کرتا۔ مشہور مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے منفصلہ پریوی کونسل (مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳) ولی کے اختیارات کی بابت ہے جسکے اصول پر چیف کورٹ نے قرار دیا۔ کہ ایسا قرضہ جسے کسی ہندو نابالغ کے ولی واقعی نے جائداد نابالغ کے فائدہ کے لئے نیک نیتی سے حقوق نابالغ کا قرار واقعی لحاظ رکہکر عائد کیا ہو اسکی نسبت نابالغ سن بلوغ کو پہونچکر بدینوجہ معترض نہین ہوسکتا کہ ولی مذکور جسنے منجانب نابالغ عمل کیا تہا ایسا ولی نہ تہا جو جائز طور پر بموجب قانون کے مقرر ہوا ہو۔ (نمبر ۷۳ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔)۔ دیکہو متعلق اسکے انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۶۲ و جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۴ و جلد ۱ صفحہ ۳۳۵ و جلد ۹ صفحہ ۳۴۰ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۶۷ و نمبر ۱۴۱ ۱۸۸۳ء و نمبر ۴۵ و نمبر ۱۹۲ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و ٹیگور لا لیکچر ۱۸۷۷ء صفحہ ۳۳۱ - +

بار ثبوت اس امر کا کہ انتقال منجانب ولی ضروری تہا اور واسطے فائدہ نابالغ کے تہا منتقل الیہ پر پڑتا ہے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۶۴) +

معاملہ جو فریبی اور کارسازی اور نقصان دہ بہ جائداد نابالغ کا ہو منسوخ کیا جائیگا۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۵۴) +

درحالیکہ ایک ولیہ نے جائداد اپنے پسر نابالغ کی بذریعہ ایک بیعنامہ کے جس مین اُسنے اپنے تئین بطور

ولیہ اُسکی تحریر نہین کیا تہا منتقل کی ہی تجویز ہوئی - کہ یہہ تحریر نہ کرنا کچھ اہم نہین ہے - کیونکہ دستاویز سے ظاہر ہے کہ جس شئے کی بابت بیع عمل مین آئی ہی - وہ جائیداد نابالغ کی تہی ایک بیوہ نے کہ وہ ولیہ اپنے پسر نابالغ کی تہی اور بعد وفات اپنے شوہر کے نہائیت مفلسی کی حالت مین رہ گئی تہی - کُل جائیداد نابالغ کی لعوض کم از ایک ربع اصل قیمت بازاری کے بذریعہ ایک بیعنامہ کے فروخت کر دی جس مین یہہ تحریر کیا کہ بیع واسطے پرورش و شادی نابالغ کے کی گئی - یہہ امر تجویز ہوا تہا کہ مشتری نے ولیہ کی مفلسی کی وجہ سے قابو پاکر بیع کرا لی تہی اور کسی امر سے ثابت نہوتا تہا کہ اوسنے جائیداد خرید کرنیکے وقت اطمینان اپنا نسبت وجود واقعی اُن ضرورتوں کے جنکے لئے عمل مین آنا بیع کا ظاہر کیا گیا تہا کر لیا تہا - تجویز ہوئی - کہ خود تذکرہ اغراض مندرجہ دستاویز شہادت ضرورت انتقال کی نہین ہے اور نیز کہ خود حالت مفلسی نابالغ سے ایک کافی ضرورت جائیز واسطے ایسے انتقال کے قائم نہین ہوتی - بموجب دہرم شاستر کے شادی نابالغ شائد ایک وجہ صحیح واسطے انتقال جائیداد نابالغ منجانب ولیہ کے ہو سکتی ہے لیکن اسکی وجہ سے عدالت ایکوئیٹی کو کسی ایسے معاملہ کا بحال رکہنا جو صریحاً نا عاقبت اندیشی اور بے پروائی کے ساتہہ ہوا جائیز نہین ہو سکتا - سب سے عمدہ معیار یہہ ہے کہ اگر نابالغ بالغ ہوتا تو آیا وہ خود ایسا انتقال بطور معقول اور بنظر عاقبت اندیشی کے کرتا؟ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱۴) +

فار غخطی جو ایک ولی نابالغ نے فوراً بعد بالغ ہونیکے لکہا لی ہو مشتبہ سمجھی جاتی ہے حالات سے ظاہر ہونا چاہئے کہ نابالغ نے خوب سمجھ کے عمل کیا اور ولی نے بالکل نیک نیتی سے کام کیا - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱) +

اگر بوجہ کسی نالش مرجوعہ نابالغ کے ایسا انتقال منسوخ ہوجائے تو مشتری مستحق اسکا ہے کہ جسقدر روپیہ منجملہ زرثمن کے مدعی کے فائدہ کے لئے صرف ہوا مدعی سے واپس پائے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱۴) +

تصدیق | معاملہ جسکی بابت رضامندی اور تصدیق نابالغ بعد بلوغ کے کرے اوسپر قابل پابندی ہے لیکن بعد بلوغ بہت عرصہ تک کسی انتقال کی نسبت جو ولی نے کیا ہو انکار نہ کرنا داخل تصدیق نہین - (ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۴) - ۱۸۷۵ء مین مدعی نے جبکہ وہ نابالغ بعمر ۱۵ سال تہا - اپنے دعوے متعلقہ جائیداد سے بعوض مبلغ بارہ ہزار روپیہ دست برداری کی - اب نامبردہ نے بیان کیا ہے کہ مینے یہہ خیال کیا تہا کہ مین دستبرداری صرف بحق اُس وارث مدعا علیہ کے کرتا ہون جو ۱۸۸۳ء مین فوت ہوا - اور جو ۱۸۶۷ء سے قابض جائیداد تہا - مدعی ۱۸۷۸ء مین بالغ ہوا - تجویز ہوئی - کہ اگر یہہ فرض کیا جاوے کہ وقت تحریر دستبرداری

مدعی نابالغ بعمر ۱۵ سال تہا۔ تاہم یہہ قیاس نہین ہوسکتا کہ نامبردہ نے اوسکا مضمون نہ سمجہا ہو یا اوس کے دریافت کرنے سے اوسوقت قاصر رہا ہو جبکہ ۱۸۷۵ء مین بالغ ہوا۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)

باب - ۸

اقسام جایداد

جائداد دو قسم کی ہے۔ مشترکہ یا غیر مشترکہ۔ پہر ہرایک کے دو حصے ہین۔ منقولہ۔ اور غیر منقولہ۔ پہر ہرایک کے اور دو حصے ہین۔ جدی و مکسوبہ +

جایداد مشترکہ — علاوہ جایداد جدی کے وہ جایداد جو مشترک سرمایہ سے۔ یا مشترک محنت سے حاصل کی جائے مشترکہ جائداد کہلاتی ہے خواہ جائداد جدی کی ایزادی ہو یا بلا امداد جایداد مشترکہ حاصل ہوئی ہو۔ +

کوئی شہادت اس امر کے ثبوت کی نہین ہے کہ فریقین ایک معمولی تجارتی شراکت کے جسکا انحصار معاہدہ پر تہا ارکان تہے۔ اگر بیٹون کا حق اس کوٹہی مین باپ کے ساتہہ مشترک تہا تو ظاہراً صرف اس وجہ سے تہا کہ وہ ایک غیر منقسم خاندان کے جو اس حیثیت مین کاروبار کرتا رہا شریک تہے۔ اگر خاندانی کوٹہی کی جایداد تین ارکان ساوی کی سعی سے بلا امداد کسی اور سرمایہ کے بجز اسکے کہ جو انہون نے خود پیدا کیا تہا حاصل ہوئی تہی تو بلاشک کوٹہی کی جائداد معہ اور سرمایہ کے جو اس مین جمع ہوتا رہا مکسوبہ جایداد ہوگی گو اس مین حق ملکیت بالاجمال ہو اور تقسیم کے وقت یہ جایداد کل ارکان کے قبضہ مین مکسوبہ سمجہی جائیگی باوجودیکہ ان مین سے ایک شخص دو دیگر ارکان کا باپ بہی ہو۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ - و ۴۴۵) +

جو جایداد کہ اصل مین مکسوبہ تہی مشترکہ ہوسکتی ہے۔ اگر مالک نے ارادتاً اسے سرمایہ مشترکہ مین اسکے متعلق اپنے علیحدہ حقوق ترک کرنیکی نیت سے ڈالدیا ہو۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۵۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲) +

مکان جو زمین مشترکہ غیر منقسمہ پر ایک حصہ دار بنائے وہ تمام حصہ داران کا مشترکہ سمجہا جاتا ہے۔ (نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)۔ جہان دولت جو تجارت مین کسی شخص نے جمع کی ہو بقبضہ اس شخص کے موروثی ہونا بیان کی گئی ہو تو اس امر کا ظاہر کرنا کافی نہین ہے کہ اسکو کوئی جائداد وراثتاً ملی بلکہ یہہ ظاہر کرنا چاہئے کہ وہ

جائداد جو ورثاً ملی اسی کے ذریعہ سے یہہ دولت زیادہ تر مجتمع ہوئی - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۳) +

واپسی جائداد ایک شخص نے جو جدی جائداد واپس حاصل کی ہو اور وہ بطور خود پیدا کردہ کے خود کو اوسکا مستحق خیال کرتا ہو اوسکو یہہ ظاہر کرنا ضرور ہے کہ جائداد شخص غیر کے قبضہ مین چلی گئی تہی اور وہ برخلاف خاندان کے قبضہ مخالفانہ رکہتا تہا اور خاندان کی نیت واپس کرنیکی نہین تہی - اور نیز واقعی واپسی قبضہ کی ہونی چاہئے نہ صرف حاصل کرنا ڈگری قبضہ کا - (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰) +

عطیہ گورنمنٹ جو بعد ضبطی واپس ہوا ہو - اوس مین حق پیدائش سے نہین ہوتا ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۲۰) +

بار ثبوت :- جہان ایسی جائداد جدی ہو جسکے ذریعہ غالباً اور جائداد حاصل کی گئی ہو تو جو شخص خود پیدا کردگی بیان کرے اسکو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ وہ بلا امداد جائداد خاندان کے پیدا کی گئی ہو - (نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۵) اور اس قیاس کی تردید صرف اس طور پر نہین ہو جاتی کہ جائداد ایک رکن خاندان کے نام سے خریدی گئی اور اوسکی بابت اسکے نام کی رسیدین ہین - (مور ز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۲) +

زوجہ بسبب ممبر خاندان مشترکہ ہونیکے اُس جائداد کی نسبت جو اوسکے نام ہو وہی حیثیت رکہتی ہے جو کہ اُسکا خاوند نسبت اُس جائداد کے رکہتا ہو جو اوسکے نام ہو اور نسبت خاندان مشترک کے اسکی نسبت ایسا ہی قیاس کیا جائیگا جیسا کہ اُسکے خاوند کی نسبت ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۶) +

جہانکہ ایک ممبر نے کسیقدر اراضی افتادہ متروکہ کو لیکر کے کاشت کیا - تجویز ہوا کہ صحیح معیار اس امر کا کہ آیا اراضی مذکور مکسوبہ خاص ہے یا نہین اور وہ بذریعہ سرمایہ خاندانی کے کاشت کی گئی یا بذریعہ سرمایہ مکسوبہ خاص کے بار ثبوت اون اشخاص پر ہے جو بیان آخر الذکر کرین - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱) +

اصلیت جائداد مشترکہ ایک شریک خاندان مشترکہ نالش بواسطے حصہ منافع جائداد خاندان مشترک کے اُسوجہ سے نہین کر سکتا - کہ تاوقتیکہ تقسیم عمل مین نہ آوے اسکا حصہ متعین نہین ہوتا ہے - جائز ہے کہ وہ نالش واسطے تقسیم جائداد مذکور کے کرے - بجز اسکے کہ از روئے رواج خاندان یا قانون خاص کے جائداد مذکور ناقابل تقسیم ہو اور اوسوقت مستحق تفہیم حساب ہوتا ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۳) +

آمدنی جائداد مشترکہ کی شاملاتی اغراض مین صرف کی جائیگی اور مطابق حصہ ہر ایک ممبر کے صرف کی جائیگی

دموزز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۸۹) +

مشترک جائداد جدی مین ایک حصہ دار شریک کا قبضہ تمام کا سمجھا جاتا ہے جو حصہ دار قابض نہو اسکو یہ ثابت کرنیکی ضرورت نہین ہے کہ خاندان بطور ایک ہندو خاندان مشترکہ کے بسر کرتا تہا یا یہہ کہ اوسنے جائداد کی آمدنی کا حصہ لے لیا ہے - حصہ دار قابض کو دکہلانا چاہئیے کہ دیگر حصہ دار بارہ سال سے زیادہ عرصہ سے بیدخل ہین یا وہ اپنا حق ترک کر چکے ہین - (نمبر ۱۸ اا سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک اخراج تمام جدی جائداد سے ممانعت بوجہ تمادی ایام کے پیدا کرنیکے لئے ضروری نہین ہے جبتک کہ جائداد پر بطور غیر منقسمہ جائداد خاندانی کے قبضہ رہے تب تک میعاد اس رکن کے برخلاف گذرنی شروع نہوگی جو اپنے حصص سے خارج نہین کیا گیا ہے - لیکن جس صورت مین کہ سوال یہہ ہے کہ آیا جائداد مذکور پر در اصل اسطرح قبضہ ہے - تو اس امر کی کوئی وجہ نہین ہے کہ کیون میعاد سب سے اولین تاریخ سے گذرنی شروع نہونی چاہئے - جبکہ جائداد مذکور کی نسبت یہہ ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اسپر در اصل شخص قابض کا خاندان کے دیگر ارکان کے مخالف قبضہ تہا - یہہ امر کہ یہ ممکن ہے کہ وہ دیگر جائداد پر قابض ہون جیسے ضروری ہے کہ نامبردگان اگر وہ تقسیم کے دعویدار ہون تقسیم کے اندر آنے دین اہم نہین ہوگا جسپر غور کیا جاتا ہے - وہ وہ جائداد ہے جو مدعی کے قبضہ مین نہین ہے جس مین وہ ایک حصہ کا دعویدار ہے - (نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

تجویز فیصلہ پریوی کونسل سے بحال رہا جسنے شہادت پر تجویز کیا کہ حقیقت مین تقسیم ہو چکی تہی گو دستاویز تقسیم تحریر نہین ہوئی تہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲) +

جائداد جدی از روئے دہرم شاستر اس امر کے دریافت کرنے مین کہ جائداد جدی کے کیا معنی ہین یہہ دیکہنا چاہئے کہ جائداد اپرتی بندہ (ناقابل حجب) یا سپرتی بندہ (قابل حجب) کے طور پر پہونچی ہے؟ متاکشرا مین ان الفاظ کی اسطرح تشریح ہے - باپ - دادا کی جائداد اسکے بیٹے یا پوتون کی ملکیت باستحقاق انکے بیٹے یا پوتے ہونیکی ہوجاتی ہے - یہہ میراث ناقابل حجب ہے - اور جائداد جو چچاؤن یا بہائیون کو مالک کے مرنے پر در صورت نہونے اولاد کے پہونچتی ہے میراث قابل حجب کہلاتی ہے - جائداد جو بذریعہ وراثت اپرتی بندہ کے حاصل کی جائے وہ جائداد جدی ہے اور جو جائداد بذریعہ وراثت سپرتی بندہ کے حاصل کی جائے وہ جائداد جدی نہین ہے پس جائداد جدی وہ ہے جو ایک شخص کو

جد مستقیم کیطرف سے تین پشتون کے اندر مورث اعلےٰ سے وراثتاً ملی ہو اور اوسپر وہ شرکت اپنی اولاد ذکور کے قابض ہوتا ہے مگر جو جائداد کہ اوسکو قرابت داران یکجدی مثلاً بہائی - بہتیجے - چچا زادے یا چچا تو ورثہ مین ملی ہو وہ جدی جائداد نہین ہے اور نظر بران اوس جائداد مین اوسکی اولاد بطور حصہ داران شریک نہین اور اُس جائداد کے تصرف یا انتقال کی نسبت کسی قسم کا اعتراض نہین کر سکتی اور نہ اُسکو اُس جائداد مین سے کوئی حصہ دینے کے لئے مجبور کر سکتی ہے - اس اصول کے مطابق جو جائداد کہ کسی شخص کو عورت کے ترکہ مین ملی ہو یا کسی عورت کے ذریعہ سے مثلاً لڑکی کے لڑکے کو یا جو اوسکو کسی اور مورث سے جو تین پشت سے زیادہ رشتہ مین بعید ہو یا جو اپنے گورو سے ترکہ مین ملی ہو یا کسی ہم سبق طالب علم سے یہ کل جائداد جدی نہین ہے اور جو جائداد کہ بلحاظ کسی شخص کی اپنی اولاد کے جدی اور مشترکہ ہے وہ اُس کے قرابتیون کے واسطے مشترکہ نہین تصور ہو سکتی - کیونکہ اُنہین حق وراثت پیدائش سے حاصل نہین ہوتا ہے مگر یہہ امر لازمی نہین ہے کہ جائداد متنازعہ اوس مورث کی جدی ہو جسکے ترکہ مین پہونچی ہے - اسکی علیحدہ یا مکسوبہ جائداد ہونے سے کسی قسم کا نقص عاید نہین ہوتا - اگر اسکا ایک درجہ ہی تنزل ہو گیا ہو تو اُس کی اصلیت سے کچھہ بحث نہین - نیز کل بحث جو جائداد جدی سے ہو اور جو شئے خرید کردہ منافع جائداد جدی کی آمدنی یا اُسکے بیع سے حاصل ہو وہ انہین قواعد کی پابند ہو گی جو اصل سرمایہ ہے جس سے وہ حاصل کی گئی متعلق ہین (دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۹) ✢

اراضی شاملات جو تقسیم ہو کر حصہ مین آئی ہو اُسکی حیثیت ویسی ہی ہوتی جیسے اُس اراضی کی جسکے سبب سے وہ حصہ مین آوے - (نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✢

جبکہ جائداد جدی متعدد مالکان مشترکہ پر تقسیم ہو گئی ہو تو اس مین شک نہین کہ اگر اُن مین سے کسی کی اولاد بوقت تقسیم زندہ ہو تو جو حصہ کہ اُسے ملا ہے بلحاظ اوسکی اولاد کے وہ حصہ اوسکے قبضہ مین جائداد جدی متصور ہو گا - کیونکہ اسکی اولاد کو اس حصہ کی نسبت حقوق حاصل ہو چکے تہے - اور تقسیم سے صرف علیحدہ ہونیوالے ارکان کے حقوق کی تفریق ہو جاتی ہے - باپ اور اُسکی اولاد مشترکہ ہی رہتی ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲) ✢

مگر اس بارہ مین صاف رائے نہین ہے کہ آیا یہہ قاعدہ اس حالت مین بہی متعلق ہو گا جبکہ قبل از پیدا ہونے اولاد کے تقسیم ہو گئی ہو - جو جائداد کہ مورث سے بطور ہبہ یا وصیت کے ملے وہ بہی بلحاظ اولاد

تحصیل کنندہ کے جدی سمجھی جائیگی۔ (سدرلینڈ ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۷ و ۲۳۔ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰ و ۵۵) +

وہ پسر جسکے لئے اوسکا باپ اپنی جائیداد مکسوبہ بذریعہ وصیت نامہ کے چھوڑے جائیداد کو بموجب وصیت نامہ کے پاتا ہے نہ بذریعہ وراثت کے اور چونکہ جو جائیداد کہ بذریعہ وصیت نامہ کے حاصل کی گئی ہو۔ دہرم شاستر میں موہوبہ متصور ہوتی ہے۔ لہذا وہ جائیداد بقبضہ پسر مکسوبہ متصور ہوگی اور قابل تقسیم نہ ہوگی۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸) +

جب ایک شخص کو ایک حصہ جدی جائداد کا ملا جو اوسوقت کل مالیت کی حد تک رہن تہا اور جسکو اوس نے اپنی کمائی سے فک الرہن کرانا تہا۔ تجویز ہوئی۔ کہ جب جائیداد رہن سے بری ہو تو جدی سمجھی جائیگی۔ (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰) +

جو جائیداد دراصل کسی مورث اعلےٰ کی ملکیت ہو وہ جائیداد غیر جدی اسوجہ سے نہین ہو جاتی کہ وہ اُس مورث اعلےٰ کی اولاد مین ایک شخص کو محض وراثت کی بجائے کسی قریبی رشتہ دار کے ترک کر دینے کے ذریعہ پہونچی ہو (نمبر ۱۳ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بار ثبوت — جائیداد غیر منقولہ جو کسی شخص کے قبضہ مین ہو اوسکی نسبت یہہ قیاس نہین ہو سکتا کہ وہ مورث اعلےٰ سے ورثہ مین پہونچی ہے اور بار ثبوت اس امر کا کہ جائیداد جدی ہے اوسپر ہوتا ہے جو جدی ہونا بیان کرے۔ (نمبر ۲ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جائیداد مکسوبہ — کوئی امر مانع نہین ہے کہ کوئی ممبر مشترک خاندان اپنی حاصل کردہ جائداد کو نہ لے سکے اور جائیداد مکسوبہ ایک ممبر کی جائیداد مشترکہ نہین ہے تاوقتیکہ وہ جائیداد بامداد سرمایہ مشترک کے نہ حاصل کی جائے (نمبر ۵۹ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مصنف متاکشرا مال مکسوبہ کی اسطرح تعریف کرتا ہے کہ جو کچھ ایک شریک نے بطور خود بلا ضرر میراث باپ کے حاصل کیا ہے یعنی بطور تحفہ کے دوست نے یا بطور عطیہ شادی کے موقع پر اُس سے شرکا کا تعلق نہین ہے نہ وہ شخص جسنے ایسی جائیداد جدی کو جسے کوئی شخص لے گیا ہو واپس لیا ہے دیگر شرکاء کو دینے کا ذمہ دار ہے اور نہ وہ مال جو بذریعہ ہنر کمایا گیا ہے۔ اصل معیار یہہ ہے کہ جائیداد ایسی ہو کہ بلا ضرر میراث باپ کے حاصل کی گئی ہو۔ پس جو کچھ کہ ایک دوست نے بطور تبادلہ اُس مہربانی کے جو اوسپر کہ

پدری کے خرچ سے کی گئی ہو دیا ہو یا جو مال کہ شادی کے موقعہ پر جو طریق اسریا اُسی قسم کے مطابق ہوی ہو وصول ہوا ہو - یا جو حصہ جائداد جدی کا باپ کے مال کے خرچ سے واپس حاصل کیا گیا ہو - یا جو کمائی کہ علم و ہنر سے جو کہ دولت جدی کے خرچ پر تحصیل کیا گیا تہا حاصل ہوئی ہو اُس سب مین کل برادران اور باپ ... وارہین - جو جائداد علیحدہ کوئی شخص خاندان غیر منقسم ہندو بلا امداد زر شترکہ کے حاصل کرے وہ اسکی جائداد مکسوبہ ہے - اور ستوجب تقسیم نہین ہے - لیکن ترقی و اضافہ جائداد خاندان بذریعہ کوشش یکے از اہل خاندان کے ستوجب تقسیم ہے - اُن اقوال دہرم شاستر سے جو متعلق حصول جائداد بذریعہ علم ہین - یہہ قاعدہ دہرم شاستر سے ثابت ہوتا ہے کہ معمولی فوائد جو بذریعہ علم حاصل کئے جائین اوس صورت مین قابل تقسیم تہا جب علم مذکورہ خرچ خاندان سے سکہلایا گیا ہو اور اوس وقت مین حاصل کیا گیا ہو جب پرورش خاندان سے ہوتی ہے جبکہ علم اون اشخاص کے خرچ سے سکہلایا گیا ہو جو خاندان شخص حاصل کنندہ مین داخل نہون تو دوسری صورت ہوتی ہے - جب اقوال دہرم شاستر مین اُن فوائد کا ذکر ہوتا ہے کہ جو بذریعہ علم حاصل کئے جائین تب مقصود اوس خاص تعلیم سے ہوتا ہے کہ جو کسی پیشہ کی دی جائے جو خاص بذریعہ حصول ہوا اور نہ عام تعلیم ابتدائی سے کہ جو بذریعہ حصول جملہ علوم ہے لہذا جائداد مکسوبہ جج ماتحت جسنے تعلیم ابتدائی خرچ خاندان سے پائی تہی - لیکن واقفیت قانون و ضابطہ دیوانی بلا مدد مذکور کے حاصل کی تہی ناقابل تقسیم ہے - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵) +

چونکہ مدعیان نے صرف ابتدائی تعلیم اپنے خاندان مین پائی لہذا انکی کمائی انکے پیشہ کا کنی کی مکسوبہ خاص ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲) +

جو جائداد کہ ایک شخص کو نانا سے ملی ہو وہ اوسکی مکسوبہ ذاتی نہین - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۲ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱) +

جائداد ناقابل تقسیم سے جو یافت ہو اُسے شخص قابض جسطرح چاہے صرف کر سکتا ہے - وہ کل اوسکا مال مکسوبہ ہوگا - (دہرم شاستر مین صاحب دفعہ ۲۶۱) ۲

بار ثبوت جب جائداد موروثی ہو کر جسکے ذریعہ سے دیگر جائداد حاصل کی گئی ہو تو ثبوت اس امر کا کہ وہ بلا امداد جائداد خاندان کے حاصل کی گئی ہے بذمہ اوس شخص کے ہے کہ جو اوسکو مکسوبہ خاص بیان کرے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵) +

باب-۹
خاندان مشترک

ابتدا مین ہر ایک خاندان مشترکہ ہی نہ تہا بلکہ اوسکی جایداد بہی قابل تقسیم نہ تہی - قانونی قیاس ہے کہ ہر ایک ہندو کا خاندان مشترک ہے اور غیر منقسمہ کاروبار ہے اور ایسا ہی اور باتون مین ہے - (نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -)+

قیاسات اس امر کی نسبت کہ ایک ہندو خاندان کی جائداد جو مورث اعلے سے پہونچی ہو تاوقتیکہ علیحدگی ظاہر نہ کی جائے ایک مشترک جایداد رہتی ہے - اس قسم کے قیاسات امر واقع کے ہین - جن کی بابت دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ شہادت مین حکم ہے ایسا قیاس اُس امر واقع کی ثبوت کے ذریعہ سے ضعیف ٹہرایا جاسکتا ہے بلکہ اُسکی تردید کی جاسکتی ہے جس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جایداد مذکور پر بذریعہ ملکیت علیحدہ قبضہ ہے گو شہادت ایک باضابطہ تقسیم کی نہ بہی ہوتا ہم یہہ امر ممکن ہے کہ خاندانی جایداد کی ضرور تقسیم ہوئی ہو درحالیکہ دیگر ارکان اکٹھے رہتے ہون - (نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)+

جس درجہ کا وزن اُسکو دیا جائیگا یا جسقدر ثبوت اسکے استرداد کے لئے مطلوب ہوگا یہہ دونو امور ہر مقدمہ کی صورت حال پر منحصر ہونے چاہئین اور نیز اوس طریق پر جسکے مطابق اصول مذکور کے متعلق کرنیکی استدعا ہی پس جہانتک ایک مقدمہ مین (جو اُس جایداد کا قبضہ حاصل کرنیکے لئے دائر کیا گیا تہا جسکی نسبت بیان کیا گیا کہ وہ مدعیان اور اونکے چچا متوفی کی مشترک ملکیت قرار دی گئی ہے اور جو بظاہر ایک رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ سے چچا نے اپنی جورو کے نام منتقل کردی تہی) یہہ بات قائم ہوگئی کہ اس جایداد مین سے کچہہ جایداد جدی تہی اور یہہ تنازعہ نہ کیا گیا تہا کہ کبہی اوسکی تقسیم بپیمایش اور حدبندی سے ہوگئی تہی - یا یہہ کہ مدعیان کا زمین حصہ نہین رہا تہا بلکہ تنازعہ یہہ تہا کہ اوسکے حصص اسطرح تحقیق کئے گئے تہے اور اسطرح اُسکے ساتہہ برتاؤ کیا گیا تہا کہ اوسکی مشترک غیر منقسمہ جایداد کی حیثیت قائم نہین رہی اسصورت مین حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ معمولی گمان غالب کو اُسکا پورا زور دیا جاوے اور بار ثبوت ظاہرا انپر پڑتا ہے جنہون نے ظاہر کیا کہ جو جایداد کہ ایکدفعہ ایک خاندان کی جدی مشترک و غیر منقسمہ تہی وہ بعد ازان اور طور پر جدا ہوگئی - (نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء

پنجاب ریکارڈ دیوانی) - لیکن جو قیاس کہ نسبت ہونے خاندان مشترک کے کیا جاتا ہے وہ نسبت جائیداد کے نہیں کیا جاتا ہے اور دعویدار کا یہہ کام ہے کہ جائیداد کا مشترک ہونا ثابت کرے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۱)

اگر کسی خاندان کا کسی وقت میں مشترک ہونا ثابت کیا جائے تو تا وقتیکہ واقعی جدا ہونا ثابت نہ کیا جائے اوس خاندان کو مشترک سمجھا جائیگا مگر یہ قیاسی قاعدہ حسب حال نہیں ہوتا - اگر یہہ امر تسلیم کیا جاوے کہ جزوی تفرقہ اُس خاندان کے ایک جزو ہونے میں پڑ چکا ہے - ایسی حالت میں کوئی قیاس کسی طرف پیدا نہیں ہوتا کہ باقیماندہ ارکان اُس خاندان کے مشترک رہے یا علیحدہ علیحدہ ہو گئے - (نمبر ۴۳ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

قیاس تائید اس امر کے کہ ایک مشترک خاندان ہنود بالاشتراک رہتا ہے بعد اسکے متعلق نہیں ہوسکیگا جبکہ یہہ تسلیم کر لیا جائے کہ ایک دفعہ خاندان مذکور کی علیحدگی وقوع میں آئی ہے - (نمبر ۴۱ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

علیحدگی ایک شریک خاندان مشترک سے خواہ مخواہ علیحدگی مابین دیگر شرکاء کے پیدا نہیں ہوتی نہ خاندان عموماً جدا ہو جاتا ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۷) +

کون رکن ہیں

مشترک خاندان اُسوقت کہتے ہیں کہ جب اہالیان خاندان پرستش و جائیداد میں مشترک ہوں اور خور و نوش و بود و باش میں بھی شریک ہوں مگر بمحض خور و نوش و بود و باش علیحدہ ہونے سے خاندان غیر مشترکہ نہیں کہلاتا ہے - اسوجہ سے کہ اصل جانچ خاندان مشترکہ کی یہہ ہے کہ جائیداد میں سب شریک ہوں - پرستش میں شریک ہونے سے یہہ مطلب ہے کہ کل اہالیان خاندان ادائے رسومات سرادہ وغیرہ میں شریک ہوں اور خور و نوش میں شریک ہونے سے یہہ مراد ہے کہ کل خاندان کے واسطے کہانا پکانیکا ایک ہی اہتمام ہو - جائیداد کے مشترک ہونیسے یہہ مراد ہے کہ کل اہل خاندان اجمالاً ہر ایک قسم کی جائیداد سے مستفید ہوں +

تمام وہ اشخاص رکن ہندو خاندان کے ہیں جو بحیثیت رشتہ داری مشترکہ جائیداد کو لینے اور اُس سے متمتع ہونیکا حق رکھتے ہیں اور اتلاف جائیداد سے ایکدوسرے کو منع کر سکتے ہیں اور مطابق اپنی خواہش کے تقسیم کرا سکتے ہیں

جب ہندوؤں کا کوئی ایک خاندان مشترک ہو اور باپ اوسکے سر پر موجود ہو اور ایک بیٹا منجملہ کئے بیٹوں کے کسی کا گماشتہ اور شریک بن جائے - تو اس سے باقی جملہ ارکان خاندان باپ اور بیٹوں سمیت گماشتے اور شریک نہیں بن جاتے - ایسے خاندان کے ارکان اس شخص کے جملہ ارادوں اور مطالب کے لئے جو اُن میں سے ایک کے ساتھ شراکت اختیار کرے بمنزلہ ایک واحد شخص کے نہیں بنجاتے اور اگرچہ وہ بطور خود جدی اور دیگر جائیداد کے لحاظ سے باہم شریک ہو جاتے ہیں - مگر بلحاظ ایک غیر شخص کے جو اُن میں سے ایک کے ساتھ شراکت جاری کرے

باقی ارکان اُس شراکت سے کچھہ تعلق نہین رکھتی - (نمبر ۹۲ ۱۸۸۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

اصلیت ہندو مشترک خاندان کی پنجاب مین :- ایک ہندو خاندان بنج بیوپار کا کام کیا کرتا تہا اور یہہ اوسکا دراصل جدی پیشہ تہا - جدی جائیداد یا دوکان کی کوئی تقسیم عمل مین نہین آئی تہی - اُس خاندان کے جملہ ارکان پر ایک نالش اس مال کی قیمت وصول کرنے کے لئے دائر کی گئی جو دوکان کے معمولی کاروبار مین دوکان کیواسطے بہم پہونچایا گیا تہا منجملہ مدعاعلیہم کے دو نے عذر کیا کہ وہ زمانہ دراز سے علیحدہ رہتے ہین اور دوکان کے انتظام مین شریک نہین رہے یہہ نہین ثابت کیا گیا کہ اُنہون نے کسی وقت دوکان کے منافع سے حصہ لیا - یا جائیداد جدی پر قبضہ کیا لیکن صرف ایک سال مین چند رقوم دوکان کی کتابون مین انکے نام اگت وچلت دکہائی گئی تہین - تجویز ہوا کہ یہہ رقوم ایسی شہادت نہین ہین جس سے یہہ ثابت ہوتا ہو کہ دوکان سے انکا کچھہ علاقہ ہے یا وہ اس مین کچھہ استحقاق رکھتے ہین - ایسے مقدمات مین تحقیقات طلب یہہ امر ہوتا ہے کہ خاندان کہانتک مشترک ہے اور پنجاب مین اصل اور مکمل طور پر مشترک خاندان اہل ہنود متذکرہ متاکشرا شاذ ونادر پایا جاتا ہے اور ظاہری تقسیم کے بغیر اکثر مشترکہ خاندان ٹوٹ جایا کرتے ہین - (نمبر ۱۰۲ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) - جیسا کہ یکجا نہ رہنے سے ضرورتاً یہ ثابت نہین ہوتا کہ خاندان مشترکہ نہین رہا ویسا ہی صرف اسوجہ سے کہ کہاتہ مشترکہ مین ظاہرا کوئی صورت جدائگی کی پائی نہین جاتی یہہ نتیجہ خواہ مخواہ پیدا نہین ہوتا کہ اُن اشخاص کی حقیت جو مالک اُس کہاتہ کے ہین - فی الحقیقت علیحدہ علیحدہ نہین ہے - اِن سب مقدمات مین کل مدار نیت پر ہے - اگر کسی خاندان مشترکہ کے رکن اُس حقیت کو جو پیشتر حقیت مشترکہ اوس خاندان مشترکہ غیر منقسمہ کی تہی - بصلاح ہمدگر اپنی اپنی ملکیت قرار دیکر بالاشتراک رکہین تو - خاندان مذکور متعلق اوس جائیداد کے منقسم تصور کیا جائیگا گو اُس شئے مدعا بہا کی فی الواقع تقسیم نہوئی ہو -

(نمبر ۱۳۶ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

وراثت خاندان مشترکہ مین مشترک خاندان ہنود مین سلسلہ وراثت نہین ہے تاہم اُس خاندان کے کل ارکان کا جسمین اشخاص ذکور واناث شامل ہین - ایک قسم کا کارپوریشن یعنی گروہ بن جاتا ہے جسکے بعض ارکان شرکا ہین یعنے ایسے اشخاص جو بوقت تقسیم حصہ پانیکے مستحق ہین درحالیکہ بعض صرف گذارہ کے مستحق ہین ہر ایک شخص صرف خاندان کے مکان مین سکونت رکہنے اور گذارہ پانیکا مستحق ہے اور وہ اُس ثروت اور عزت کو حاصل کرتا ہے جو اُسکے ایک بڑے یا کم دولتمند خاندان کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے

جب وہ مرجاتا ہے اُسکے حقوق زائل ہوجاتے ہین اور جبکہ اور لوگ خاندان مین پیدا ہوتے ہین تو اُنکے حقوق بھی پیدا ہوجاتے ہین۔ مگر ہر ایک کے حقوق صرف اوسکے خاندان مین داخل ہونیکی وجہ سے پیدا ہوتے ہین نہ اسوجہ سے کہ وہ کسی رکن کی بجائے جانشین ہوتے ہین۔ +

جب ایک رکن غیر منقسمہ خاندان ہنود تابع قانون متاکشرا کا لاولد فوت ہو لیکن اپنے بعد بھائی اور نیز ایسے بھائی کے بیٹے جو اُس سے پہلے وفات پاگیا ہو چھوڑے۔ تو اُس بھائی کا حق جائیداد مشترکہ مین باقیماندہ بھائیون کیطرف منتقل نہین ہوتا ہے بلکہ بر وقت تقسیم کے کُل جائیداد سے حصہ اُس بھائی کے قابل تقسیم ہے اور بوجہ استحقاق قائمقامی اُس بھائی کے بھتیجے یا پوتے جو پہلے وفات پاگیا ہو وہ حصہ پاوینگے جو اُنکے باپ یا دادا کو ملتا بشرطیکہ وہ تقسیم کے وقت تک زندہ رہتا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵) +

جبکہ ایک اہل خاندان ہنود جسکی جائیداد مشترکہ ہو اور جو پابند قانون متاکشرا کا ہو لاولد فوت کرے تو اُسکا حصہ غیر منقسم واقع جائیداد خاندان مشترکہ کا باقی ماندگان خاندان مشترکہ کو پہونچتا ہے نہ اُسکی بیوہ کو اور خاندان مذکورہ اُن دیون کا نہین ہوسکتا ہے جو از روئے ڈگریات (جو بمقابلہ بیوگان نامبردگان بطور اُنکے قائمقامان کے حاصل ہوئی ہون) واجب الادا ہون۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ا صفحہ ۲۲۶) +

اُصول باقیماندگی بموجب قانون متاکشرا کے دو قسم کی جائیداد پر محدود ہے +

(۱) وہ جائیداد جو بطور اپرت بندہ ورثہ کے ملی ہو اور وہ جائیداد جو اوسکے ذریعہ سے حاصل کی جائے +

(۲) وہ جائیداد جو جائیداد مشترکہ ایسی شرکا کی ہو جو ملکر شامل ہوئے ہون جو جائیداد بھائون کو اپنے ناناسے وراثتاً ملی ہو وہ اس قسم کی نہین ہے۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۳) +

ایک خصوصیت حق حی القائمی کی یہہ ہے کہ چند عورتین وراثت سے محروم رہتی ہین مثلاً اگر کوئی رکن خاندان وارث از قسم اناث چھوڑ کر وفات پائی جیسا کہ بیوہ۔ ماں۔ دادی۔ دختر۔ دیگر رشتہ داران جنکی رشتہ داری بذریعہ عورتون کے ہے جیسا کہ دختر کا لڑکا۔ تو اونکو حق وراثت نہین پہونچے گا۔ اور بھائی بھتیجہ جو وقت وفات متوفی کے اوسکے ساتھہ رہتے تھے بوجہ حق حی القائمی کے وارث ہونگے یہہ قاعدہ بنگال سے متعلق نہین +

خاندان مشترکہ مین جو تابع قانون متاکشرا کے ہو اصول حق باقیماندگی تا تقسیم نافذ رہتا ہے اور تقسیم ہونے پر مختلف شرکاء خاندان مین جائیداد مطابق معمولی قاعدہ وراثت کے تقسیم نہوگی بلکہ بالاُصول ہوگی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲) +

منیجر جبکہ خاندان مشترکہ کا منیجر اغراض خاندانی کے واسطے جائداد کو صرف کرے تو اسکے ذمہ وہ واجبات کفایت شعاری یا بچت نکالنے کے نہین ہوتے جو کہ مشاہرہ دار کارندہ یا امین کے ذمہ لاحق ہوتے ہین مثلاً جبکہ شراکت کو بوقت تقسیم توڑا جاتا ہے - تو حساب فہمی مین جو روپیہ فی الواقع خرچ ہوا ہے اور وہ جو کچھہ کہ بچ رہا ہے مجرا دیا جائیگا نہ کہ جو خرچ ہونا واجب تہا اگر کفایت شعاری اور ہوشیاری سے کام لیا جاتا مگر منیجر تمام رقوم کے حصہ دینے کا ذمہ وار ہے جو اسنے خلاف اغراض خاندان شترک کے صرف کین - دیگر ممبر اوسپر حساب اور تقسیم کی کسی وقت جب چاہئین نالش کر سکتے ہین - ایسی نالش مین تمام ممبر فریق مقدمہ ہونے چاہئین +

ہندو خاندان بطور ایک جماعت کے تصور کیا جاتا ہے جسکے اغراض منتظم سے کلیتاً متعلق ہوتے ہین اور قیاس یہہ ہے کہ منتظم منجانب خاندان کے عمل کرتا ہے بجز اسکے کہ اوسکے خلاف ثابت کیا جائے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷) +

تاہم ایک ایسے ممبر خاندان کی رضامندی کے بغیر فارخطی دیسکتا ہے جبکہ نہین حالات مین ایکسی بالغ شریک دیگر نابالغ شریک کو پابند کر سکتا ہے - (نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

جو انتقال منجانب شریک مہتمم ہندو خاندان مشترکہ کے عمل مین آوے وہ شرکایان بالغ پر قابل پابندی نہین ہے تا وقتیکہ یہہ ثابت نہو کہ انتقال مذکور انکی رضامندی صریحی یا معنوی کے ساتہہ ہوا تہا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۹) +

جبکہ ایک ممبر خاندان ماتحت منا کشرا کوئی قرضہ برداشت کرے جسکا پابند نہ صرف تحریر کنندہ معاہدہ ہو بلکہ دیگر ارکان خاندان شترک بہی ہون تو اوس صورت مین قرضخواہ دو طریق پر چارہ جوئی کر سکتا ہے - (الف) یا تو وہ قرضہ کو ایک ذاتی دین تصور کر کے اپنی نالش کو اوس شخص پر محدود کر سکتا ہے جسنے دراصل قرضہ برداشت کیا تہا ایسی صورت مین وہ محض ایک ذاتی ڈگری حاصل کریگا جسپر پابندی خاندان کو نہوگی اور اوسکے اجرا مین اسکو اختیار محض نیلام کرانے حق و حقوق اوس شخص کا ہوگا جسنے دراصل قرضہ برداشت کیا تہا بمشابہت مقدمہ ہذا مقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ و لارپورٹ الہآباد ہند جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - (ب) یا وہ مدیون کو کارندہ خاندان تصور کرکے اوسپر نالش بحیثیت خاندان مشترک کے کر سکتا ہے اور جب وہ اس حیثیت مین ڈگری بنام مقروض کے حاصل کرے تو وہ حق حقوق مدیونان خود (یعنے کل ارکان خاندان مشترک) یا منجملہ انکے کسی ایک کے نیلام کرا سکتا ہے - (لارپورٹ الہآباد ہند جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱) +

ایک درخواست واسطے اجرائے ایک ڈگری ہیں پر حسب ذیل حکم صادر کیا گیا تہا: "بمقدمہ ہذا نیلام جو بحفاظت تعمیل ڈگری نالش نمبری کے سے ملتوی کیا گیا تہا چونکہ یہ ضروری نہ تہا کہ مقدمہ کو دائر رکہا جاوے پس حکم ہوا کہ قرقی کو قائم رکہا جاکر مقدمہ ہذا داخل کے لیئے خارج کیا جاوے"۔ چونکہ مدیون ڈگری درباب ایک ہندو مشترک خاندان تابع قانون متاکشرا فوت ہوچکا تہا اسلئے ایک درخواست واسطے اجرائے کے بمقابلہ اُسکی جایداد کے کی گئی۔ ورثا مدیون ڈگری درخواست مذکور کے بابت بربنا اس وجہ کے معترض ہوئے کہ چونکہ ڈگری مذکور تنہا برخلاف اُسکے باپ کے صادر ہوئی تہی پس وہ مشترک خاندان کی جایداد کے مقابل میں جو انکو بروئے عملدرآمد قانون متاکشرا انکی ہے جاری نہیں کی جا سکتی۔ تجویز ہوئی۔ کہ جہانتک قرقی بروقت درخواست قائم کی تہی جایداد مدیون ڈگری تابع قرقی بوقت وفات نامبردہ بجدش وفات بہی قابل مواخذہ تہی گو کہ وہ بسماندگان ممبران خاندان مشترک تابع قانون متاکشرا کو منتقل ہو گئی۔ سورج بنسی کور بنام شیو پرشاد سنگہ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۸۸) پر استدلال کیا گیا۔ کرناٹکا تہو مانتہا بنام اندہ گور کہو ہو یایا (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۳) ممیز کیا گیا۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۵) +

مدعیان نے جو ممبر خاندان ہندو مشترکہ کے تہے استدعا واسطے ولا پانے حصہ بعض جایدادہائے کی بدین بیان کی کہ وہ جایدادہائے مملوکہ خاندان مشترکہ کی ہیں لیکن بیجا طور پر انکا نیلام بعلت اجرائے ڈگری بربنائے تمسک نوشتہ اُنکے ماموں لالجی ساہو و سیتارام و ایک شخص مسمی کشن ساہو کے ہو گیا ہے۔ یہ خاندان تجارت پیشہ تہا اور روپیہ قرض دینے کا کاروبار زیر نگرانی لالجی و سیتارام کے کرتا تہا ایک شخص ذکی ستری کا لین دین لالجی و سیتارام سے تہا اور باثنائے ایسے لین دین کے اُسنے ایک خاص رقم زرنقد اُنکے پاس جمع کی جسکی بابت تمسک مذکورہ بالا تحریر کیا گیا تہا جسمیں چند جایدادہائے مملوکہ خاندان بطور ضمانت کے مستغرق کی گئی تہیں بعدہٗ ذکی ستری نے بربنائے اُس تمسک کے نالش کی اور ڈگری حاصل کرکے اُسنے جایدادہائے مذکور کو نیلام پر چڑہایا جنکو مدعا علیہم میں سے چند مدعا علیہم نے خرید لیا جنہوں نے مدعیان کو بیدخل کر دیا۔ حصہ ان جایدادون کا جو نیلام کیواسطے مشتہر کی گئی تہیں اور جن کا سارٹیفکیٹ ہائے نیلام میں جو مدعا علیہم کو عطا کیئے گئے تہے بنام اُنکے منتقل کیا جانا تصدیق کیا گیا تہا حصہ تمام خاندان کا جایدادہائے نیلام شدہ میں ہے مگر وہ بطور استحقاق وحق مرافق لالجی و سیتارام کے یعنی اُن اشخاص کے جنپر نالش کی گئی تہی بیان کیا گیا تہا۔ تجویز ہوئی کہ لالجی و سیتارام گو منتظمان خاندان نہیں تہے تاہم اُسکے کارکنان معتبر باہتمام کاروبار روپیہ قرض دینے کے تہے اور بدین حیثیت اُنکو اجازت دیگر اشخاص کی جایدادہائے خاندانی کو اُس قرضہ مشترکہ کی بابت مستغرق کرنیکی تہی جو معمولی طریقہ کاروبار مذکور میں لیا گیا تہا۔ مقدمہ جواہر بی بی بنام بیرگو بام

(انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۴) کا حوالہ دیا گیا۔ یہ بھی تجویز ہوئی۔ کہ چونکہ نیلام بعلت ڈگری نسبت قرضہ مشترکہ خاندان کے ہوا اسلیئے تمام استحقاق خاندان ہائے متنازعہ کا بوقت نیلام منتقل ہوگیا اگرچہ لالجی و سیتارام پر صرف منجملہ اشخاص خاندان کے نالش کی گئی تہی۔

مقدمات پرسدہ نرائن سنگہ بنام ہنومان سہائے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵) و بشیشر لال ساہو بنام لچہمیشر سنگہ (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷) و نانومی بیواسن بنام مدن موہن (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۱ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۱) و دولت رام بنام مہرچند (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۴ صفحہ ۸۷) و گیا دین بنام راج بنسی کنور (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۱) و رام نرائن لال بنام بہوانی پرشاد (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۳) و بہولچند بنام لچہمی چند (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۶) و یمولا داسی بنام موہن داسی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۲) و باسو کنور بنام ہرداس (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹۵) و سانو بہائی ناتہو بہائی بنام سمدشیر (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸) و ہری وٹہل بنام جیرام وٹہل (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۷) کا حوالہ دیا گیا۔

مزید برآن تجویز ہوا کہ عدالتہین کارروائیات اجراء مین اصلیت معاملہ پر غور کرینگی اور اجراء کو محض وجوہ اصطلاحی پر منسوخ کرنیکے واسطے اُس صورت مین رجوع نہونگی کہ انکو یہہ معلوم ہو کہ وہ نفس الامر مین درست ہے مقدمہ بشیشر لال ساہو بنام لچہمیشر سنگہ (لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷) کی تقلید کی گئی (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳)۔ +

(الف) و (ب) اور (ج) تین ممبر ایک خاندان مشترکہ کے تھے۔ ۲۷ جون ۱۸۷۲ء کو (الف) اور (ب) نے بلا رضامندی (ج) کے اپنے فایدہ کے لئے بلا ضرورت جائز کے مدعا علیہما نمبر ۲ و ۳ کے حق مین ایک رہن نامہ جایداد مشترکہ کا لکھدیا۔ ۱۴ اگست کو مدعا علیہما مذکور نے ڈگری یکطرفہ بمقابلہ (الف) اور (ب) اور (ج) کے حاصل کی اور اُس ڈگری کے اجراء مین مواضعات پیرا اور بنگرا نیلام ہوئے۔ اور ۱۶ مارچ ۱۸۷۸ء کو مدعا علیہ نمبر ۱ نے خرید کئے قبل ارجاع نالش مدعا علیہما نمبر ۲ و ۳ سے (الف) اور (ب) اور (ج) تینون نے ملکر ۲۴ اگست ۱۸۸۱ء کو مواضعات پیرا اور بنگرا پاس خالد کے گرو کئے ۱۳ مارچ ۱۸۸۲ء کو خالد نے ڈگری یکطرفہ حاصل کی اور اس ڈگری کے اجراء مین ایک موضع ۲۱ نومبر ۱۸۸۲ء کو نیلام مین مدعیان نے خرید کیا اور قبضہ اُسکا عدالت سے حسب ضابطہ حاصل کیا مدعیان نے

اب یہہ دعوے واسطے استقرار اس امر کے بمقابلہ مدعا علیہم دائر کیا ہے کہ رہن ۲۷ رجون ۱۸۷۲ء کا ناجائز ہے اور ڈگری اور نیلام جو اُسکی بنیاد پر ہوا وہ بے اثر ہے جہانتک کہ اُسکا حق متعلق ہے مدعی نے بطور بدل کے یہہ استدعا بھی کی تہی کہ اگر دستاویز رہن مذکورہ بالا ناجائز قرار دیجاوے تو جو زر رہن موضع ہیر اکے اوپر واجب الادا ہو اُسکی تنقیح کیجاوے اور بادائے اُس روپیہ کے اجازت فکرہن کی فرمائی جاوے تجویز - اگرچہ (الف) اور (ب) کو بلا رضامندی اپنے شریک (ج) کے اختیار رہن کرنے جائیداد مشترکہ خاندانی کا نہ تہا مگر چونکہ مدعیان نے اپنے استحقاق کو بذریعہ اُنہی راہنان کے پایا ہے وہ ہماری سمجھہ میں مستحق اس امر کے نہیں ہیں کہ بلا ادائے زر رہن کے جائداد حاصل کر لیں مدعا علیہ خریدار جائیداد رہن ماسبق کا ہے اور قائممقام مرتہن ماقبل کا ہے - مدعی کا موضع اُس رہن کے زیر مواخذہ ہے مقدمہ اس غرض سے واپس ہوگا کہ وہ اشخاص فریق مقدمہ کئے جاویں جو مقدمہ انفکاک میں ضروری ہوتے ہیں اور زر رہن کی بابت تجویز کیجاوے - مقدمہ مہابیر پرشاد بنام رام یاد سنگہ (بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۲) کے اصول متعلق کئے گئے و بسدا برت پرشاد ساہو بنام فلباش کور (بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل جلد ۳ صفحہ ۳۱ و ویکلی رپورٹ اجلاس کامل جلد ۱۲ صفحہ ۱) و مادہو پرشاد بنام مہربان سنگہ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۴) ممیز کئے گئے و نیلکنیٹھ بنرجی بنام سرش چندر ملک (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۴) مطابق کیا گیا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۱) ✣

گو بعض شرکائے خاندان مشترک نالش بربنائے ایسے رہن میں جو شرکاء مہتمم نے کیا تہا فریق نہیں بنائے گئے تہے تاہم کل جائیداد خاندان پابند فعل اشخاص آخر الذکر کی تہی اور بذریعہ نیلام بعلت اجرائے ڈگری بربنائے رہن کے منتقل ہوئی یہہ امر کہ آیا حصص جملہ شرکاء کے پابند تہے اختیار اون اشخاص پر منحصر ہے جنہوں نے رہن نامہ تحریر کیا یہہ اختیار نابالغان کو واسطے لینے روپیہ کے بغرض ادائے قرضہ ذمگی خاندان بطور شرکائے کوٹہی تجارت موروثی کے حاصل تہا - شرکائے مہتمم ایک خاندان مشترک تجارتی نے جائیداد خاندان کو بغرض ادائے قرضہ ذمگی کوٹہی کے رہن کرنا ظاہر کیا اور مرتہن نے بربنائے اوسکے اوسپر نالش دائر کی جس نے بعد ازاں جائیداد مذکور نیلام صیغہ اجرائے ڈگری میں خریدکی ایک نالش میں جو شخص آخر الذکر نے بنام دیگر شرکاء خاندان واسطے حصول استقرار اس امر کے دائر کی کہ اُسنے کل جائیداد خاندان خریدکی ہے مدعا علیہم نے بلا ثابت کئے اس امر کے کہ از روئے رہن کے کل جائیداد خاندان جائز طور پر پابند نہ تہی یہہ حجت کی کہ نابالغان فریق نالش نہ تہے لہذا اُنپر ڈگری موثر نہیں ہے اور اُنکے حصص بذریعہ نیلام صیغہ اجرائے ڈگری منتقل نہیں ہوئے تجویز ہوئی کہ چونکہ جوابدہی فی الواقع صرف جیسا آخر پر بنی ہے گو مدعا علیہم کو ہر طرح پر موقع دیا گیا کہ وہ حساول بہی پیش کریں لہذا مقدمہ کے واپس

بہیجنے کی ضرورت نہین اور کل جایداد مشتری کے حق مین منتقل ہوئی ۔ مقدمہ بالوتمی بیواسین بنام مدن موہن (انڈین لاارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰ و لاارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۳ صفحہ ۱) کا حوالہ دیا اور اُسکی تقلید کی گئی مقدمہ پرمیدہ نرائن سنگہ بنام ہنوبان سہائے (انڈین لاارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵) کا حوالہ دیا گیا اور پسند کیا گیا ۔

(انڈین لاارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۹ و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک خاندان تابع قانون متاکشرا پر کہ جسمین تجارت بعض اشخاص خاندان کے نام سے ہوتی تہی بہت سا قرضہ مدعا علیہم کا بابت اُن رقوم کے جو تجارت کیواسطے دیگئی تہین ہو گیا اور بعض اشخاص افسر خاندان نے مدعا علیہم کو بابت زر باقتنی کے تمسک لکہدیا اور کچہہ جایداد خاندانی کہ جو اُنکے نام سے تہی بطور کفالت ضمنی بابت اُس روپیہ کی مستغرق کردی روپیہ تاریخ پر ادا نہین ہوا ۔ تب مدعا علیہم نے بربنائے تمسک کے اُن اشخاص پر نالش کی کہ جنہون نے تمسک لکہا تہا اور ڈگری حاصل کی لیکن اُس ڈگری مین یہ ہدایت نہ تہی کہ جایداد مستغرقہ نیلام کیجاوے ۔ باجرائے اُس ڈگری کے حقوق مدیونان ڈگری واقع جایداد مستغرقہ و دیگر جایداد خاندانی نیلام ہوئے اور مدعا علیہم نے اُنکو خرید کیا اور بعد ازان مدعا علیہم نے بموجب اپنی خریداری کے مدیونان ڈگری اور اُن کے پسران کے حصص پر قبضہ حاصل کیا جبکہ ڈگری کا ایفاء نیلامات مذکور سے نہین ہوا تو مدعا علیہم نے باقی اشخاص افسر خاندان پر بغرض استقرار اس امر کے نالش کی کہ اُن کے حقوق واقع جایداد خاندانی ذمہ وار ایفائے ڈگری کے تہے ۔ اور وہ نالش بہی ڈگری ہوئی بعلت اُس ڈگری آخر الذکر کے حقوق واقع جایداد خاندانی مدیونان ڈگری مذکور کے نیلام ہوئے اور مدعا علیہم نے اُنکو خرید کیا اور بعد ازان مدعا علیہم نے اُن مدیونان ڈگری اور اون کے پسران کے حصون پر قبضہ حاصل کیا ہر دو ڈگریات کے مدیونان ڈگری کے لڑکون مین سے بعض بوقت اجراء نالشات بالغ تہے ۔ نیلامات مذکور کے بہت برس بعد منجانب اُن اشخاص کے جو نالشات سابق مین فریق نہ تہے واسطے دلاپانے اپنے حصص واقع جایداد خاندانی کے نالشات ہوئین اور اُنمین یہ تجویز ہوئی کہ حقوق جملہ اشخاص خاندانی کے بر طبق نیلامات مذکور منتقل ہوگئے ۔ آنریبل مسٹر صاحب جسٹس ۔ نسبت اس امر کے کہ لڑکے کا حق واقع جایداد موروثی بر طبق نیلام جایداد مذکور باجرائے ایسی ڈگری کے کہ جو صرف اُسکے باپ کے نام ہو منتقل ہوجاتا ہے اصولاً بمعاملہ پسر بالغ اور پسر نابالغ کے کچہہ فرق نہین ہے لیکن اگر پسر بالغ یہ ثابت کرے کہ اگر وہ فریق نالش ہوتا تو اپنے پاس سے قرضہ ادا کرکے جایداد کو بچا سکتا تہا ۔ تو سوال یہ ہے کہ آیا نامبردہ کو یہ اجازت نہین دینی چاہئیے کہ وہ باداے قرضہ جو بموجب ڈگری کے واجب ہو نیلام کو منسوخ کرا وے ۔ لڑکے کا حق بر طبق نیلام جایداد موروثی باجراے ڈگری

زر اقتدہ موسومہ اُسکے باپ کے منتقل ہو جا سکتا ہے - لیکن یہہ امر آیا وہ منتقل ہوا یا نہین ہر مقدمہ مین بلحاظ حالات کے تجویز کیا جاویگا - نیلامات کی نسبت اعتراض کرنیکی غرض سے مقدمہ دائر کرنے مین بتاخیر ہر وہ بوقت تجویز کرنے اس امر کے کہ کیا کیا حقوق بر طبق نیلام منتقل ہوگئے آیا ایک امر قابل لحاظ ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹) +

رامدت سنگہ دائن ڈگری نے ڈگری بنام رام نرائن لال پدر ایک ہندو خاندان اجمالی کے جو پابند قانون متاکشرا کا تہا ایک ایسی نالش مین حاصل کی کہ جسمین پسران رام نرائن لال فریق نہ تہے مگر یہ ثابت ہوا تہا کہ قرضہ واسطے اغراض جائز کے لیا گیا تہا اور اپنی ڈگری کو بذریعہ قرق و نیلام کرانے جائداد خاندان اجمالی کے اجرا کرانا چاہا - پسران مذکور حاضر ہو کر عذر دار ہوئے کہ اُن کا حق واقع جائداد ایک ایسی نالش کی ڈگری کے اجرا مین جسمین وے فریق نہ تہے نیلام نہین ہونا چاہئے اور اُن کا عذر نامنظور ہونے پر اُنہون نے نالش رامدت سنگہ اور رام نرائن لال پر واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ اُن کا حق واقع جائداد واسطے ایفاء ڈگری کے قابل نیلام نہین ہے - تجویز ہوئی کہ چونکہ وہ قرضہ کہ جسکی بابت ڈگری صادر ہوئی تہی واسطے اغراض جائز کے لیا گیا تہا لہذا دائن ڈگری مستحق ہبات کا ہے کہ اپنی ڈگری کو کل جائداد خاندانی مشترکہ پر جاری کراوے - یہہ بہی تجویز ہوئی کہ نظیر مقدمہ دیندیال لال بنام جگدیپ نرائن سنگہ (انڈین لا رپورٹ سلسلہ نظائر کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) اس مقدمہ کے واقعات سے متعلق نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۲) +

مشترکان بالغ خاندان غیر منقسمہ ہنود کی نسبت جو پابند قانون دائے بہاگ کا ہو جنکو کاروبار خاندان مین جسکا شریک مہتمم خاندان کا کرتا ہے حق حاصل ہے اور جو منافع کاروبار مذکور سے پرورش پاتے ہین بحالت نہونے شہادت کے سمجہنا چاہئے کہ اُنکو یہہ علم حاصل ہے کہ کاروبار مین ضرورت تدبیر روپیہ کی ہو سکتی ہے - اور یہہ کہ اُنہون نے نسبت ایسی تدبیر کے رضامندی کی ہے - پس جسحال مین کہ شریک مہتمم ایسے خاندان نے اثنائے اجرائے کاروبار خاندانی مین واسطے اغراض کاروبار کے روپیہ بذریعہ ارتہان جائداد خاندانی مشترکہ کے قرض لیا تو ہین جملہ اہالی شراکت پر واجب التعمیل ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۱) +

عیساجی اور اوسکے بہائی مشترک قابض ایک اراضی کے تہے عیساجی سب سے بڑا بہائی مہتمم خاندان کا تہا ڈگری لگان اس اراضی کی صرف بمقابلہ عیساجی حاصل ہوئی اور اُس ڈگری کے اجرا مین وہ اراضی نیلام ہوگئی اور مدعا علیہم خریداران نے خرید کی اب دیگر برادران عیساجی نے یہ نالش تقسیم اپنے حصص کی خریدار پر دائر کی اور یہہ بحث کی کہ چونکہ وہ حصہ دار جائداد مین تہے اور فریق مقدمہ نہ تہے پس وہ ڈگری انپر قابل پابندی نہ تہی نہ اُس

ڈگری کے اجراء مین جو نیلام ہوا اُس سے حقوق اونکے منتقل ہوئے - تجویز ہوا کہ لگان جسکے لئے کھوٹ نے بمقابلہ عیسا جی ڈگری حاصل کی تمام خاندان سے واجب الادا تہا نیلام اجرائے ڈگری مین مدعیان کے حصص بطور حصہ اُنکے بہائی کے نیلام ہوکر خریدار نیلام کو پہونچے - دولت رام بنام مہر چند (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷) کی پیروی کی گئی - اور لکشمن ونکیٹش بنام کاشی ناتھہ (انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۰) - موانی نرائن بنام لیلا چند (انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲ صفحہ ۵۶۴) منسوخ کئے گئے - (انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۷) ؎

جبکہ ہندو خاندان مشترکہ کے کسی شخص پر نالش بابت قرضہ خاندان کے ہو تو یہہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ نالش بابت قرضہ مذکور اُسپر بحیثیت قائم مقام خاندان کے ہوئی ہے اور جبکہ ڈگری ایسی نالش کی دراصل بابت قرضہ خاندان کے اور بمقابلہ قائم مقام خاندان کے ہو تو ڈگری مذکور مناسب طور پر جایداد خاندان پر جاری ہو سکتی ہے - لہذا جس حال مین کہ پدر خاندان مشترکہ نے بحیثیت قائم مقام خاندان کے روپیہ واسطے اغراض خاندان کے قرض لیا اور جایداد خاندان کو بغرض ادائے روپیہ کے مکفول کیا اور اُس نالش مین جو واسطے دلا پانے جایداد مذکور کے بذریعہ نیلام جایداد مذکور و دیگر جایداد خاندان کے تہی ڈگری بمقابلہ ناسپردہ بہدایت نیلام جایداد مکفولہ و دیگر جایداد مذکور کے صادر ہوئی اور جایدادہائے مذکور ڈگری مذکور کے اجراء مین نیلام ہوئین تو بلحاظ اُن واقعات کے یہ تجویز ہوئی - رہسٹ ٹیسٹ صاحب جسٹس قائم مقام چیف جسٹس کی رائے کہ یہہ تجویز معقول ہے کہ باپ پر نالش بحیثیت قائم مقام خاندان کے دائر ہوئی اور ڈگری مذکور اُسپر اسی حیثیت سے صادر ہوئی اور اُسی طور پر بمقابلہ اُسکے جاری ہوئی پس اُسکے لڑکے مستحق نہین کہ اپنے حصص شاستری منجملہ جایداد مذکور کے خریدار نیلام سے دلا پاوین - بشیشر لال ساہو بنام مہیشر سنگہ (کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷ و لا رپورٹ انڈین اپیلیز جلد ۶ صفحہ ۲۳۳) کی پیروی ہوئی اور دینیدیال لال بنام جگدیپ سنگہ (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸) سے فرق ظاہر کیا گیا - اسٹریٹ صاحب جسٹس - چونکہ پدر تنہا فریق نالش مذکور تہا اور پسران نہ بذات خاص نہ بذریعہ قائم مقام مقررہ حسب ضابطہ کے اُسکے فریق تہے اور چونکہ ڈگری مذکور تنہا بمقابلہ باپ کے تہی - لہذا ڈگری مذکور کے اجراء مین جو نیلام جایدادہائے مذکور کا ہوا اُس سے حق و مرافق پسران واقع جایداد خاندانی مین کچہہ اثر نہین پہونچا اور پسران مستحق ہین کہ اپنے حصص شاستری منجملہ جایداد مذکور خریدار نیلام سے دلا پاوین - دینیدیال لال بنام جگدیپ نرائن سنگہ (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۸) کی پیروی ہوئی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۳) ؎

نانک چند ایک شخص خاندان مشترکہ اہل ہنود کا جسمین وہ خود اور اُسکی زوجہ اور اُسکا پسر نابالغ لچہمی چند شامل تہے

خاندان مشترکہ کے کاروبار کا انتظام کرتا تھا جو تمارام انوکھے لال کے نام سے کیا جاتا تھا۔ بحیثیت منتظم کاروبار مذکور
کے اُس نے قرضہ لیا جسکی بابت اُسپر بطور مالک کوٹھی موسومہ تمارام انوکھے لال کے نام سے نالش ہوئی اور جسکی بابت
ڈگریات بمقابلہ اُس کے صادر ہوئین اور اُن کے اجرا مین جایداد موروثی خاندان کی نیلام ہوئی۔ لچھمی چند
اُسکے پسر نابالغ نے واسطے منسوخی نیلام مذکور اور واسطے دلاپانے اپنے حصہ جایداد مذکور کے اس بناء پر نالش کی
کہ ڈگریات بمقابلہ ذات اُسکے باپ کے صادر ہوئی تھین" اور صرف اُسکے باپ کا حق جایداد مذکور مین بذریعہ نیلام
مذکور کے منتقل ہوا۔ تجویز ہوئی۔ کہ بلحاظ اُس منصب کے جس کے روسے نانک چند پر نالش ہوئی اور بلحاظ نوعیت
اُن قرضجات کے جنکی بابت ڈگریات صادر ہوئی تھین یہہ تصور کرنا ضرور ہے کہ ڈگریات مذکور بمقابلہ نانک چند
بحیثیت افسر منتظم خاندان کے صادر ہوئی تھین۔ لہذا لچھمی چند مستحق دلاپانے حصہ جایداد مذکور کا نہین تھا۔
(انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۶) ✦

جایداد خاندان مشترکہ جو کہ منافع تجارت سے حاصل اور قائم رہی ہو مستوجب جملہ ذمہ واری ہائے تجارت مذکور
کی ہے۔ مقدمہ رام لال ٹہاکر سیداس بنام لکھمی چند (رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی تتمہ جلد ۱ صفحہ ۵۱۔ دیکھو صفحہ ۱۷) کی تقلید
کیگئی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۷۰) ✦

رادہے کرشن پدر اور مہتمم ایسے خاندان ہندو نے جو تابع قانون متاکشرا تھا رہن نامجات تحریر کیئے اور ایک جزو
جایداد موروثی کا پدر مدعا علیہم کے پاس رہن کیا۔ رہن ہائے مذکور کی تاریخ کو رادہے کرشن کی ایک زوجہ اور دو
پسران جنمین سے ایک کو بالغ اور دوسرے کو نابالغ بیان کیا ہے زندہ تھے۔ مرتہن نے رہن نامجات مذکور کی
بناپر نالشات دائر کین۔ اور صرف رادہے کرشن کو مدعا علیہ بنایا۔ اجرائے اُن ڈگریات مین جو اُسنے اُن نالشات
مین حاصل کین چار حصص جایداد موروثی کے عدالت نے قرق و نیلام کیئے۔ سارٹیفکٹ ہائے نیلام بابت حق حقوق
و مرافق مدیون ڈگری کے نہی حصص مذکور کو مرتہن نے خرید کیا اور بکل ۱۶ ار پر چار حصص جایداد موروثی نیلام شدہ پر
دخل لیا۔ اُس نالش مین جو منجانب بیوہ اور دو پسران رادہی کرشن کے واسطے دلاپانے اُن کے حصص واقعہ جایداد
مذکور کے قائم مقامان مرتہن سے دائر ہوئی۔ یہہ تجویز ہوئی۔ کہ اگرچہ صرف رادہے کرشن نے رہن نامجات
تحریر کیئے۔ اور جو نالشات کہ رہن نامجات کی بنا پر ہوئین اُنین صرف وہی مدعا علیہ بنایا گیا تھا۔ لہذا از روئے نیلام
بعلت اجرائے ڈگری کے بمقابلہ نابالغ ۱۶ ار جایداد کے صرف اُسی صورت مین منتقل ہو سکتے تھے کہ مدعا علیہم یہہ ثابت
کرتے کہ قرض لینے کی ضرورت کافی تہی۔ اور اگر ضرورت ثابت نہو تو صرف حق حقوق و مرافق رادہی کرشن کے

بذریعہ نیلام منتقل ہوئے - گو زر قرضہ مذکور نامبردہ نے اغراض خلاف تہذیب مین صرف نہ کیا ہو اور پسران اگر انکے مقابلہ مین صحیح طور پر کارروائی کیجاتی تو ذمہ وار ادائے قرضہ راد ہے کرشن کے ہو سکتے ہون اور بمقابلہ پسر بالغ کے صرف حق حقوق و مرافق راد ہے کرشن کے منتقل ہونگے بجز اسکے کہ ضرورت ثابت ہو - سوال - آیا اگر ضرورت ثابت ہی ہو جائے حقوق بالغ اشخاص خاندان پر بلا انکی رضامندی کے اثر پہونچیگا یا نہین؟ جس حال مین کہ اندر روئے نیلام بعلت ایسی ڈگری کے جو رہن نامہ کی بنا پر بمقابلہ پدر کسی خاندان تابع متاکشرا کے حاصل کیگئی ہو کوئی جائداد سوائے جائداد داخل رہن نامہ کے نیلام کیجائے تو از روئے نیلام مذکور کے صرف حق حقوق و مرافق پدر کے منتقل ہوتے ہین - از روئے اشلوک ۲ و ۴ فصل ۷ باب اول متاکشرا کے جب تقسیم جائداد موروثی کی حیات مین باپ ایسے خاندان کے جو تابع قانون متاکشرا ہو عمل مین آئے تو اُسکی زوجہ مستحق برابر حصہ پانے کی اپنے شوہر اور اپنے پسران کے ساتھہ ہے - مقدمہ ہذا مین تجویز ہوئی - کہ رہن نامجات منجانب رادہے کرشن و نیلامات بعلت اجرائے ڈگریات کو جو اُسکی حیات مین واقع ہوئے بمقابلہ مدعا علیہم حسب مراد اشلوک ہائے مذکور تقسیم تصور کرنا چاہئے - اور چونکہ مدعا علیہم نے رادہے کرشن کی حیات مین قبضہ پالیا لہذا یہہ تصور کرنا چاہئے کہ اندر اُس عرصہ کے تقسیم عمل مین آئی - لہذا بیوہ اپنے دو پسران کے ساتھہ برابر حصہ پانے کی مستحق ہے - اصول قرار یافتہ مقدمات گرد ہاری لال بنام کنتو لال (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) و سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۶ صفحہ ۸۸ و مقدمہ مذکور صفحہ ماقبل ۱۸۸) و دین دیال بنام جگدیپ نرائن سنگہ (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) کا اظہار کیا گیا اور اُسکی نسبت بحث کیگئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵) ۵۲

فرق مابین کاروبار موروثی و شراکت معمولی:- سنہ ۱۸۵۱ء مین جیورام باپ ہر سہ مدعا علیہم نے ایک دوکان تجارتی جیورام ہری بہائی کے نام سے قائم کی نامبردہ اور اوسکے تین لڑکے بطور مشترک خاندان ہندو کے ایک شامل رہتے تھے جیورام سنہ ۱۸۷۲ء مین مرگیا اور کاروبار سومیشر ادسی نام سے بطور برادر کلان کارکن کے کرتا رہا تینون بہائیون مین سے جو سب سے چھوٹا تہا وہ وقت وفات اپنے باپ کے نابالغ تہا مدعی نے بغرض دلاپانے روپیہ کے بموجب حساب کے جس پر سومیشر نے دوکان کے نام سے دستخط کئے تھے تینون بہائیون پر نالش دائر کی - مدعا علیہ دوم نے یہ عذر پیش کیا کہ اس کاروبار کی ملکیت مین میری شرکت کبہی نہ تہی - اور مین چھہ سال سے مکان خاندان مین نہین رہتا ہون اور مین دوکان مین شریک نہین سمجہا جا سکتا - اور لہذا مجہپر ڈگری کا

دعوے نہیں پہونچتا - قرار پایا کہ نامبردہ اُس ذمہ داری سے جو دوکان کے کاروبار معمولی سے پیدا ہو منحرف نہیں ہوسکتا - اپنے باپ کی حیات میں وہ مالک مشترک تھا اور بعد وفات اپنے باپ کے اُسنے دوکان کے اپنی نام سے اور اسوجہ سے بظاہر اُسی طور قائم رہنے پر سکوت یا تسلیم کیا اُس نے کوئی فعل ایسا نہیں کیا کہ جس سے اُسنے اپنے حصہ کو ترک کیا ہو اُس نے اطلاع ترک کی نہیں دی اور تقسیم نہیں کرائی اور کوئی امر ایسا نہیں ہوا کہ جس سے وہ اپنا حصہ شراکت طلب نہ کرسکے یا حصہ منافع کا دعویدار نہو سکے - پس ایسا کوئی امر نہیں ہوا کہ جس سے وہ معمولی قاعدہ دہرم شاستر سے بری ہو کہ جسکے رو سے ہر شخص خاندان مشترک کا ذمہ وار اُن قرضجات کا ہوتا ہے جو مہتمم نے واسطے فائدہ خاندان کے مناسب طور پر لئے ہوں - قرضہ یا قثنی مدعی بابت اُس مال کے تہا جو دوکان میں دیا گیا تہا یا تنازع اور کاروبار معمولی دوکان کے مناسب طور پر لیا گیا تہا اسلئے یہ قیاس ہوسکتا ہے کہ بغرض فائدہ کل مالکان مشترک کے لیا گیا تہا - تنقیح اُن حقوق اور ذمہ واریوں کی جو کاروبار تجارتی میں اُس ملکیت مشترک سے پیدا ہوں - کہ جو بوجہ تاثیر دہرم شاستر کے درمیان اشخاص خاندان غیر منقسمہ ہنود کے پیدا ہوتی ہے فقط بلحاظ ایکٹ معاہدہ ہند نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ع) کے نہیں ہوسکتی بلکہ اُنکی نسبت تجویز بلحاظ اُن قواعد دہرم شاستر کے بھی ہونی چاہئے کہ جنکے مطابق معاملات خاندان مشترک کے طے کئے جاتے ہیں - کاروبار موروثی مثل دیگر جائداد قابل ارث کے اشخاص خاندان غیر منقسمہ ہنود کو وراثت میں پہنچتا ہے اور شرکت جو اسطرح پیدا ہو یا پہلے سے چلی آتی ہو اُسمیں بہت سی صورتیں شرکت معمولی کی پائی جاتی ہیں لیکن کل نہیں پائی جاتیں مثلاً ایک شریک کی وفات سے شرکت فسخ نہیں ہوجاتی اور نہ یہ قاعدہ ہے کہ ایک شریک بوقت علیحدہ کرنے اپنے تعلق کے کاروبار سے حساب منافع و نقصان زمانہ ماضیہ کا طلب کرسکے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۸) ✝

منجملہ تین بہائیوں کے جو پشاور میں بطور مشترک خاندان ہنود رہتے تھے اور چند سال تک مختلف قسم کا کاروبار جدی سرانجام دیتے تھے ایک بہائی مسمی تہو سنگہ دکان میں سے چہہ سو روپیہ نقد لیکر اپنے بہائیوں سے علیحدہ ہوگیا لیکن اُسکا حصہ جائداد غیر منقولہ کا مشترک رہا - دیگر برادران جنمیں سے سادہو سنگہ نابالغ تہا - باہم ملکر رہے اور دوکان کا کام مثل سابق بالغ بہائی مسمی گوردت سنگہ کرتا رہا - مُدعی نے جسکے پاس ایک پرامیسری نوٹ تعدادی ایکہزار روپیہ کا دوکان مذکور کے نام کا تہا جو گوردت سنگہ کا لکہا ہوا تہا - ہردو برادران پر بغرض ایصال رقم مذکور نالش کی - سادہو سنگہ کیطرف سے یہہ عذر کیا گیا تہا - کہ اُسے کسی ایسے کاروبار کے ساتہہ جو گوردت سنگہ نے باپ کی وفات کے بعد کیا تہا کچھ تعلق نہ تہا اور شخص معترالذکر نے ایک بالکل نیا دوکان ہنڈیات کا اپنی طرف سے کہولا تہا اور تہو سنگہ سے علیحدہ ہونیکے بعد وہ ارکان خاندان مشترک نہیں رہے

تھے اور گوردت سنگھ بحیثیت ولی برادر نابالغ و منتظم جائداد اس امر کا مستحق نہ تھا کہ وہ نابالغ کے اعتبار کو اپنی اس نئی دکان
پر مکفول کرے - اس امر کی نسبت عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز سے اتفاق کر کے عدالت ہذا نے یہ قرار دیا کہ دکان
جیون سنگھ گوردت سنگھ کا کاروبار جدی باپ کی وفات اور منجملہ پسران کے ایک کی علیحدگی کے بعد جاری رہا اور یہ کہ
ساہو سنگھ کارخانہ مذکور کے شرکایان میں سے ایک تھا - اس امر کی نسبت عدالت ماتحت اپیل کی رائے سے
اختلاف رائے ظاہر کر کے عدالت ہذا نے یہ بھی قرار دیا کہ اگرچہ کاروبار میں تدریج ترقی ہوئی تھی لیکن اسکی صورت
محض کاروبار ساہوکاری کی صورت میں متبدل نہیں ہوئی تھی اور ہنڈی متنازعہ معمولی طور پر گوردت سنگھ منتظم خاندان
نے دکان کے نام پر لکھی تھی اور نابالغ کی ذمہ واری گوردت سنگھ کی کسی بددیانتی کا اثر نہیں پڑا تھا جسکی نسبت یہ ثابت
نہیں کیا گیا کہ مدعی کو اسکا علم تھا اور بنا برین مدعی ہر دو مدعا علیہم کے برخلاف ڈگری پانے کا مستحق تھا - (نمبر ۵۹
سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

باب ۱۰

انتقال

جائداد قابل انتقال جائداد منقولہ ہر قسم کی خواہ موروثی ہو یا پیدا کردہ اور غیر منقولہ حاصل کردہ مالک قابض جسطرح چاہے
بشرط لحاظ ذمہ واری روحانی کے کام میں لا سکتا ہے - (نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک ہندو پسر نے جو قانون وراثت متاکشرا کا تابع تھا نالش واسطے حصول ڈگری استقراریہ نسبت نصف ایک
مکان کے جو پدر نے بذریعہ دستاویز ہبہ کے برادر مدعی کے نام منتقل کیا تھا اور جو جائداد غیر منقولہ مکسوبہ خاص اسکے
پدر کی تھی اس بناء پر نالش کی کہ از روئے دہرم شاستر کے پدر کو جائداد غیر منقولہ کا ہبہ ایک پسر کے نام بحرومی دوسرے
پسر کے کرنیکی اجازت نہیں ہے تجویز ہوئی کہ اگرچہ ممکن ہے کہ بربنائے وجوہ تہذیبی و عقیدی اقوال ہر شاستر
سے ضمناً ممانعت ایسی ہبہ کی سمجھی جائے - تاہم چونکہ اس میں یہ درج نہیں ہے کہ ایسے فعل کے کرنیکا قطعی
اختیار نہیں ہے پس اگر ایسے افعال کئے جائیں تو انکا ناجائز ہونا لازم نہیں آتا ہے - لہذا ہبہ کل جائداد غیر منقولہ
مکسوبہ خاص منجانب پدر بحق ایک پسر خلاف قانون نہیں ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۹) +
مشترکہ ہندو خاندان میں اگرچہ بیٹوں کو آبائی اور موروثی جائداد پر حق ملکیت حاصل ہے مگر اختیار کل

جائیداد مذکور پر نہیں ہے چنانچہ جبکہ مدعی نے اپنے بیٹے مدعا علیہ پر ایک جز و مکان کی بیدخلی کا دعوے کیا جو کسیقدر مدعی کا مکسوبہ تہا اور کسیقدر موروثی تہا اور جسمین مدعا علیہ بیٹا خلاف مرضی مدعی کے رہتا تہا عدالت نے دعوی کو ڈگری کیا-

(انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۷ -) +

جائیداد پیدا کردہ کی نسبت صرف بیٹا اعتراض کرسکتا ہے - (نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۸ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) - اور بیٹا جو حمل مین ہو تولد شدہ کے مساوی ہے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۷۶) +

جائیداد ناقابل انتقال

بموجب متاکشرا کے ہر لڑکا اپنے پیدا ہوتی ہی منجملہ جائیداد غیر منقولہ موروثی کے حصہ مساوی اپنے باپ کے پاتا ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰ -) - گو کہ بیٹے کا استحقاق موروثی غیر منقولہ جائیداد مین مساوی باپ کے ہوتا ہے مگر اُس جائیداد مین جو کہ باپ نے قبل پیدائش اوس بیٹے کے منتقل کی ہو کوئی حق بیٹے کا نہین ہوتا - (لارپورٹ مغربی وشمالی جلد ۵ صفحہ ۱۱۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۷۵) +

بیٹا جائیداد غیر منقولہ موروثی کے انتقال مین جو باپ کی طرف سے عمل مین آئے مانع ہوسکتا ہے - درصورت نہونے بیٹا - یا پوتا - یا پرپوتا کے باپ کو کامل اور غیر محدود اختیار انتقال کا ہوتا ہے - بہائی - بہتیجہ - اور نواسہ اگرچہ مستحق جانشینی کے ہین مگر مانع کسی انتقال کے جو مالک نے کیا ہو نہین ہوسکتے اور نہ بعد مرنے مالک کے ایسے انتقال کی ناجوازی کی نالش کرسکتے ہین - (رپورٹ مغربی وشمالی جلد ۴ صفحہ ۱۳۱) - استحقاق جانشینی پرپوتے تک محدود ہے جو قیود کہ جائیداد غیر منقولہ کے ساتھہ ہوتی ہین وہ جائیداد مکسوبہ کے ساتھہ نہین ہوتین (ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۷ -) +

بموجب دہرم شاستر کے جسطرح پر کہ پنجاب مین اوسکی تعبیر کی جاتی ہے بعدم موجودگی ثبوت رواج مخالف کے پدر ہندو کو اختیار نہین ہے کہ جائیداد جدی مشترکہ غیر منقولہ کا بلا ضرورت انتقال کرے خواہ وہ انتقال بمقدار اوسکے اپنے حصہ کے ہی ہو - (نمبر ۸ سنہ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جہانکہ بیٹا واسطے قرارداد اس امر کے نالشی ہے کہ جائیداد جدی جو اُسکے والد نے رہن رکہی تہی اور جسکا نامبردہ فریق نہین - صرف اُسکے باپ کی حیات تک پابند ہو اور برعکس نامبردہ ناجائز ہو تاوقتیکہ مدعی یہہ ظاہر نہ کرے کہ جو قرضہ اوسکے باپ نے بذریعہ رہن حاصل کیا تہا وہ ناجائز یعنے - اغراض بدوضعی کے کامون کیواسطے لیا گیا تہا اور مرتہن کو اس امر کی اطلاع تہی کہ قرضہ مذکور ایسی کامون کے واسطے لیا جاتا ہے ایسی صورت مین ڈگری استقراریہ حاصل نہین ہوسکتی - (نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۸ع پنجاب

ریکارڈ دیوانی وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱) ✠

باپ کیطرف سے جایداد جدی کی خلاف اخلاق اور بلا ضرورت فروخت کئے جانے سے اُسکے غیر منقسم لڑکون کے حقوق بہی تاوقتیکہ فروخت مذکور کسی خلاف وضع اخلاق ناجایز کام کیواسطے نہوئی ہو جو صرف فضول خرچی شامل کرنے سے نہین ہوسکتی اُسطرح فروخت ہوجاتے ہین جیسے کہ اوسکے اپنے - (نمبر ۹ - ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✠

باپ کو اختیار ہے کہ جایداد مشترکہ کو اپنے خاص قرضہ کے ادا کرنیکے لئے جسکو بیٹے پر ادا کرنا ازروئے دہرم شاستر کے واجب ہے منتقل کرے اور اُس جائداد موروثی سے جو کہ باپ کو بموجب متاکشرا کے پہونچی ہے اُسکا قرضہ ادا ہوسکتا ہے اگر وہ قرضہ ناجائز اور اغراض ناشائستہ اور خلاف تہذیب کے واسطے نہ لیا گیا ہو گو کہ اوسکا بیٹا موجود ہو لیکن اگر قرضہ باپ کے ناجائز فعل کیواسطے لیا تہا تو بیٹے پر فرض نہین ہے کہ وہ ایسا قرضہ ادا کرے - اس مقدمہ مین یہہ بات بہی طے ہوگئی کہ مشتری جائداد کو ضرور نہین ہے کہ اپنی ڈگری جاری کرانیکے وقت ایسے امور کی تحقیقات کرے کہ آیا عدالت سے ڈگری بطور جائز صادر ہوئی یا جایداد بطور جائز نیلام ہوئی - (بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) ✠

حقوق شرکاء خاندان مشترکہ اہل ہنود جسمین باپ و بیٹے ہون حقوق شرکاء اسی قسم کے اُس خاندان سے جسمین برادران غیر منقسم ہون مختلف نہین ہوتے بجز اسکے کہ لڑکون پر فرض دہرم شاستر ادائے قرضہ پدری کا ہوتا ہے اور پدر جایداد خاندان مشترک کا مہتمم قدرتی ہوتا ہے - احاطہ مدراس مین یہہ قانون مسلمہ ہے کہ جایداد موروثی غیر منقسمہ کو ایک حصہ دار بقدر خاص اپنے حصہ کے بذریعہ انتقال خانگی کے بہی بعوض قیمت یا بذریعہ ہبہ علیحدہ کرسکتا ہے - احاطہ بمبئی مین انتقالات بلا اختیار جو کسی حصہ دار نے خاص اپنے حصہ کے صرف بعوض قیمت کے کئے ہون جائز ہین - بنگالہ مین وہ قانون جو بابت انتقال بذریعہ دستاویز خانگی کے دیگر احاطون مین جاری ہے ہنوز اختیار نہین کیا گیا ہے - لیکن اب یہہ بات طے ہوگئی ہے کہ خریدار جایداد غیر منقسمہ کو جو باجرائے ڈگری مین حیات مدیون بعلت اُسکے علیحدہ قرضہ کے نیلام ہوئی ہو حق مدیون واقع جائداد مذکور ساتہہ اس اختیار کے حاصل ہوتا ہے کہ بذریعہ تقسیم کے اُسکا تعین کرائے اور اُسکو لے بموجب دہرم شاستر تابع بعض اعتراضات محدود کے کل جایداد منقسمہ ملکیت خاندان مشترک بقبضہ پسران قرضہ اُن کے باپ کی ذمہ وار رہوتی ہے پس جبکہ جائداد موروثی بذریعہ دستاویز مرقومہ باپ بعوض قرضہ موروثی یا بالغرض حصول روپیہ واسطے ادائے زر قرضہ سابقہ کے بموجب نیلام اجرائے ڈگری بعلت قرضہ پدری کے خاندان سے نکل گئی ہو تو اُس کے

پسران بوجہ فرض نسبت ایفائے قرضہ پدری کے جائداد مذکور کو حاصل نہین کر سکتے سوائے اسکے کہ نامبردگان یہہ ثابت کرین کہ قرضجات اس قسم کے تہے کہ جن کے واسطے وے ذمہ وار نہوتے اور خریداران کو اس بابت کی اطلاع تہی اور خریدار نیلام اجرائے ڈگری پر جسکو بلا ایسے علم کے نالش سے کچھہ تعلق نہو یہ واجب نہین ہے کہ جو کچھہ کارروائیات سے بظاہر معلوم ہوتا ہو سوائے اُسکے کسی اور امر کی تحقیقات کرے - نالش مین جو بجانب شرکا خاندان ہنود غیر منقسمہ تابع شاستر متاکشرا کے واسطے تنسیخ نیلام ایسی جائداد موروثی مشترکہ کے جو اجرائے ڈگری موسومہ اُن کے باپ مین نیلام ہوئی تہی اس بنا پر دائر ہوئی کہ قرضہ ایسا نہ تہا جکی بابت جائداد مذکور مواخذہ دار ہو سکے - یہہ واضح ہوا کہ قبل نیلام کے مدعیان نے انہین عذرات کی بنا پر اعتراض کیا تہا اور عدالت اجراکنندہ ڈگری نے ان کے دعوی کی تجویز کرنے سے انکار کیا تہا اور یہہ حکم دیا تہا کہ نیلام عمل مین آوے - اور دعویداران کو ہدایت نالش نمبری کی کی تہی - پس یہہ تجویز ہوئی - کہ خریداران نیلام اجرائے ڈگری کی نسبت یہہ تصور ہونا چاہئے کہ اُنکو اُن عذرات کی جو مدعیون نے نیلام کی نسبت کئے تہے اور اُس حکم کی جو عدالت نے برطبق عذرات مذکور کے صادر کیا تہا اطلاع حقیقی یا معنوی تہی اور نامبردگان نے بعلم دعوی مدعی کے اور تابع نتیجہ انکی نالش کے خریداری کی - یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ چونکہ جائداد بالیفائے قرضہ کے جو ایک شریک سے یافتنی تہا مین حیات اُسکے قرق ہوئی تہی پس نیلام اُسکے حصہ کا درست تہا لیکن چونکہ شہادت مقدمہ سے یہہ واضح ہوا کہ قرضہ ایسا تہا جکی بابت دیگر شرکا بموجب دہرم شاستر کے مواخذہ دار نہین ہو سکتے تہے - پس نیلام اُن کے حصص کا جائز نہ تہا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۰)

جہانکہ ایک ہندو نابالغ نے جو ماتحت قانون متاکشرا کے تہا ایک نالش بغرض منسوخی انتقال جائداد ہائے جو اُسکے والد کی تہی - اسی وجہ سے دائر کی کہ یہہ انتقال اُس قرض کے ادا کرنیکے واسطے کیا گیا ہے جو ناجائز مطالب کے واسطے اُٹہایا گیا تہا - سٹرمیٹ صاحب جسٹس نے یہہ قرار دیا کہ بار ثبوت اس امر کا کہ قرضہ واسطے ایسی مطالب کے کے اُٹہایا گیا تہا اور کہ مدعا علیہ کو اطلاع تہی کہ قرضہ مذکور ایسی مطلب کے واسطے اُٹہایا گیا ہے - مدعی پر ہے اور کہ مدعی اس بار ثبوت سے اسوجہ پر سبکدوش ہو سکتا ہے کہ اُس نے عام طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اُسکے والد نے فضول خرچی سے جائداد جدی کو تلف و برباد کر دیا ہے - بمقدمات ہنومان پرشاد پانڈے بنام بابوئی منراج کنوری (مور انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۲) و سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) کا حوالہ دیا گیا - اور سٹرمیٹ صاحب جسٹس نے نیز یہ بہی قرار دیا کہ والد کے ایسی چلن سے یہہ فرض نہین کیا جا سکتا کہ قرضہ متنازعہ واسطے اغراض جائزہ کے اُٹہایا گیا تہا - سٹوارٹ صاحب جسٹس نے قرار دیا کہ جب مدعی کا والد

فضول خرچی سے جائداد جدی کو برباد کرتا رہا ہے تو بار ثبوت اس مقدمہ مین مدعا علیہ پر ہونا چاہئے مگر چونکہ اس امر کے گمان کرنے کی وجہ ہے کہ مقدمہ سازشی ہے اور مدعی کے والد کی برانگیخت سے دائر ہوا ہے گو در حقیقت اُس نے دائر نہین کیا اور چونکہ یہہ امر نہایت مشتبہ ہے کہ اُس وجہ پر جو مدعی کی جانب سے اُٹھائی گئی ہے انتقال مذکور قابل اعتراض ہے یا نہین مدعی کے حق مین ڈگری صادر کرنا نامناسب ہے - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ +

ایک ہندو کے نام پر جو قانون متاکشرا کے بموجب رہتا تھا اُس روپیہ کی بابت جو اُس نے دہوکے سے غبن کیا تھا ڈگری ہوئی جس شخص کے پاس ڈگری فروخت کی گئی تھی - اُس نے اجراء کی غرض سے مدیون ڈگری کی ملکیت کے استحقاق کو جو ایک زمین مین بطور مزارعہ بشرح مقررہ کے تھا نیلام کرانا چاہا مدیون ڈگری کے دو لڑکون نے خریدار کے نام پر اراضی کا ۲/۳ حصہ حاصل کرنیکی نالش کی - تجویز ہوئی - کہ اس قسم کی اراضی مین ملکیت کا استحقاق بشرح مقررہ موروثی جائداد ہے یعنے وہ جائداد ہے جسمین بموجب ہندو دہرم شاستر لڑکون کو پیدائش ہی سے پختہ استحقاق ہوتا ہے - نیز تجویز ہوئی - کہ چونکہ ڈگری اس قسم کی نہین تہی جسکے ادا کرنیکے لئے جائداد خاندان فروخت ہو سکتی ہے ڈگری صرف باپ کی ذات کے ساتھہ ہے اور اس قسم کا قرضہ ہے جسکا ادا کرنا لڑکون کا فرض نہین ہے اور چونکہ خریدار پر ضرور تہا کہ وہ اس بات کی تسلی کر لیتا کہ آیا جائداد خاندان ادائے ڈگری مین نیلام ہو سکتی ہے ؟ خریدار اُن اصولون پر جو گردہاری لال بنام کنتو لال (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) و سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) مین بیان کئے گئے ہین ایماندار خریدار نہین سمجہا جاسکتا وہ اس امر سے ناواقف سمجہا جاسکتا تہا کہ جائداد خاندان ادائی ڈگری مین نیلام نہین ہو سکتی بلکہ یہہ سمجہنا چاہئے کہ اُسکو اس امر کا پورا علم تہا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴۳)

ہشتم خاندان مشترک تابع متاکشرا نے کہ (اُس خاندان مین پدر اور ایک پسر نابالغ تہا) بذریعہ رہن بعض جائداد خاندان کے روپیہ قرض لیا - ایک جانب یہہ ثابت نہین ہوا کہ روپیہ قرض لینے کے لئے ضرورت قانونی تہی - نہ بجانب دیگر یہہ ثابت ہوا کہ روپیہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے لیا گیا یا صرف کیا گیا یا دائن نے اُس غرض کی نسبت جس کے لئے روپیہ مطلوب تہا تحقیقات کر لی - تجویز ہوئی - کہ ایسی صورت مین مرتہن بذریعہ نالش موسومہ پدر و پسر کے پدر کی حیات مین نفاذ ذمہ رہن کا نہین کرا سکتا لیکن چونکہ قرضہ مذکور قرضہ ناقابل ہے لہذا نالش مستحق پانے ڈگری کا ہوگا کہ جسمین یہہ ہدایت ہوگی کہ قرضہ کل جائداد موروثی سے کہ جس مین جائداد مرہونہ داخل ہے وصول کیا جائے - بغرض اسکے کہ نابالغ اکلوتا بیٹا ہو نابر وہ اس بات کا ہی مستحق ہوگا کہ بمقابلہ پسر کے

بعد وفات پدر کے ڈگری اسی قسم کی حاصل کرے - یہہ فرض کر کے کہ مرتہن نے بحالات صدر فقط باپ کے اوپر ڈگری واسطے وصول زر و نیلام کرانے جائداد کے حاصل کی اور بوقت نیلام خود مشتری ہوا تو وہ مشتری نیک نیت لیعوض قیمت تصور نہین کیا جاسکتا اور بمقابلہ پسر نابالغ کے سوائے بقدر حق پدر واقع جائیداد مذکور مستحق پانے جائیداد کا نہوگا - مرتہن اندرا نہین حالات کے (لیکن بغرض اسکے کہ بوقت لینے قرضہ کے پسر بالغ ہوگیا تہا اور فریق نالش بنایا گیا تہا) مستحق پانے ڈگری کا ہوگا جسمین یہہ ہدایت ہوگی کہ قرضہ کل جائداد موروثی سے وصول کیا جائے - ایک صورت مین ایک خاندان مشترک تابع متاکشرا مین دو برادران اور اُنکے دو پسران نابالغ تہے - برادران نے کہ وہ مہتمان تہے بذریعہ تحریر کرنے پٹہ زرپشگی جائیداد خاص خاندان کے روپیہ قرض لیا اور دائن نے نسبت ضرورت قرضہ کے کچھ تحقیقات نہین کی - بعد ازان مہتمان مذکور نے پٹہ ذیلی اُسی جائداد کا زرپشگی دار سے لیا اور بدستور قابض رہے اور زرپشگی دار نے نالش لگان دائر کی اور ڈگری حاصل کی - اور اجرائے ڈگری مین مشتری ہوا اور قبضہ حاصل کیا - بطور امر واقع کے یہہ تجویز ہوئی کہ پٹہ زرپشگی اور پٹہ ذیلی محض ایک تدبیر منجانب مہتمان کے تہی کہ روپیہ قرض لین اور جائیداد پر قابض رہین لیکن یہہ ثابت نہین ہوا کہ روپیہ کس غرض سے قرض لیا گیا تجویز ہوئی کہ چونکہ پسران نابالغ کو زرپشگی دار نے فریق نالش نہین بنایا - لہذا وہ اس بات کے مستحق ہین کہ اپنے حصص مشتریان سے دلا پاوین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵) ٭

قانون متاکشرا کے رو سے حسب نظائر جوڈیشل کمیٹی کے باپ کی زندگی مین بہی قرضہ سابق کا ادا کرنا جو ذمہ باپ کے ہو ایک فرض سعادتمندی کا منجانب پسر کے ہے - لہذا اُسکا ادا کرنا ایک ایسا امر ضروری ہے کہ اُسکے لئے جو بیع یا رہن منجانب باپ کے کیا جاوے وہ بمقابلہ اُسکے پسران نابالغ کے جائز ہوتا ہے ایسے قرضہ سابق سے وہ قرضہ مراد ہے جو معاملہ مذکور یعنے بیع یا رہن متعلقہ جائیداد سے ماقبل کا ہو - اگر نالش بربنائے ایسے رہن کے کیجاوے جو باپ نے تنہا کیا ہو اور اُسمین لڑکے فریق کئے گئے ہون تو ڈگری بمقابلہ پسران کے جائز ہوگی گو وے اُسوقت جس وقت کہ قرضہ لیا گیا تہا (یہہ فرض کر کے کہ وہ قرضہ واسطے اغراض ناجائز کے نہ لیا گیا ہو) بالغ بہی ہوگئے ہون اور کل جائیداد پر مواخذہ پہنچیگا گو فقرہ ۲۹ باب۱ - فصل ۱ - و فقرہ ۱۰ - باب۱ - فصل ۲ - متاکشرا مین حکم دیگر نہج پر ہو - نسبت جائیداد موروثی کے لڑکے پر اُسی طرح پر مواخذہ بابت قرضہ باپ کے پہنچتا ہے اگر وہ قرضہ واسطے کسی اغراض خلاف تہذیب کے نہ لیا گیا ہو کہ جیسا بابت خود اُسکے قرضہ کے پہنچتا - لیکن حق کسی پسر بالغ کو عموماً ایسی ڈگری سے مضرت نہ پہنچیگی جو صرف بمقابلہ باپ کے صادر ہوئی ہو - جس حالت مین کہ ایک بالغ بیٹے کی نسبت گو وہ معترض ہمک کا نہ تہا

جسکی بنا پر نالش دائر کی گئی تہی اور نہ کوئی فریق نالش تہا یہہ ثابت کیا گیا کہ وہ خود ایک جزو کثیر قرضہ سابق کا جو دادا کی رو سے واجب الادا تہا ذمہ وار تہا اور اُس نے اپنے طریق عمل سے یہہ ظاہر کیا تہا کہ اُس نے کُل جائیداد موروثی کی بیع کو بخوبی منظور اور قبول کیا تہا - اور نیز اُس نے مرتہن کو قبضہ لینے دیا - اور گیارہ برس سے زائد قابض رہنے دیا اور اُسکو مواخذہ جات جائیداد کے ادا کرنے کے لئے روپیہ خرچ کرنے دیا - تو بر طبق نالش کے جو لڑکے نے بابت دلاپانے اپنے حصہ جائیداد موروثی کے دائر کی - یہہ تجویز ہوئی - کہ وہ مستحق کامیابی کا نہ تھا - اس صورت مین اُس نالش مین جو مرتہن نے دائر کی لڑکے کو ایک فریق کرنا چاہئے تہا - اصول قائم کردہ پریوی کونسل و ہائی کورٹ بمقدمہ اجلاس کامل لچہمن داس بنام گردہر چوہدری (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵) پر بحث کی گئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۵) +

ایک ہندو تابع قانون متاکشرا نے جو اپنے بیٹون کے ساتہہ بطور خاندان مشترک ہنود کے رہتا تہا بعض جائیداد ہائے غیر منقولہ موروثی کو زمان نابالغی بیٹون مین رہن کیا - ایک نالش مین جو مرتہن نے باپ اور بیٹون پر واسطے دلاپانے زر رہن کے بہ نیلام جائیداد مرہونہ اور دیگر جائیداد ہائے سے اور نیز ذات باپ سے دائر کی تجویز ہوئی - کہ مدعی پر اس امر کا ثابت کرنا لازم تہا کہ قرضہ کس غرض کے لئے لیا گیا تہا اور کہ وہ غرض ایسی تہی جسکے لحاظ سے باپ مجاز قائم کرنے مواخذہ کا اوپر حقوق پسران متوقعہ جائیداد غیر منقولہ موروثی کے تہا یا جس کے لحاظ سے اقل درجہ مدعی کو معقول وجوہ اس امر کے باور کرنے کے تھے کہ پدر مجاز قائم کرنے مواخذہ کا حقوق مذکور پر تہا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۳۸) +

نالش منجانب ایک ہندو کے جو تابع قانون متاکشرا ہے بابت حصول قرضہ جائیداد مبیعہ جو بحالت اُس کی نابالغی کے اُسکے پدر نے بیع کی ہو در صورتیکہ وہ مابین تین سال کے بعد اُسوقت کے کہ وہ اکیس سال کا ہو گیا ہو دائر کی ہو بین المیعاد ہے - قیاس یہہ ہے کہ کُل اشیاء مکسوبہ جو بوقت استعمال خاندان پیدا کی گئی ہون زر شترکہ سے پیدا کی گئی ہین - اور جو شخص یہہ بیان کرے کہ جائیداد پیدا کردہ ذاتی ہے اُسی شخص پر بار ثبوت اُس بیان کا ہے - پدر جو تابع قانون متاکشرا کا ہو جائیداد خاندان کو بغرض ادائے ایسے قرضہ جات کے جو اُس نے واسطے ایسی اغراض کے لئے ہون جو خلاف قانون یا خلاف تہذیب ہون منتقل کر سکتا ہے - اگر پسر بنظر اپنے خاص فایدہ کے اُس انتقال کی تنسیخ کا خواستگار ہو تو اُسکو یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ جن اغراض کے واسطے وہ انتقال عمل مین آیا ہے خلاف قانون یا خلاف تہذیب تہین - اگر پسر بحالت بلوغ اُسکے منتقل کرنے مین شریک ہو یا اُسنے

طریق عمل سے منتقل الیہ کو یہہ باور کرایا ہو کہ وہ اُس نقصان پر راضی ہوا تو وہ اُسکے جواز کی نسبت اعتراض کرنے سے ممنوع ہوگا۔ یہی مسائل رہن سے متعلق ہین تا کہ ایسے خریدار نیلام کو جس نے بعلت اجرائے ڈگری محصلہ بربنائے رہن نامہ خریداری کی ہو وہی منصب حاصل ہو جو منتقل الیہ بیع خانگی کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر پسر اُس نالش مین ایک فریق ہو جسمین ڈگری بربنائے رہن نامہ حاصل ہوئی تہی تو اُسکو کوئی منصب باقی نہین رہتا ہے۔ لیکن اگر وہ اُس نالش مین فریق نہو تو اُسکو منصب باقی رہتا ہے۔ لیکن خریدار سے اپنے حصّہ جائداد کے واپس پلٹنے کے لئے اِس امر کا ثابت کرنا لازم ہے کہ اصل قرضہ واسطے اغراض خلاف قانون یا خلاف تہذیب کے لیا گیا جبکہ پدر نے جائداد خاندان کو نہ بیع کیا ہو اور نہ رہن رکہا ہو۔ بلکہ نالش اِس غرض سے دائر کیگئی ہو کہ جائداد ذمہ وار ادائے قرضہ پدر قرار پاوے تو لازم ہے کہ پسر شامل پدر کے فریق نالش کیا جاوے جبکہ دائن نے صرف پدر پر نالش بابت اُس قرضہ کے کی ہو جو پدر نے لیا ہو۔ اور بعلت اجرائے ڈگری صرف حق و مرافق پدر نیلام کرائے ہون تو خریدار نیلام کو حق حقوق پسر نہین پہونچتے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷) ✠

خود قانون شاستر یا کسی فیصلہ مصدورہ جوڈیشل کمیٹی مین اس مسئلہ وسیع کی کوئی بنیاد نہین کہ جملہ صورتون مین از روئے نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری زر نقد موسومہ پدر کے خاندان مشترکہ مین جس مین پدر اور پسران شامل ہون خواہ بالغ ہون یا نابالغ سوائے حصّہ پدر کے اور کچہہ منتقل نہین ہوتا۔ اِس بارہ مین مقدمات مستند کی معائنہ کرنے سے یہہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ایسی ہر صورت مین یہہ امر کہ اجرائے ڈگری مین کیا نیلام ہوا اور کیا نیلام ہونا چاہئے (محض یہہ امر کہ ڈگری بمقابلہ تنہا پدر کے حاصل کیگئی تہی اِس بارہ مین کافی نہین ہے) اور یہہ بہی قابل دریافت ہے کہ آیا باپ پر بحیثیت قایم مقامی کے نالش کیگئی تہی یا نہین۔ (اور اگر نالش اِس طور سے نہین کیگئی تہی تو آیا پسران واسطے منسوخ کرانے نیلام کے بقدر اپنے حصص کے مستحق ہین۔ فیصلہ پریوی کونسل صادرہ مقدمہ دیندیال لال بنام جگدیپ نرائن سنگہ (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ و مقدمہ مذکور انڈین لا رپورٹ سلسلہ نظائر کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) کسی طرح اُس اصول کے خلاف نہین ہے جو مقدمہ مدن ٹہاکر بنام کنتو لال (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ و مقدمہ مذکور بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) مین قرار دیا گیا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۹۸) ✠

جب استحقاق حقیت و حق حصہ دار جائداد خاندان مشترکہ کے ایسی ڈگری کے اجرا مین نیلام ہون جسکا

مواخذہ اُسکی ذات پر ہو تو مشتری صرف مدیون ڈگری کا یہ حق حاصل کرتا ہے کہ دیگر حصہ داران سے جبراً تقسیم کرائے (دینیدیال بنام جگدیپ نرائن سنگھ (لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۴ صفحہ ۲۴۷، و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) کا حوالہ دیا گیا اور اُسکے مطابق فیصلہ ہوا - ایک خاندان کے باپ کے برخلاف ڈگری زر نقد صادر ہوئی - ڈگریدار نے جائیداد خاندان کو قرق کرا کے باپ کے استحقاق و حقیت و حق واقعہ جائیداد مذکور نیلام کرائے - تجویز ہوئی کہ بذریعہ نیلام مذکور باپ کا حصہ بحق مشتری منتقل نہیں ہوا - بلکہ وہ حق جو اُسے حاصل تھا یعنی جو حق کہ وہ واسطے تقسیم کرانے کے اور نسبت اُس شئے کے رکھتا تھا جو بذریعہ تقسیم مذکور اُسے حاصل ہو - خاندان سے جس کے ممبر بوقت صدور ڈگری باپ - ماں اور نابالغ لڑکا تھے - دہرم شاستر متاکشرا متعلق تھا - عدالت ماتحت نے ماں اور بیٹے کو جداگانہ ایک ایک ثابث کی ڈگری دی - اور ایک ثلث مشتری کے واسطے چھوڑا - بعدازاں ایک اور لڑکا پیدا ہوا - اور اپیل ہذا دائر ہی تھا کہ ماں نے وفات پائی - اور اُسکے حصہ کی نسبت دونوں بیٹے فریق مقدمہ بنے - تجویز ہوئی کہ اپیل ہذا میں جو منجانب مشتری دائر ہوئی ہے ڈگری بحال رہنی چاہئیے کیونکہ مدعی نے اسقدر حصہ حاصل کر لیا ہے جتنا کہ وہ بصورت زیادہ باضابطہ ہونے ڈگری کے حاصل کرتا - یعنی اُس نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا جسکا وہ تقسیم ہونے پر مستحق ہوتا - اب اُسکا کوئی مطالبہ نہیں رہا - نالش ایک مہتمم نے رجوع کی تھی جسکو کورٹ آف وارڈس نے اُس نابالغ کے بجائے مقرر کیا تھا جو استحقاق نالش کا رکھتا تھا - ایک عذرداری نسبت اختیارات مہتمم مذکور کے اسواسطے نامنظور ہوئی کہ وہ صرف اصطلاحی تھی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶) ✤

اس اصول کی نسبت نظائر میں کچھ اختلاف نہیں ہے کہ پسران اپنے حقوق کی بنا پر کہ وہ حقوق یہ ہیں کہ اُنکو حق موجودہ ذاتی بوقت اُنکی پیدائش کے باشتراک اُن کے باپ کے جائیداد موروثی میں حاصل ہوتا ہے) اعتراض نسبت اُس انتقال کے جو اُن کے باپ نے واسطے ادائے کسی قرضہ سابق کے کیا ہو یا نسبت دادرسی وارثان پدر کے جو بغرض وصول قرضہ ہو بشرطیکہ قرضہ مذکور کسی غرض خلاف تہذیب کے لئے نہ لیا گیا ہو نہیں کر سکتے - اس بارہ میں قاعدہ شاستر متاکشرا - اور متہیلا کا ایک ہے - اصول مذکورہ بالا اور اس امر میں فرق رکھنا ضرور ہے کہ کس حد تک پسران جو شامل رہتے ہیں اس امر سے ممنوع ہیں کہ اپنے حصو نپر مواخذہ پہنچنے کی بابت اُس حالت میں کہ نالش منجانب یا بنام صرف باپ کے کیگئی ہو اعتراض کریں اگر قرضہ بدیں وجہ واسطے غرض خلاف تہذیب کے نہ لیا گیا ہو ایسا ہو کہ بیع کل حقیت مشترکہ قابل تسلیم ہو تو وہ خود جائیداد کو

بلا نالش کے بیع کر سکتا ہے یا دائن اسکو بذریعہ نالش کے نیلام کرا سکتا ہے - لیکن اگر پسران جو باپ کے ساتھ شریک ہون فریق کارروائیات اجرا ڈگری یا نیلام کے ہون وہ اس امر سے ممنوع نہین ہین کہ تجویز عذر نوعیت قرضہ کی خود اپنی نالش مین کرا دین - مگر یہہ حق انکا بجز اس کے کہ یہہ ثابت کیا جاوے کہ قرضہ مذکور ایسا نہ تھا کہ جس کے لیئے فروخت حقیت مشترکہ جائز ہو کچھہ انکے کارآمد نہوگا - اگر بر طبق کارروائیات اور بلحاظ نیت فریقین کے اس امر مین شبہات پیدا ہون کہ آیا جو کچھہ فروخت ہوا وہ صرف حصہ باپ کا ہے یا حقیت مشترکہ ہے تو پسران کا فریق مقدمہ ہونا ایک امر لحاظ طلب ہو سکتا ہے - مگر در صورتیکہ خریدار نے کل حقیت کی بابت قرار داد کیا ہو اور قیمت ادا کی ہو جائز ہے کہ نامبردہ اپنے استحقاق کی حفاظت کسی ایسی بنا پر کرے کہ جس کے رو سے بیع ایسی حالت مین جائز ہوتی کہ پسران مقدمہ اجرائے ڈگری مین اپنے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیئے فریق کئے جاتے - مقدمہ دینڈیال بنام جگدیپ نرائن سنگہ (لاء رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) مین کوئی قاعدہ کلیہ ایسا نہین قرار پایا ہے کہ حقوق شراکتی بذریعہ نیلام اجرا ڈگری کے بجز اسکے منتقل نہونگے کہ شرکاء فریق نالش کئے گئے ہون - یا یہہ کہ صرف حق پدر کا جب کہ نالش صرف اسی کے نام ہو خریدار کو ملتا ہے چونکہ یہہ قرضہ ایسا تہا کہ جو بطور قرضہ خاندان مشترک کے تصور کیا جا سکتا تہا - لہذا گو نالش بابت اسکے صرف بمقابلہ پدر کے دائر کیگئی تہی - یہہ تجویز ہوئی کہ دعوے پسران نابالغ نسبت مستثنی ہونے ان کے حصہ کے بربنائے روئداد ساقط ہوتا ہے اور کل حقیت خاندان بذریعہ نیلام کے منتقل ہو گئی - (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱) ؁

جائداد موروثی ایک خاندان مشترکہ ہندو کی جسمین باپ اور اوسکا نابالغ بیٹا داخل تہا باپ کی طرف سے بحیثیت بزرگ خاندان و مہتمم جائداد کے بطور کفالت ادائے روپیہ کے جو واسطے مصرف اور منفعت خاندان کے قرض لیا گیا تہا مکفول ہوئی دائن نے باپ پر نالش واسطے دلا پانے روپیہ کے بذریعہ نیلام جائداد کے دائر کی اور بمقابلہ باپ کے نامبردہ نے ڈگری حاصل کی جسمین ہدایت جائداد کے نیلام کی مندرج تہی اور نامبردہ نے بعلت اجرائے ڈگری مذکور کے نیلام جائداد کی درخواست کی - اس نالش مین جو نابالغ بیٹے نے نیلام اجرا ڈگری مذکور سے اپنے حصہ واقعہ جائداد کو بچانے کے لیئے دائر کی یہہ تجویز ہوئی کہ وہ نالش جسمین کہ ڈگری مذکور صادر ہوئی تہی مثل ایسی نالش کے متصور ہوگی جو بمقابلہ باپ بحیثیت قائم مقام خاندان کے دائر ہوئی تہی اور ڈگری مذکور اوسی حیثیت سے بمقابلہ باپ کے صادر ہوئی ہے پس ڈگری مذکور بمقابلہ جائداد کے جاری ہو سکتی ہے باوجودیکہ نابالغ بیٹا حسب ضابطہ نالش مذکور مین مدعا علیہ نہین کیا گیا تہا - لچھمن لال ساہو بنام لچھمیشر سنگہ (لاء رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱

صفحہ ۲۳۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۷۴) کی پیروی ہوئی۔ اور مصر دبن دیالی لال بنام جگدیپ نرائن سنگھ (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) کا فرق ظاہر کیا گیا۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۱) +

جن مقدمات مین ہندو خاندان ہین جس سے دہرم شاستر متاکشرا متعلق ہو بیٹا اپنے باپ کے کئے ہوئے انتقال جائداد جدی کو منسوخ کرانیکی استدعا کرے اُنمین فیصلہ کا قاعدہ اس امر پر منحصر ہوتا ہے کہ آیا انتقال متنازعہ (الف) ایک قرضہ کے معاوضہ مین کیا گیا ہے یا معاوضہ روپیہ کے جو انتقال کرنے کے موقع پر اُسکے باپ کو دیا گیا (ب) وہ سابقہ قرضہ کیواسطے عملین آیا ہے۔ اول الذکر صورت مین چونکہ ہندو باپ کو از روے دہرم شاستر متاکشرا جائداد جدی بر اُسکے منتقل کرنیکا کوئی اختیار حاصل نہین ہوتا بجز ایسے موقع کے کہ کسی بڑی بھاری خاندانی ضرورت کے رفع کرنے کی غرض سے ایسا کیا جائے پس جو شخص ایسی جائداد کو صرف نقد روپیہ فوراً باپ کو دیکر رہن رکھے وہ مستعد مین جو بیٹے نے ایسے انتقال کے جواز کی نسبت اعتراض کرنے اور اُسکو روکنے کے لئے دائر کیا ہو جہانتک کہ بیٹے کے حقوق پر اثر پڑتا ہے یہ ثابت کرنیکا پابند ہوتا ہے کہ روپیہ اُسنے واجبی اور معقول تحقیقات کر کے دیا تھا جس سے اُس نے بطور ایک عقلمند آدمی کے اپنا یہ اطمینان کر لیا کہ روپیہ ایسی خاندانی و قانونی ضرورتون کے لئے مطلوب تھا جنکی نسبت باپ بہ حیثیت سب سے بڑے منتظم رکن خاندان کے انتظام کر سکتا تھا اور جائداد جدی اُن ضرورتون کی پابند ہے۔ آخر الذکر صورت مین قانون کا قاعدہ یہ ہے کہ بیٹے کا جواز روے ایمان یہ فرض ہے کہ وہ اپنے باپ کے قرضے ادا کرے اور جنکی شاسترون مین برابر ہدایت کیگئی ہے اُس فرض سے بیٹے کی بریت قرضے کی حیثیت اور نوعیت سے تعلق رکھتی ہے اور اُس ملک سے نہین جسپر بذریعہ ادائے زر بوجھہ ڈالنے کی استدعا کی گئی ہو اور بیٹے کے لئے محض یہ تنازعہ کرنا کافی نہین ہے کہ قرضہ متنازعہ کسی خاندانی سخت ضرورت کی روسے بجا نہ تھا۔ کیونکہ دہرم شاستر اُسپر اپنے باپ کے قرضے اُتارنے کا فرض ڈالتا ہے اور یہ فرض صرف یہ ثابت کرنے سے اُتر سکتا ہے کہ قرضہ متنازعہ پر بداخلاقی کا دھبہ تھا۔ (نمبر ۲۱ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔) +

قاعدہ عام یہ ہے کہ دائن کو جو اپنا دعوی بموجب دستاویز کفالت نوشتہ ہندو پدر کے جائداد ہندو خاندان مشترک پر بابت اُس روپیہ کے جو پدر مذکور کو جسکو محض ایک حق محدود حاصل تھا قرض دیا گیا تھا نافذ کرانا چاہے لازم ہے کہ اگر بحث پیدا ہو تو وہ یہ ثابت کرے کہ وہ روپیہ باپ نے ایک ضرورت جائز کے لئے حاصل کیا تھا یا یہ کہ دائن مذکور نے ایسی تحقیقات مناسب کی تہی کہ جس سے ایک شخص محتاط کو یہ اطمینان ہو گا کہ قرضہ ایک قرضہ سابق کے ادا کرنے کے لئے یا دیگر ضروریات جائز خاندانی کے لئے لیا گیا تھا۔ درمیان ایسے مقدمات کو جیسا کہ یہ مقدمہ ہے

اور ایسے مقدمات کے کہ جن مین ڈگری پدر پر اور جائداد فروخت شدہ پر حاصل کیگئی ہو یا ایسے مقدمات کے کہ جنمین پسران عدالت مین باستدعائے چارہ کار بمقابلہ ایسی بیع کے جو اُن کے باپنے بعوض قرضہ سابقہ کے کی ہو اور سمن فرق ہے جبکہ ڈگری باپ پر حاصل ہوئی اور نیلام ہوگیا ہو تو قیاس یہہ ہوتا ہے کہ ڈگری صحیح طور پر صادر ہوئی تہی جب پسر عدالت مین باستدعائے چارہ کار بمقابلہ ایسی بیع کے جو باپنے بعوض قرضہ سابقہ کے کی ہو آوے تو اُس پسر کا یہہ کام ہے کہ مقدمہ واسطے چارہ کار مستدعیہ کے ثابت کرے - ایک نالش مین جو اشخاص خاندان ہندو مشترک پر بربنائے ایک دستاویز کے جو اُن کے باپنے لکہی تہی اور جس مین جائداد خاندانی مکفول کیگئی تہی کسی جانب سے کوئی شہادت نسبت اُن حالات کے جن مین وہ دستاویز لکہی گئی تہی نہین دیگئی اور کسی شہادت سے یہہ نہین واضح ہوتا تہا کہ مدعی نے نسبت اُن اغراض کے کہ جن کے لئے وہ دستاویز پدر نے لکہی تہی کوئی تحقیقات کی تہی تجویز ہوئی - کہ مدعی پر یہہ بار ثبوت ہے کہ وہ یا تو یہہ ثابت کرے کہ روپیہ واسطے ایک ضرورت جائز کے حاصل کیا گیا تہا یا یہہ کہ اُس نے تحقیقات مناسب کی تہی اور ایسی اطلاع حاصل کی تہی کہ جس سے ایک شخص محتاط کو یہہ اطمینان ہوگا کہ قرضہ واسطے ادا کرنے ایک قرضہ سابقہ کے یا واسطے دیگر جائز ضروریات خاندان کے لئے گیا تہا اور چونکہ ایسی کوئی شہادت نہین دیگئی لہذا نالش ڈسمس ہونی چاہئے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۳) ۴

• بصورت خاندان تابع متاکشرا کے جسکے ارکان ایک باپ اور کئی نابالغ بیٹے ہین باپنے جائداد جدی کو بغیر کسی ضرورت متحققہ کے رہن کردیا لیکن برخلاف اسکے کوئی خلاف اخلاق یا خلاف قانون اغراض کیلئے قرضہ لینا ثابت نہ ہوا اور نہ یہ ثابت ہوا کہ قرضخواہ نے اس غرض کی نسبت کوئی تحقیقات کی ہے قرضہ بذات خود مطابق قواعد پریوی کونسل کے ایک سابقہ قرضہ تہا - ایک نالش میں جو برخلاف باپ اور اُسکے بیٹون کے دائر ہوئی ایک ڈگری کے رو سے مرتہن کو یہ استحقاق حاصل ہوا کہ قرضہ تمام جائداد جدی مع جائداد مرہونہ سے وصول کرے - قرضہ ماسبق جو باپنے ناعاقبت اندیشی یا حماقت سے نامعقول طور پر بلا ضرورت لیا ہو وہ بہی ایسا قرضہ ہی جسکی ادا کے لئے ایک پاک فرض حسب قانون متاکشرا بیٹون پر عاید ہوتا ہے - مقدمہ چھنداس بنام گردہر چوہدری (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۸۵) کی پیروی اور تشریح کی گئی - نیز گنگا پرشاد بنام اجودہیا پرشاد سنگہ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۱) کی پیروی کی گئی تجویز ضمنی - "قرضہ سابقہ" سے مراد جس طور پر کہ اجلاس کامل نے بلحاظ رہن کے اس سے مراد لی ہے

ایسا قرضہ مراد ہے جو اُس معاملہ رہن سے پیشتر کا ہو اور بصورت کارروائی بذریعہ نالش اس قرضے سے مراد ہے جو نالش سے پیشتر کا ہو - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۸) ✝

ایک مشترکہ خاندان ہنود پابند متاکشرا مین جس میں باپ اور اُسکے بیٹے داخل تھے باپ نے بارہ ہزار روپیہ کے قرضہ کی بابت جو ایک تیسرے شخص نے اُٹھایا تھا اپنا ضمانت نامہ لکھدیا - قرضخواہ نے سود کی بابت نالش کرکے ڈگری حاصل کی اور اُسکا اجراء کرایا - اور خاندان مذکور کی جدی جائداد کو قرق کراکے نیلام پر چڑہا دیا - بیٹون نے بذریعہ نالش عذرداری کی کہ جدی جائداد مین سے اُنکا حصہ قرقی و نیلام سے محفوظ رکہا جاوے - تجویز ہوا کہ جائداد جدی ڈگری کے اجراء مین جو صرف باپ کے اوپر ہوئی ہو قابل مواخذہ ہوتی ہے - اور جو اسناد اس بارہ مین ہین اونکو جمع کیا گیا اور اونپر بحث کی گئی - (نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب رکارڈ دیوانی) ✝

مدعی بیٹے نے دعویٰ استقرار اپنے حق اور برطرفی قرقی کا اس بیان سے دائر کیا کہ مدعی اور مدعا علیہ نمبر ۱ پدر مدعی مشترکہ خاندان کے ممبر تھے پدر مدعی نے صرف اپنا حصہ جائداد موروثی مشترکہ کا جسمین مدعی بھی شریک ہے پاس دیگر مدعا علیہم کے رہن کیا اوس رہن کی بنیاد پر ڈگری مدعا علیہم دائنان نے حاصل کی اور اُس ڈگری کے اجراء مین کل جائداد خاندانی کو دائر نیلام کرایا ہے استقرار حق مدعی نسبت اوس کے حصہ کے کردیا جاوے کہ وہ نہ کبھی رہن ہوا نہ قابل نیلام ہے - رہن نامہ جسکی بنیاد صرف بمقابلہ پدر کے ڈگری دائنان نے حاصل کی تھی اوسمین یہہ تحریر تھا کہ حق حقوق زمینداری اپنا مستغرق کرتا ہون مدعا علیہ دائنان کی جانب سے یہ عذر تھا کہ جب روپیہ جس کے عوض مین رہن نامہ تحریر ہوا الغرض خلاف تہذیب لیا جانا ثابت نہین ہے تو اوس کی ذمہ واری کل جائداد موروثی پر پہنچتی ہے اور رہن نامہ اور ڈگری کے الفاظ ایسے وسیع ہین جنمین کل جائداد موروثی داخل ہوسکے یہ دعویٰ عدالتین ماتحت سے ڈگری ہوا اور مدعا علیہم نے اپیل دوم کیا - اجلاس کامل کے مقدمہ سپرد ہوا اور تجویز ذیل صادر ہوئی - تجویز - یہہ الفاظ جنکا ذکر رہن نامہ مین ہے ایسے وسیع خیال کئے جاسکتے ہین جسمین کل جائداد خاندانی داخل ہوجاوے - مقدمہ ہذا مین امر تجویز طلب یہہ ہے کہ بوقت تحریر رہنامہ کے کیا منشاء فریقین معاملہ تہا - اگر مدعی کی شہادت معقول سے یہہ امر ثابت کرے کہ صرف ایک محدود حق پدر کا رہن کرنا مقصود تہا تو وہ کامیاب ہوگا - ورنہ یہہ سمجہا جاویگا کہ گویا کل جائداد مستغرق کرنا مقصود تہا پس ہم تجویز اور تنقیح دیگر امورات کیلیئے جو مقدمہ ہذا مین پیدا ہون مقدمہ واپس کرینگے اور ڈگری عدالتین ماتحت کو منسوخ کرینگے -

(انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹) ✝

نیلام جائیداد کا سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوا تہا خریدار نیلام کے مقابلہ مین مدعی جو پوتہ مدیون متوفی کا ہے دعویدار ہے مدعی بوقت نیلام نابالغ تہا۔ یہ دعوے قبضہ کا اپنے حصہ کی بابت اوس نے جائیداد خاندانی موروثی مین دائر کیا ہے سوال واسطے فیصلہ کے مقدمہ ہذا مین یہ تہا کس قدر حقیت نیلام سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی اور مدعی مستحق دلاپانے اپنے حصہ کا ہے یا نہین منجانب مدعاعلیہ اپیلانٹ کے یہ بحث کی گئی ہے کہ چونکہ یہ ثابت نہین ہے کہ قرضہ ناجائز تہا تو یہ سمجھنا چاہئے کہ کل جائیداد خاندانی نیلام ہو گئی - **تجویز**۔ جب جائیداد کا نیلام ڈگری سادہ خواہ ڈگری رہن مین بمقابلہ پدر کے عملمین آوے اور کوئی امر ایسا نہین ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ صرف ایک حق محدود نیلام ہوا ہے تو یہ قیاس ہونا چاہئے کہ کل جائیداد خاندانی نیلام ہو گئی ہے دفعہ ۲۸۷ ضابطہ دیوانی حال کے بموجب نوعیت استحقاق مدیون اور اوس کی تعداد صاف طور پر درج اشتہار ہونی چاہئے ہماری سمجھ مین ایسے حالات مین صاف یہ امر تجویز ہونا چاہئے کہ آیا صرف حصہ مدیون یا کل جائداد خاندانی کا نیلام مقصود ہے - یہی حالت ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے نفاذ کے وقت تہی اس مقدمہ مین کسی فریق نے کارروائی اجراء سے ڈگری کو شہادت مین پیش نہین کیا ہے مگر کچھ شہادت مسل مین ایسی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈگری جسکے اجراء مین نیلام حقیت کا ہوا صرف بمقابلہ پدر اور دیگر اشخاص کے تہی جنکا خاندان مشترکہ مدعی سے کوئی واسطہ نہ تہا وہ روپیہ خود پدر نے قرض واسطے فائدہ خاندان کے نہین لیا تہا بلکہ وہ ایک شخص غیر کا ضامن ہوا تہا اور اوس ضمانت کی بابت ڈگری صادر ہوئی تہی تو ایسی حالت مین باپ کرتا خاندان کا نہین سمجہا جا سکتا ہے اور اس خاص مقدمہ مین یہ نتیجہ نکالنا صحیح ہے کہ صرف حصہ پدر نیلام ہوا ہے دعوی مدعی کا بجا ڈگری ہوا ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹) ✝

جب کوئی ہندو لڑکا نسبت رہن کے جو اوسکے باپ نے کیا ہو اعتراض کرے یا اوس ڈگری پر جو اوسکے باپ کے نام صادر ہوئی ہو یا نسبت نیلام کے جو عمل مین آگیا ہو یا عمل مین آنیوالا ہو عام اس سے کہ ڈگری بربناء رہن نامہ یا قرضہ سادہ کے ہو۔ یہ امر ذمہ پسر کے ہے کہ اگر وہ اپنے حقوق کی برائت نیلام سے چاہتا ہی تو ثابت کرے کہ وہ قرضہ جسکو ادا سے وہ اپنی برائت چاہتا ہے اس قسم کا نہ تہا کہ جو اوسکو بحیثیت ہندو پسر کے حسب فرائض مذہبی ادا کرنا چاہئے یا یہ کہ اوسکے حقوق واقع جائداد داخل رہن نہ تہے یا داخل ڈگری نہ تھے۔ یا اوسپر اثر جاری سرٹیفکٹ نیلام کا نہین پہونچتا ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹) ✝

نیلام مبائی ڈگری مین	بعدم ثبوت اس امر کے کہ قرضہ ایک ناجائز کام کیواسطے لیا گیا تہا۔ بموجب دہرم شاستر

ایک لڑکا نسبت نیلام جایداد جدی بایفائے قرضہ اپنے باپ کے عذر نہین کر سکتا - (تمبر ۷ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✠

عموماً ایسے مقدمات مین امور ذیل قابل غور ہین :-

(۱) وہ حق کیا تہا جو خرید کیا اور جسکی بابت مشتری نے روپیہ دیا - وہ صرف باپ کا حق تہا یا وہ کل خاندان کا حق تہا ؟

(۲) کیا وہ قرضجات جنکی بابت وہ ڈگریان حاصل کی گیئین - بعلت جنکے جایداد نیلام ہوئی واسطے اغراض خلاف تہذیب کے لئے گئے تہے ؟

(۳) کیا مشتری کو اطلاع اس امر کی تہی کہ قرضہ جات بغرض مذکور لئے گئے تھے ؟ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۷) ✠

پسر کی نالش پر مسٹر جٹس سار جنٹ صاحب نے فرمایا کہ ایک سادہ ڈگری کے اجراء مین جو بخلاف باپ کے ہو ہم خیال کرتے ہین کہ اُس اصول کی پیروی کرنی چاہئے جو پریوی کونسل نے بمقدمہ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲) قائم کیا ہے یعنے یہہ کہ بعدم موجودگی حالات کے جایداد خاندانی نیلام نہین ہوتی - صرف حقوق پدر کے ایسی نیلام سے منتقل ہوتے ہین - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۹) ✠

بار ثبوت | پسران خاندان مشترک تابع متاکشرا عذر اپنے حقوق وراثت کا جائداد خاندان مین بمقابلہ اپنے باپ کے انتقال بابت قرضہ سابق یا بمقابلہ نیلام بعلت اجرا ڈگری بابت قرضہ قسم مذکور کے نہین کر سکتے گو پسران فریق ڈگری مذکور نہ رہے ہون بجز اسکے کہ پسران یہہ ثابت کر سکین کہ قرضہ واسطے غرض خلاف تہذیب یا ناجایز کے لیا گیا ہے - حیثیت پسر کی اس بارہ مین حیثیت دیگر رشتہ مندان خاندان مشترک سے مختلف ہے کیونکہ اوس پر فرض ہے کہ جایداد مشترکہ سے اپنے باپ کا قرضہ ادا کرے - بعلت ایک ڈگری موسومہ پدران مقروض ایسے خاندان کے جس مین پدران و پسران شامل تھے جایداد خاندان پر مطالبہ قائم کیا گیا اور نیلام بعلت اجرائے ڈگری محض حق حقوق و مرافق مدیونان نہین بلکہ نیلام جایداد کا بطور حق نامبردگان عمل مین آیا اور قبل نیلام منجانب پسران یہہ اطلاع دیگئی تہی کہ جایداد مذکور موروثی اور مشترکہ ہے - ایک نالش مین جو منجانب پسران بنام مشتری نیلام واسطے دلاپانے اپنے حصص کے دائر ہوئی تجویز ہوئی - کہ اس امر کا اثبات مین ثابت کرنا ذمہ

مدعیان تہا کہ قرضجات واسطے غرض ناجائز یا خلاف تہذیب کے لئے گئے تھے اور یہہ ثابت کرنا کہ باپ علے العموم فضول خرچ تہا کافی نہین ہے مشتری کو اس امر کا ثابت کرنا ضروری نہ تہا کہ تحقیقات مناسب نسبت غرض قرضہ کے کی گئی تہی اور نہ یہہ ثابت کرنا ضروری تہا کہ روپیہ واسطے ضروریات خاندان کے قرض لیا گیا تہا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۷) +

مدعی نے بقایا زر رہن کی جواز روئے ایک رہنتامہ نوشتہ پدر مدعا علیہ کے جو ۱۸۷۶ء مین تحریر ہوا تہا واجب الادا تہا نالش کی پدر مدعا علیہا بعد تحریر رہنتامہ مذکور کے فوت ہو گیا تہا - اس نالش مین جواب مدعا علیہ کا یہ تہا کہ بلا ضرورت جائز واسطے اغراض ناجائز کے قرض لیا گیا اور جائیداد موروثی سے اوسکا حصہ قابل نیلام نہین ہے ایک رقم کی نسبت یہ بہی اعتراض مدعا علیہ کو تہا کہ وہ بابت ایک سرانجام کے واجب الادا ہے اور وہ رقم بلا حصول سارٹیفکیٹ کے جواز روئے ایکٹ پنشن کے حاصل ہونا چاہئے نہین دلائی جا سکتی ہے عدالت ماتحت نے بطور امر واقعات کے یہ تجویز کیا تہا کہ مدعا علیہ کا باپ فضول خرچ اور بد چلن آدمی تہا مگر یہ بہی عدالت مذکور نے تجویز کیا کہ مدعا علیہ یہہ امر ثابت کر سکا کہ یہہ خاص قرضہ واسطے اغراض مذکور کے لیا گیا تہا پس اونہون نے ڈگری دعوی کی بحق مدعی صادر کی مدعا علیہ نے اپیل ہائیکورٹ مین کیا - تجویز ہوئی کہ بار ثبوت مدعا علیہ پر تہا اور سکا یہہ کام تہا کہ وہ ثابت کرتا کہ وہ خاص قرضہ جسکی نالش ہے واسطے اغراض ناجائز کے لیا گیا - مدعا علیہ نے یہہ امر ثابت نہین کیا محض یہہ امر ثابت کرنا کہ باپ فضول خرچ یا عیاش تہا کافی نہین ہے عدالتون سے یہہ امر طے ہو چکا ہے کہ باپ کو بحیثیت کرتا خاندان کے اختیار انتقال جائیداد کا ہے سوائے ایک خاص صورت کے کہ جس خاص صورت کا بار ثبوت اوس خاص شخص پر ہے جو یہ بیان کرتا ہو اور جس سے استحقاق دائن الیصال روپیہ کا جائیداد موروثی سے زائل ہو جاتا ہو سو دیکہو مقدمات ذیل متعلق اس بحث کے -

انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۹۳ و جلد ۶ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰ و جلد ۱ صفحہ ۳۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰) +

باپ ایک خاندان مشترکہ غیر منقسمہ اہل ہنود نے رہن کل جائیداد غیر منقولہ خاندان مشترکہ کا کیا مرتہنان نے ایک ڈگری بابت اپنے زر رہن کے حاصل کی اور جائیداد مشترکہ خاندانی کو قرق کرایا بر طبق اسکے نابالغ پسران راہن نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ انکا حق واقع جائیداد مرہونہ ڈگری مرتہنان کی بابت مواخذہ دار نہین ہے کیونکہ وہ قرضجات جنکی بابت رہن کیا گیا تہا اغراض خلاف تہذیب کیواسطے لئے گئے تہے اور اس قسم کے

قرضجات نہ تہے جسکا ادا کرنا بموجب دہرم شاستر کے ایک فرض مذہبی ذمہ اونکے ہو۔ تجویز ہوا۔ کہ بار ثبوت اس امر کا کہ قرضجات مابہ البحث اغراض مبینہ کے واسطے لئے گئے تہے ذمہ مدعیان کے ہے۔ مقدمہ بیتی مادہو بنام باسدیو پاٹہک (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹) کی تقلید کی گئی مقدمات لال سنگہ بنام دیو نرائن سنگہ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۹) و باسامل بنام مہاراج سنگہ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۵) و سرامانیا بنام سداشیو۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵) و ہنومان پرشاد پانڈے بنام منراج کنوری (اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۶ صفحہ ۳۹۳) و بہگت پرشاد سنگہ بنام گرجا کنور (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷) کا حوالہ دیا گیا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۶) ✝

مقدار ضرورت جائز کا ہر ایک مقدمہ کے خاص حالات پر لحاظ کرنا چاہئے مثلاً خاندان کیواسطے جو روپیہ قرض لیا جاوے جیسا کہ واسطے اخراجات شادی کے۔ (نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

یا جو قرضہ واسطے اجرائے کاروبار تجارت کے جسکا جاری کیا جانا واسطے فائدہ خاندان کے مقصود ہو لیا جائے۔ (نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

یا واسطے ادائے زرڈگری کے جو بنام مہتمم ایک دوکان تجارت کے اوپر بنیاد بعض ہنڈویات تحریر کردہ مہتمم کے جسکا روپیہ وصول نہین ہوا تہا حاصل کی گئی ہو۔ (نمبر ۶۴ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

حق شریک نسبت انتقال حصہ خود دہرم شاستر کے روسے اصلی تصور خاندان مشترکہ کا یہہ ہے کہ تاوقتیکہ خاندان غیر منقسم رہے کوئی رکن خاندان کا یہہ نہین کہہ سکتا کہ اسکا فلان حصہ جائداد مین ہے۔ (مور ز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۸۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۵) ✝

ہر ایک شریک کا حق ایک مرتہن مواخذہ کی مانند ہے کوئی رکن تاوقتیکہ جائداد غیر منقسم ہے مالک نہین کہا جا سکتا مگر سب کے حق کا مواخذہ کل جائداد کی نسبت ہے اور کل ارکان مجموعی طور پر حق ملکیت کا استعمال کر سکتے ہین۔ کوئی خاص شریک کسی حصہ کو جائداد مشترکہ مین تاوقتیکہ خاندان مشترکہ ہے بیع نہین کر سکتا۔ کیونکہ اوسوقت تک اُسکا کوئی خاص حصہ نہین ہے اسکو صرف حق مواخذہ کل جائداد کی نسبت حاصل ہے۔ خاندان کی غیر منقسمہ حالت مین کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ بوقت تقسیم متعدد ارکان کو کونسا حصہ ملیگا کیونکہ خاندان مین ارکان کی پیدائش اور وفات کے سبب ہر ایک حصہ کی تعداد ہر وقت بدلتی رہتی ہے اگر کسی خاص رکن کو اجازت دی جائے کہ وہ کسی حصہ کو جائداد مشترکہ مین سے منتقل کر دے

اور خود خاندان غیر منقسمہ کا رکن بنا رہے تو یہہ امر سخت باعث نا انصافی حقوق دیگر شرکایان کا ہوگا - ایک شریک ہندو خاندان مشترکہ غیر منقسمہ پر بکار قانون متاکشرا اپنی حصہ جائداد خاندانی کو بغیر رضامندی صریحی یا معنوی دیگر شرکاء کے رہن یا بیع نہین کرسکتا - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۸) +

(ف) نے زمانہ نابالغی اپنی پسر (س) مین لغرض حصول زر واسطے اغراض خلاف تہذیب کے جائداد موروثی خاندانی کو بیع کیا خریدار نے بہ نیک نیتی عمل کیا اور جائداد مذکور کی بابت قیمت ادا کی تجویز ہوئی - کہ بیع بقدر حصہ (ف) کے بہی جایز نہین تہی اور (س) مستحق دلا پانے جائداد مذکور کا بطور جائداد مشترک خاندان کے تہا - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۷) +

ایک خریدار ایک حصہ مخصوص جائداد موروثی خاندان ہنود غیر منقسمہ کا نالش واسطے صرف اُس خاص حصہ کے نہین کرسکتا جو اُسنے ایک ممبر اُس خاندان سے خریدا ہو - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۵)

بمقابلہ جائداد موروثی از روئے متاکشرا کے جب تک کہ وہ جائداد غیر منقسمہ ہے اور حصہ ایک شخص خاندان کا معین نہین ہوا ہے تب تک شخص مذکور اُس حصہ کو بلا رضامندی اپنے شرکاء کے منتقل نہین کرسکتا - ایک خاندان مشترکہ مین برادر زادہ جسنے چچا متوفی کا حصہ غیر منقسمہ بذریعہ حق باقیماندگی کے پایا تہا مستحق دلا پانے اُس حصہ کا مشتری سے تہا جسکے ہاتہہ چچا مذکور نے اپنی حیات مین اُسکو بلا رضامندی اپنے شرکاء کے اور بلا ضرورت بیچ دیا تہا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷) +

بیع منجانب ایک حصہ دار از روئے قانون متاکشرا اسوجہ سے ناقص تہی کہ نامبردہ نے بلا کسی تقسیم کے جزو جائداد خاندان مشترکہ کا خود لے لیا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷) +

ایک حصہ دار بحیثیت ایک رکن خاندان مشترک اہل ہنود کے اس امر کا مجاز نہین ہے کہ جائداد مشترکہ کے ایک جزو کا رہن دیگر شرکایان کی رضامندی کے بغیر کرے - (نمبر ۶ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بروئے دہرم شاستر کے جیسا کہ پنجاب مین جاری ہے کوئی ہندو ممبر مشترک خاندان کا بعدم ثبوت ہونے رواج مخالف کے جائداد مشترکہ مین اپنی حصہ تک بہی بلا رضامندی اپنے شرکایان کے انتقال نہین کرسکتا (نمبر ۱۵۳ ۱۸۸۳ء و نمبر ۲۱ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جائداد مشترکہ موروثی مین ایک حصہ دار کا حصہ متعلق ایسی ڈگری کے اجرا مین نیلام ہوسکتا ہے جو اُسکے نام حاصل کی گئی ہو ایسے خریدار نیلام کو اس جائداد کے تقسیم کرا دینیکا حق حاصل ہو جاتا ہے اور

وہ قاعدہ جسکے روسے ایک حصہ دار کے لئے اپنا استحقاق بدون رضامندی دیگر حصہ داران منتقل کرنا منع ہے خریدار سے متعلق نہین وہ اپنے حقوق بحیثیت خریداری کو بیع کرسکتا ہے۔ (نمبر ۵۸ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

حق حقوق ومرافق ایک شریک واقع جایداد مشترکہ موروثی بموجب قانون متاکشرا کے اجرائے ایسی ڈگری مین جو بمقابلہ اوسکی ذات کے حاصل کی گئی ہو قرق ونیلام ہوسکتے ہین۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۸) +

جو اصول مقدمہ دیندیال بنام جگدیپ نرائن (لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۲ صفحہ ۱۳۱) مین قرار پایا ہے کہ حق حقوق ومرافق ہندو باپ کے واقع جایداد خاندان مشترکہ بموجب دہرم شاستر متاکشرا کے باجرائے ایسی ڈگری کے جو اوسکی ذات خاص پر حاصل کی گئی ہو قرق ونیلام کئے جاسکتے ہین۔ وہ خاندان کے ہر شریک کے حق حقوق ومرافق سے متعلق ہے اور صرف باپ کے ہی حق سے متعلق نہین ہے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۹ وجلد ۵ صفحہ ۴۲۵) +

نیلام جز وحقوق ومرافق ایک غیر منقسم خاندان کے ہوجانے سے حالت غیر منقسمہ خاندان کی جاتی رہتی ہے بعد ازان اگر باقی ارکان اپنا حصہ خریدار کے نام بلا رضامندی دیگر شرکاء کے ہبہ کرین تو جائز ہے۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۹) +

انتقال ایک فعل ہے جو ضرورتاً اور قطعاً کالعدم نہین ہے بلکہ صرف قابل تنسیخ منجانب شرکایان ہے بشرطیکہ وے اُسکو منسوخ کرانا مناسب سمجہین بغرض ثابت کرنے اس امر کے شرکایان نے معاملہ کی نسبت رضامندی دی تمامتر جو کہ قائم ہونا چاہئے یہ ہے کہ چونکہ اُس فعل کا ممنوعی اختیار اونکو حاصل تہا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ انکو یہہ عمل معلوم تہا اُنہونے اُس اختیار کے استعمال کرنے مین غفلت کی ہے۔ (نمبر ۱۵۲ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جایداد بیوہ | از روئے دہرم شاستر کے جبکہ بیوہ وارث ہوتی ہے تو وہ قطعی حق مین حیاتی حاصل نہین کرتی وہ کامل طور پر وارث جایداد ہوتی ہے اور کسیکو حساب دہ نہین ہے وہ اُن اشخاص کی امین نہین ہے جو اوسکے بعد وارث ہون اور وہ کامل اختیار تمتع کا رکہتی ہے۔ وہ حیثیت جو مہتمم خاندان مشترکہ کی ہے اُس سے حیثیت بیوہ کی مختلف ہے مہتمم صرف برضامندی شرکاء عمل کرسکتا ہے خواہ وہ صریحی ہو یا معنوی ہو لیکن بحالت ہونے بیوہ کے شرکاء اوسکے تابع ہوتے ہین اور جایداد اوسکے اختیار مین ہوتی ہے

پس جو شرکار کرسکتے ہین وہی بیوہ تابع اس شرط کے کرسکتی ہے کہ وہ ورثاء آئندہ کے لئے جائز طور پر عمل کرتے اُن ورثا کے استحقاق سے اُن لوگون پر جو بیوہ کے ساتھ معاملہ کرین - یہہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے کہ خاص طور پر احتیاط کرین اگر ایسا نہ کرینگے تو جو کفالت اونکو جایداد پر حاصل ہے وہ بعد وفات بیوہ کے بیکار ہوجائیگی - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰) +

بیوہ جو حقیت اپنی شوہر کو بحالت نہونے اولاد قسم ذکور کے پاوے عام اس سے کہ وہ بذریعہ توریث کے پاوے یا بذریعہ حق تلافی ماندگی کے محض حقیت حین حیاتی حاصل نہین کرتی کل حقیت اُسوقت مین اُسکو حاصل ہوتی ہے - اگرچہ نسبت بعض مراتب کے صرف ایک حق محدود کے لئے حاصل ہوتی ہو وہ ایک حقیت وراثت پر واسطے ورثاء اپنے شوہر کے قابض ہوتی ہے اور بوقت اختتام اس حقیت کے جایداد اُن اشخاص کو پہونچتی ہے جو وارثان شوہر کے اوس حالت مین ہوتے کہ وہ وقت وفات بیوہ تک زندہ رہتا اور تب فوت ہوتا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶) +

ایک ہندو بیوہ اپنی متوفی خاوند کی جایداد ہدی کے بیچنے یا انتقال کرنیکے مطلق بے اختیار نہین ہے جسپر کہ وہ حین حیات قابض ہو - وہ بغیر مرضی وارثان کے جنکی طرف حق بازگشت کرے بوجہہ جایز انتقال کرسکتی ہے اور اگر کوئی وجہہ جایز نہی ہو تاہم انتقال فوراً منسوخ نہین کیا جاسکتا بلکہ تاحیات بیوہ قائم رہتا ہے - (نمبر ۷۶ ماہ ۱۸۸۲ پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

عبارت ہبہ نامہ سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ شوہر کی یہہ مراد ہے کہ اپنی زوجہ کو جایداد قابل وراثت دے اور اختیار انتقال جایداد موہوبہ کا عطا کرے اور اوس نے ایسا ہی کیا ہے - اسوجہہ سے بیعنامہ نوشتہ زوجہ جایز ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۵) +

بموجب ہبہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ کے جو ایک ہندو بحق اپنی زوجہ کے کرے زوجہ جایداد غیر منقولہ مین صرف حق حین حیاتی پاتی ہے - اور اُسکے انتقال کا اختیار اُسے نہین ہوتا ہے بخلاف اسکے جایداد منقولہ پر اُس کا اختیار کامل ہے - زوجہ اہل ہنود بذریعہ وصیت نامہ اپنے شوہر کے جائداد ومینی پر اُس سے زیادہ استحقاق کامل نہین پاتی جو وہ اُس صورت مین پاتی جب کہ جایداد بذریعہ ہبہ اسکے شوہر کے حین حیات مین اُسکو عطا کیجاتی - اور شوہر کو ضرور ہے کہ اسے استحقاق قابل الوراثت یا اختیار انتقال بالفاظ صریح دے - خواہ معاملہ ہبہ کا ہو یا وصیت کا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴) +

نام ایک بیوہ ایک شریک مشترک خاندان ہنود کا دیگر اشخاص نے بجائے اُسکے شوہر کے نسبت اُسکے حقوق و مرافق کے جو خاندان کی جایداد مین تہے بطور دلجوئی بیوہ کے لکہا جانے دیا اور وے اس بات پر راضی ہوئے کہ بیوہ بالعوض نان و نفقہ کے نفع جایداد کا حین حیات اپنے لیا کرے - بیوہ نے جایداد کا ایک رہن نامہ جسمین خاص مقدار جایداد مرہونہ کی تحریر نہین کی تہی اور نیز ایک تمسک تحریر کیا جسکی بابت دائن نے ایک ڈگری حاصل کی اور اُسکے اجراے مین ایک جزو جایداد کو جو مدیون کے نام درج تہی قرق کرایا - اشخاص خاندان نے نالش دایر کی جسمین اُنہون نے استدعا واسطے استقرار اس امر کے کی کہ رہن جو بیوہ نے کیا ہے ناجائز ہے اور جایداد ذمہ وار اُس روپیہ کی نہین ہے جو بموجب رہن نامہ کے واجب ہے اور وہ قابل قرق ہونیکے باجراے اس ڈگری کے نہین ہے جو بربناے اس تمسک کے حاصل کیگئی تجویز ہوئی - کہ اگر بیوہ کا قبضہ صرف ایک قبضہ برضامندی مدعیان کے تہا جسکی روسے وہ صرف اس بات کی مستحق تہی کہ منافع واسطے اپنے نان و نفقہ کے حاصل کرے تو مدعیان اُسکو جایداد سے بیدخل کر سکتے تہے اور قبل اسکے کہ وے ایک استقرار حسب دفعہ ۴۲ - ایکٹ دادرسی خاص کے حاصل کر سکتے اُنکو چاہئے تہا کہ اپنے دادرسی بذریعہ بیدخلی کے چاہتے کیونکہ یہہ اہم اور اصل چارہ کار مطابق منشاء وجہہ مخاصمت کے تہا بخلاف اسکے بیوہ کے قبضہ مین کوئی جایداد تہی جو اُسکو بعوض اُسکے نان و نفقہ کے دیگئی تہی تو اُسکا حق اُسمین ایسا تہا کہ جسکی منتقل کرنیکی وہ مجاز تہی یہہ بہی تجویز ہوئی کہ چونکہ رہن نامہ مین تصریح تعداد اوس اراضی کی جو بیوہ نے رہن کی تہی نہین تہی اور از روے اوسکی عبارت کے بیوہ نے صرف اپنا حصہ موقوعہ جایداد رہن کیا تہا - لہذا رہن نامہ کا اثر اوسکے حصہ سے زیادہ پر نہین پہونچ سکتا تہا اور عدالت کو یہہ جائز نہوگا کہ استقرار حق بموجب دفعہ ۴۲ - ایکٹ دادرسی خاص کے محض اسوجہ سے کرے کہ مدعیان کو کسی آیندہ دعوی کے کئے جانیکا خوف ہے جو بربناے اس بیان کے ہو کہ انتقال مین کل جایداد شامل تہی - (انڈین لاریپورٹس الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۰) ✤

متہنی سیجو ایک شریک مشترکہ خاندان ہنود نے دو لڑکے شیو رتن و شنکر چہوڑے - شنکر نے بذریعہ ایک تمسک سادہ کے روپیہ قرض لیا اور بعد اوسکی وفات کے دائن نے اوسکی بیوہ اور بہو پر بربناے اُس تمسک کے نالش کی اور اوسپر ڈگری حاصل کی اور باجراے اوس ڈگری کے شنکر کا حق واقع جایداد نیلام کرایا اور مشتری پوتے شیو رتن کے نے نالش مشتری پر واسطے دلاپانے جایداد مذکور اس بنا پر دایر کی کہ جایداد مذکور نامبردہ کی اور شنکر کی مشترکہ تہی اور واسطے ایفاے قرضہ شنکر کے قرق و نیلام نہین ہو سکتی - تجویز ہوئی - کہ بعد وفات شنکر کے اوسکا حق مدعیکو

بذریعہ باقیماندگی کے پہونچا اسکے بعد اوسکی وفات کے ذمہ دار اوسکے کسی قرضہ ذاتی کا نہ تہا کیونکہ جائیداد پر کوئی مواخذہ عائد نہین کیا گیا تہا اور دائن اپنا روپیہ جائیداد مشترک سے بعد وفات شنکر کے جب کہ اُسنے ڈگری بمقابلہ شنکر کے حاصل نہین کی تہی اور بذریعہ قرقی کے اجراء اوسکا بمقابلہ نامبردہ کے نہین کرایا تہا وصول نہین کر سکتا تہا مقدمات سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۸) و رائے بالکشن بنام رائے سیتارام (انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۱ ۷) کا حوالہ دیا گیا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۶) ✠

باہم تہاحی القائم شخص مشترک خاندان ہندو اور اُسکے بہائی کی بیوہ کے تنازعات پیدا ہوئے پس ایک مصالحت باہمی ہوئی اور فریقین کی جانب سے کچہہ دستاویزات تحریر ہوئین جنکی رو سے بیوہ کو ایک مکان پر قبضہ دیا گیا منجانب دیور کے یہ بیان ہوا کہ بنظر ہمیشہ کیواسطے طے کرنے امور متنازعہ کے اُسنے بعوض قیمت اپنے حصہ مکان کے بیوہ سے زر نقد لیا ہے اور بیوہ کو مکان پر قبضہ دیا ہے اور اُسپر تنہا قابض ہے اور نامبردہ کو اُس سے کچہہ تعلق نہین ہے اسکے بعد بیوہ نے ایک ہبہ نامہ تحریر کیا جسکے سیاق عبارت سے منتقل کرنا بنام موہوب لہٗ قطعی حق مالکانہ واقع مکان کا معلوم ہوتا تہا بعد وفات بیوہ کے دیور نے بنام موہوب لہٗ نالش واسطے دلا پانے قبضہ مکان کے اس بنا پر دائر کی کہ بموجب ہبہ نامہ کے موہوب لہٗ کے پاس حق حین حیاتی بیوہ انتقال کنندہ سے زیادہ منتقل نہین ہو سکتا تہا تجویز ہوئی - کہ ہبہ نامہ کی تعبیر بلحاظ نوعیت عام حقوق واہب وقت تحریر بحیثیت ہندو بیوہ خاندان مشترکہ ہندو کے جو صرف نان و نفقہ کی مستحق ہوتی ہے ہونی چاہئے - سری متی رتی داسی بنام شب چندر ملک (ایپلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۱) و دینا تہہ مکرجی بنام گوپال چرن مکرجی (لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۷) کا حوالہ دیا گیا یہ بھی تجویز ہوئی - کہ بلحاظ قواعد دہرم شاستر دربارہ قبضہ بیوگان نسبت جائیداد خاندان مشترکہ بعوض نان و نفقہ اور بلحاظ تجربہ عدالت متعلق ایسے معاملات کے جو موہوب لہٗ کو صاف و صریح طور پر ثابت کرنا چاہئے کہ واہب کو اُسوقت جب اُسنے ہبہ نامہ تحریر کیا ایسا کامل حق ملکیت حاصل تہا جس سے وہ مستحق منتقل کرنے جائیداد کی بابت کسی حق کے علاوہ حق حین حیاتی کے تہی - یہ بہی تجویز ہوئی کہ ان دستاویزات مین جنکی رو سے واہب نے جائیداد پر قبضہ حاصل کیا کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے فریقین کی اس نیت کی نسبت شبہہ باقی نہ رہا کہ مسماۃ کامل حق ملکیت کی مستحق ہوگی لہذا اُسکی حقیت زیادہ سے زیادہ بطور حق حین حیاتی کے تصور کیجائے اور ہبہ نامہ مدعی پر حین حیاتی مسماۃ کے نہ کہ اُس زمانہ سے زیادہ قابل پابندی تصور کیا جائے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹) ✠

اس مقدمہ مین بحث یہ تہی کہ آیا جو مال منقولہ ترکہ شوہری سے بیوہ نے پایا تھا اور جس کو بیوہ چھوڑکر مرگئی اُسکا وارث شاستر اگون ہوگا - اور آیا وہ مال اُس ڈگری کے اجراء مین جو مخصص بیوہ پر ذاتی ہے قابل قرقی ہے یا نہین

تجویز - اس مین شک نہین ہے کہ جو مال منقولہ بیوہ شوہر سے وراثتاً پاتی ہے اوس کے تصرف کا اوسکو اختیار ہے اگرچہ وہ اپنی حیات مین صرف نہ کرے تو اُس کے وارث شوہر کے رشتہ مند ہون گے تو وہ مال صرف اس وجہ سے کہ بیوہ کو اختیار تصرف ہے بیوہ کا ذاتی مال نہین ہوجاتا ہے اور اسی وجہ سے اُس ڈگری کے اجراء مین جو خاصکر ذات بیوہ پر ہے اور جس کا تعلق متروکہ شوہری سے کچہہ نہین ہے قابل قرقی نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۳) +

گو بموجب قانون متبیلا لاولد ہندو بیوہ جایداد غیر منقولہ انتقال نہین کرسکتی - مگر اُسکو جایداد منقولہ پر جو اُس نے اپنے شوہر سے وراثتاً پائی ہو قطعی حق حاصل ہے - اور اُسکو وہ بمرضی خود بہر نوع انتقال کرسکتی ہے - اور نیز اُسکو اپنے حین حیات مین منافع جائداد کے منتقل کرنے کا بہی اختیار حاصل ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۲) +

اگرچہ ایک ہندو بیوہ اپنے شوہر کے ترکہ منقولہ پر قطعی اور مطلق العنان قبضہ کی مستحق ہے اور اوسکے منافع پر پوری متصرف ہونیکی مستحق ہے تاہم اُسکو ضائع کرنیکی مجاز نہین ہے اور نہ اُس جایداد غیر منقولہ کو جو ایسے ترکہ سے خرید لی جائے - (نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بیوہ کی زندگی مین کوئی شخص ایسا دعوے نہین کرسکتا کہ اقرار اس امر کا کیا جاوے کہ بعد وفات بیوہ کے وہ وارث ہوگا - مثلاً جبکہ برادر زادہ متوفی نے دعوے قبضہ جایداد کا اس بناء پر کیا کہ وہ بہ نسبت بیوہ کے حق مرجح وارث ہونیکا رکہتا ہے لیکن یہ پایا گیا کہ فوراً قبضہ کا مستحق نہین ہے قرار پایا - کہ مدعی اس امر کی ڈگری کا مستحق نہین ہے کہ وہ بہ ترجیح دیگر مدعا علیہم کے وارث ہوگا - (نمبر ۱۵۹ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بچت بیوہ

ایک وصی وصیت نامہ ہندو موصی نے اُنکی بیوہ کو ایک رقم مجموعی شمولہ آمدنی جو اُسکے شوہر کی وفات سے آٹھ برس مین حاصل ہوئی تہی اور جسکی بابت نامبردہ کے وصیت نامہ مین کوئی انتظام مندرج نہ تہا حوالکی زرمذکور سماۃ نے بطور جزو سرمایہ ورثہ کے وصول نہ کیا بلکہ بطور اُس آمدنی کے جو بزمانہ اُسکے دخل حقیت بحیثیت بیوہ کے ہوئی تہی بیوہ نے کوئی فعل ایسا نہین کیا کہ جس سے اُسکی نیت اُس رقم زرنقد کی نسبت جسکا جزو کثیر اُس نے

سرکاری نوٹون مین دیا تہا یہ معلوم ہو کہ اُسکو ورثہ خاندانی کا حصّہ واسطے استفادہ ورثاء کے قرار دے بعد انقضائے عرصہ قریب بیس سال کے بیوہ مذکور نے اُسکو بطور خاص اپنے روپیہ کے صرف کر دیا۔ تجویز ہوا۔ کہ زر مذکور جو بیوہ نے اس طور پر صرف کیا تہا اُسی کا تہا کیونکہ وہ آمدنی حقیت بیوہ سے حاصل ہوئی تہی اور تابع تصرف اُسکی تہی۔

(انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۴) +

از روئے ایک وصیت نامہ نوبکمار ملک کے موصی نے اپنی جائیداد اپنے بہائی کے لئے چہوڑی بشرطیکہ آٹھ برس کے اندر اُس بہائی کے کوئی ایسا لڑکا پیدا نہ ہو کر جو بطور پسر موصی کے مطابق بعض شرائط مندرجہ وصیت نامہ کے متبنٰی کیا جائے یہ شرائط پوری نہ ہوئین اور مدت آٹھ برس کی گذرنے پر جائیداد مذکور بہائی کو پہونچی وصیت نامہ مین نسبت خرچ کرنے لگان اور منافع جائیداد کے اُس زمانہ مین جب وراثت مذکور ملتوی رہے کچہہ نہین لکھا تھا۔ مابین بیوہ موصی اور موصی کے بہائی کے نسبت حق متعلقہ لگان ومنافعجات کے نزاع پیدا ہوا بالآخر بہائی اس بات پر رضامند ہوا کہ ایک رقم کثیر بطور تصفیہ نزاعات کے بیوہ کو ادا کرے اور اُسنے ادا کر دی اور اس رقم کی بابت بیوہ نے فارغخطی لکہدی۔ بیوہ نے اُس رقم کو جو اسطرح پر حاصل ہوئی تہی نوٹ ہائے سرکاری مین لگایا اور ۲۰ برس بعد اُسکے اس رقم سے ایک امانت بحق مسمی گریش چندر رائے قائم کی اور بادام کماری داسی کو امانتدار مقرر کیا بیوہ کی وفات پر موصی کی دختر نے اس امانت کے منسوخ کرانے کی کوشش کی اور دعوے مذکور کا بطور جزو جائیداد اپنے باپ کے جسکی نسبت بیوہ کو حق عمل کرنیکا حاصل نہ تہا کیا۔ تجویز ہوئی۔ کہ چونکہ زر مجتمعہ بیوہ کو اُس شخص نے دیا جو مستحق حق مالیت کا بعد اُسکے کہ جائیداد مذکور اُسکو پہونچی تہی اور فارغخطی مابین اونکے عمل مین آئی لہذا یہ قیاس پیدا نہین ہوتا تہا کہ زر مابہ البحث بیوہ نے واسطے فائدہ دیگر ورثاء موصی کے جمع کیا تہا اور چونکہ ایسا قیاس پیدا نہین ہوتا ہے لہذا واقعات مقدمہ پر بغرض محقق کرنے منشائے فریقین نسبت زر مذکور کے نظر کرنی چاہئے نسبت امر ہذا کے تجویز ہوئی کہ طریق عمل بیوہ سے یہ نیت ظاہر نہین ہوتی کہ جو روپیہ اُسکو ملا سوائے اپنے کسی اور شخص کے فائدہ کے لئے جمع کرے یا اُسکا کبہی یہ منشا تہا کہ اختیار منتقل کرنے یا خرچ کرنے یا اُسکی نسبت کسیطرح پر عمل کرنیکا ترک کرے۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۷۴) +

استحقاق ہندو بیوہ نسبت اُس آمدنی اور زر مجتمع جائیداد اُسکے شوہر کے جو بعد وفات شوہر کے حاصل ہو قطعی ہے اور استحقاق مذکور مین اس وجہ سے فرق نہین آتا کہ رقوم مذکور بیوہ مذکور کو یکمشت ملین۔ بلکہ قطع نظر اسکے کہ بیوہ مذکور رقم مذکور کو وقتاً فوقتاً پاوے کہ جب وہ قابل وصول ہوتی جاوین یا بعد اُس کے پاوے کہ وہ دیگر اشخاص

کے پاس اکٹھی ہوجائیں استحقاق بیوہ کا یکسان ہی - بوقت تصفیہ حق بیوہ کے درباب استعمال آمدنی و زر مجتمع مذکور کے جس امر کی تفتیش کرنی چاہئے وہ متعلق نیت کے ہی - اگر بیوہ نے اپنی زر پس انداز کو اسطور پر لگایا ہی کہ جس سے یہ نیت ظاہر ہوتی ہی کہ اپنے شوہر کی جائیداد کو بڑہائے تو وہ بعدہ اُس جائیداد کی نسبت جسمیں اُس نے اسطور پر روپیہ لگایا ہی سوائے اُن وجوہ کی جن سے اُسکو نسبت اصل جائیداد کے عمل کرنا جائز ہو عمل نہین کر سکتی - لیکن اگر بیوہ نے کوئی ایسی نیت ظاہر نہین کی ہے تو وہ اپنی زندگی مین ہر وقت زر منافع کو استعمال کر سکتی ہے جبکہ بیوہ اپنی آمدنی کو اسطور پر لگاتی ہے کہ اُس جائداد مین جس مین اُس نے روپیہ لگایا ہے - اور اصل جائیداد مین امتیاز قائم رکھتی ہے تو وہ بعدہٗ ہر وقت نسبت اُس جائیداد کے جس مین اُس نے روپیہ لگایا ہے عمل کر سکتی ہے سوائے درصورت خریداری دیگر جائداد کے جس مین بطور دائمی روپیہ لگایا جاوے لیکن اگر بیوہ روپیہ کو اُس جائیداد مین جو اُس کے قبضہ مین ہو بلا کرنے کسی فرق کے درمیان اصل حقیت اور خریداری ہائے مابعد کے لگاوے تو قیاس بادی النظر یہہ ہے کہ بیوہ کا یہہ منشا رہا ہے کہ جائداد کو واحد و غیر منقسم رکہے - اور خریداری ہائے مابعد بطور اضافہ اصل جائداد کے ہین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

جب کسی بیوہ نے وہ آمدنی خرچ نہ کی ہو جو اُسکو ایسی جائیداد سے بحیثیت بیوہ حاصل ہوئی ہو کہ جو زمانہ حیات اُسکے شوہر کے ملکیت تھی - اور اس زر پس انداز سے کوئی جائیداد مقبوضہ اپنی بلا کرنے کسی فرق مابین اصل جائیداد خرید کردہ مابعد کے حاصل کی ہو تو قیاس بادی النظری یہہ ہے کہ مسماۃ کا یہہ منشاء تھا کہ کل جائیداد کو واحد اور مسلم رکھے - اور جائیداد خرید کردہ مابعد بطور اضافہ اصل جائیداد کے متصور ہوتی ہے - سند اِس بارہ مین مقدمہ ایشری دت کنور بنام ہنس (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ و لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۱ صفحہ ۱۵۰) ہے جس مین ایک بیوہ نے کوئی فرق مابین جائیداد اور خریداری مابعد کے نہین رکہا تہا - اور یہہ تجویز ہوئی تہی کہ خریداری مابعد کو مسماۃ واسطے کسی ایسی غرض کے منتقل نہین کر سکتی کہ جس کے لئے وہ اصلی جائداد کا انتقال نہین کر سکتی تہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۷) +

ایک نالش جو وارث بازگشت نے ایک ہندو بیوہ کی حین حیات مین جو بر وقت وفات مسماۃ مستحق قبضہ اُس جائیداد کا ہے جس مین مسماۃ کا حق محدود واقع ہے باعث استقرار اِس امر کے دائر کی کہ جو انتقال مسماۃ نے کیا ہی وہ صرف اُسکے حین حیات تک موثر کیا جائے اُس عام قاعدہ کے مستثنیات مین داخل ہے جو بموجب فیصلہ از روئے دفعہ ۱۵ - ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء قائم کیا گیا ہے - یعنی یہہ کہ بجز خاص صورت کے ڈگری استقراریہ صادر نہین کیجائیگی تاوقتیکہ مدعی کوئی حق نسبت چارہ کار آخر کے ثابت نہ کرے - گو وہ اُسکی نسبت مستدعی ہو تجویز ہوئی - کہ گو

عطا کرنا ڈگری استقراریہ کا بموجب دفعہ مذکورہ بالا عدالت کے اختیار تمیزی مین ہے - تاہم اس قسم کی نالش مین جو قانون مین موسوم ہے - اور دیگر بہت سی صورتون مین صرف یہی عملی طریق واسطے تعمیل حق وارث بازگشت نسبت دست اندازی انتقال بیوہ کے ہے - ڈگری کی نسبت اختیار تمیزی کے انکار کرنے کے لئے قوی وجوہ ہونی چاہئین مقدمہ ہذا مین جو امر پیدا شدہ اور اخراجات متنازعہ بطور وجوہ انکار اختیار تمیزی کے بیان کئے گئے ہین وہ غیر مکتفی وجوہ ہین - وہ روپیہ جو بیوہ نے اپنی محدود جائیداد کی آمدنی سے بچا رکہا ہو اُسکا استری دہن نہین ہے - اور اگر اُس نے اپنے حین حیات مین زر مجتمع کے علیحدہ کرنے کی کوشش نہین کی ہے تو اس صورت مین کوئی تنازعہ اس امر کی نسبت نہین ہوسکتا کہ زر مذکور متعلق اُس جائداد کے ہے جس سے وہ پیدا ہوتی ہے - لیکن یہہ ہمیشہ ممکن نہین ہوسکتا کہ ایک ایسی قید مقرر کیجائے جس سے اضافہ ترکہ شوہر اُس آمدنی سے علیحدہ کیا جائے جو بہ قبضہ بیوہ ہو - جس کی نسبت سماج نے یہہ تصفیہ نہین کیا کہ آیا وہ اُسکو صرف کرسکتی ہے یا نہین - لیکن اُس صورت مین جبکہ وہ جائداد خاندان اور وہ جائیداد جو بیوہ نے اپنی آمدنی کے روپیہ سے خرید کی ہو بغرض تبدیل کرنے سلسلہ توریث کے انتقال کی ہون - تجویز ہوئی - کہ اضافہ جائیداد صاف صاف طور پر ثابت ہوگیا ہے - اور یہہ کہ خریدہائے مابعد کو بیوہ کسی ایسی غرض کے واسطے انتقال نہین کرسکتی جس کے رو سے اصل ترکہ کا انتقال جائز نہو جس لڑکی کے حق مین اُسکے متوفی والد کی بیوگان نے اپنے حقوق ترکہ شوہر منتقل کردیئے ہون وہ بمقابلہ حق جدی ورثاء باپ کے جو بیوگان کی وفات پر وارث ہونگے - کوئی جائداد بموجب انتقال مذکور حاصل نہین کرسکتی - نو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۴) ✚

| قرض قرضخواہ ہندہ | جو منتقل الیہ کسی ہندو بیوہ سے جائیداد لے اُسکے لئے صرف یہہ ثابت کرنا ہی کافی نہین ہے کہ تحقیقات کرنے پر اُس سے یہہ کہا گیا تہا کہ وہ روپیہ ایک خاص مطلب کے لئے مطلوب تہا بلکہ اُسکی تحقیقات سے یہہ ثابت ہونا چاہئے کہ ضرورت درحقیقت موجود تہی - یہہ دریافت کرنیکے لئے کہ جائیداد کو منتقل کرنے یا اُسپر بوجہہ ڈالنے کی ضرورت آیا ہے یا نہین - لازم ہے کہ اُسکی آمدنی اور جائز خرچ دریافت کرکے انکا مقابلہ کیا جائے - اگر اُسوقت جبکہ رہن وقوع مین آیا آمدنی خرچ کے لئے مکتفی نہو سکتی تہی تو جائداد پر اُسقدر رقم کا بوجہہ ڈالنا جائز تہا جسقدر کہ درحقیقت لینے کی ضرورت تہی (نمبر ۱۴ ۱۸۸۳ء و نمبر ۳۹ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۹ ۱۸۸۶ء و نمبر ۶۷ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی کی نظیر دیکہی گئی - نمبر ۱۵۲ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✚

اگرچہ بموجب اُس عام مسئلہ کے جو پریوی کونسل نے مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے مین تجویز کیا ہے - ایک ایسی

بیوہ کو روپیہ کا قرض دینے والا جو اپنے شوہر کی جائداد مین محض حق حین حیاتی رکھتی ہو قرضہ کی ضرورتون کی نسبت تحقیقات کرنے اور بلحاظ اُن اشخاص کے جنکے ساتھہ وہ معاملہ کر رہا ہو حتی الامکان خود اپنا اس امر مین اطمینان کرنیکا پابند ہے کہ وہان روپیہ کی ضرورت ہے الا اُسپر یہہ لازم نہین ہے کہ وہ ٹکڑا ٹکڑا اسبارہ مین چہان بین کرے کہ روپیہ کسطرح صرف مین آیا ہے یا ہر قرضہ کے ہر جزو کی وجوبیت کی نسبت تحقیقات کرے - ایسے قاعدہ کا ٹہیک ٹہیک اطلاق حالات ہر مقدمہ پر جسطرح وہ پیدا ہوا ہو منحصر ہونا چاہئیے - ایکطرف تو مشتری سے یہہ امید نہین کیجاسکتی کہ وہ قدم بقدم ہٹ کر ایسے قرضہ کا کہوج لگاوے جس کو بیوہ دادنی منجانب خود بیان کرے اور طول طویل تحقیقات کرے - دوسری طرف اسکے برعکس یہہ قرار دینا قاعدہ مذکور کو نہایت نرمی کے ساتھہ اطلاق کرنا ہوگا کہ بیوہ کے محض اس بیان پر کہ وہ بعض خاص قرضخواہونکو رقوم دینے والی ہے اور ان اشخاص کی صرف رسیدین دیدینے پر مشتری روپیہ دیدیوے اور اسبات پر غور ہی نہ کرے کہ یہہ اشخاص کس قسم کے ہین آیا یہہ ایسے اشخاص ہین کہ ان کا بیوہ کے ساتھہ سازشی ہونیکا احتمال ہے یا نہین اور آیا انکے دعاوی ایسے ہین جسمین ظاہرًا اور بادی النظر مین صداقت اور غالبات اُنکے حق مین معلوم ہوتے ہین -

(نمبر ۳۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

پہگول نے جائداد سکنی کے رہن کی تردید کا دعوے کیا جو اُسکے بہائی کی بیوہ نے کیا تہا مکان مذکور شوہر متوفی کے ترکہ کا ایک جزو تہا جسپر بیوہ قابض ہے - قرار دیا گیا کہ اس قسم کے انتقال کو منسوخ کرنیکے لئے یہہ کافی ہے کہ کل مقدمہ مین کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ مرتہنان نے اس فرض قانونی کو پورا کیا ہو کہ اُنہون نے اس امر کو دریافت کر لیا تہا اور اپنے تئین مطمئن کر لیا تہا کہ بیوہ جس سے وہ اُسکی وراثت شوہری کی بناء پر مکان رہن لیتے ہین رہن کی مجاز ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴ پریوی کونسل کا) حوالہ دیا گیا اور اُسکی پیروی کی گئی - (نمبر ۱۳ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

نسبت جواز انتقال جائداد منجانب ہندو بیوہ بنسبت اُس جائداد کے جو اوسکو بحیثیت بیوہ ملی ہو یہہ ثابت کرنا چاہئیے کہ انتقال کے لئے جائز ضرورت موجود تہی یا کم سے کم منتقل الیہ کو بوجوہ معقول یقین دلایا گیا تہا کہ ضرورت تہی - ایک نالش مین جو بربناء رہن الیی جائداد کے تہی اور جو باختیار بیوہ جس نے قرضہ لیا تحریر کیا گیا تہا یہہ امر کہ آیا قرضہ ضروری تہا بشکل سوال جہانتک کہ اعتراضات مدعا علیہ بدلیل عدم ضرورت قوی تہے اسور تنقیح مین ظاہر کیا گیا - یہ طریق برائے تجویز مقدمہ صاف طور پر غلط تہا کیونکہ یہ قبول کیا گیا ہے کہ

عدم ضرورت کا ثابت کرنا بذمہ مدعاعلیہ تہا نہ کہ اُس مرتہن پر جو بالتحت بیوہ دعوےٰ کرے - نالش کو رفع کرنے کے لئے یہ امر کافی تہا کہ بلحاظ کل مقدمہ قارض کیطرف سے کوئی ثبوت بعد بجاآوری جائز وجوب نسبت طمانیت وتحقیقات اِس امر کے نہ تہا کہ بیوہ جسکے قرض کی وجہ پر وہ اُسکے خاوند کی جائداد پر مواخذہ ڈالتا ہے اس جائیداد کو مواخذہ کرنیکی مجاز تہی - مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے بنام منراج کنوری (مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳) کا حوالہ دیا گیا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۰) +

منجانب ایک دائن کے جس نے روپیہ واسطے ادائے مالگذاری سرکار ایک ایسی جائیداد کے قرض دیا تہا جو زیر اہتمام ایک ہندو بیوہ کے تہی نالش دائر ہوئی مدعی کے کارندہ نے کسیقدر لگان جزو جائیداد کا وصول پایا تہا - تجویز ہوئی - کہ مدعی کو اس امر کی احتیاط کرنی چاہئے تہی کہ یہ روپیہ جزو ادائے اُس قرضہ مین لگایا جاوے اور زر مذکور اُس رقم مین سے منہا ہونا چاہئے جس کا مطالبہ جائیداد متبوضہ وارث مابعد پر ہے - مقدمہ ہنومان پرشاد پانڈے بنام منراج کنوری (مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۲) کی تقلید کی گئی - بیوہ نے ایسی صورت مین قرضہ لیا تہا جسمین مدعی کو یہ دیکھ لینا چاہئے تہا کہ آیا فی الواقع ضرورت قرضہ کی ہے یا نہین اور گو قرضہ ضروری تہا مگر بلحاظ اُس کفالت کے جو مسماۃ نے دی مسماۃ کو اسقدر زیادہ سود پر جسکا مطالبہ کیا گیا ہے قرضہ لینے کی ضرورت نہ تہی لہذا شرح سود گہٹا کر ۱۲ فیصدی صحیح کی گئی تہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۱) +

موجودگی ایک اصلی ضرورت کی بابت قرض لینے کے قرض دہندہ کی حفاظت کرتی ہے جو بیوہ سے لین دین کرتا ہے اور وہ بصورت عدم موجودگی سازش اِس امر کا ذمہ وار نہین ہے کہ وہ روپیہ جو قرض لیا گیا تہا برے طور پر استعمال کیا گیا ہے - (نمبر ۱۱۹ ۱۸۸۶ء) +

نالشات منسوخی انتقال

اشخاص جو بعد وفات ہندو بیوہ کے وراثت پانے والے ہون اگرچہ وہ واسطے استقرار حق نسبت اراضیات کے بمقابلہ اشخاص غیر کے نالش نہین کر سکتے مگر بطور ورثا قیاسی کے بغرض تنسیخ انتقال جائیداد کے جو بیوہ نے کیا ہو اِس بنا پر نالش کر سکتے ہین کہ کوئی ضرورت قانونی ایسے انتقالات کے لئے نہ تہی یا اسکو جائیداد کے تلف کرنیکی ممانعت ہونے کے واسطے نالش کر سکتے ہین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۶) +

ہندو بیوہ کو اختیار ہے کہ قبضہ شخص غیر کو بعد راہنے حق واقع جائیداد کے دیدے لیکن شخص آخر الذکر کے دعوے کی تائید کرنا اور اُسکو اجازت ادخال نام بسررشتہ زمیندار دینا بمنزلہ پیش کرنے استحقاق مخالفانہ

بمقابلہ وارثان مابعد کے ہی جبپر نالش استقرار حق کی دائر ہو سکتی ہی - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۲) +

یہہ امر کہ ممکن ہے کہ مدعی کئی برس تک قبضہ جائیداد کا نہ پاوے یا آنکہ بعض جائداد اس قسم کی ہے جو جلد معدوم ہو جائیگی استقرار سے انکار کرنیکی کوئی وجہ نہین ہی - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۷) +

جبکہ بمقدمہ بیع یا رہن ثابت ہو کہ کچھہ معاوضہ امورات ضروری کے لئے لیا گیا تہا تو اوس رقم کو جائیداد پر سمجھنا چاہئے اور خریدار کو قبضہ دینا لازم نہو گا تا وقتیکہ وارثان بازگشت خریدار کو اُس قدر روپیہ ادا نہ کرین - (نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۸۴ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

حق کفالت خریدار کا بمقابلہ شخص باقیماندہ کے نافذ نہین ہو سکتا ہے - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷) +

انتقال جائز | وہ اشخاص جنکا اختیار انتقال محدود ہے اسطرح جائز انتقال کر سکتے ہین :-

اول - برضامندی ورثاء بازگشت -

دوم - بضرورت جائز -

رضامندی وہ انتقال یا حوالگی جو منجانب بیوہ بر بنائے وجہ ظاہری ضرورت جائز کے عمل مین آوے درحالیکہ ایسے انتقال یا حوالگی کی نسبت اُس شخص نے جو اسوقت وارث مابعد ہے رضامندی ظاہر کردی ہو مانع اس بات کی ہے کہ دوسرا شخص جو اُس معاملہ کا کوئی فریق نہ تہا اور جو وفات بیوہ پر وارث مابعد واقعی ہے اُس جائداد کی نسبت اپنے حق کا دعوے کرے - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۰۳) +

جو اصول کہ فیصلہ مندرجہ بالا مین قرار دیا گیا ہے وہ ایسے مقدمہ مین قابل پیروی نہین ہے جہانکہ چند ورثاء بازگشت نے انتقال بیوہ پر رضامندی ظاہر کی ہو اور جہانکہ صرف بیوہ کا حصہ جائیداد انتقال ہوا ہو - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۹۶) +

رضامندی تمام ورثاء بازگشت کی ہونی چاہئے کئی ہیپایۂ ورثاء بازگشت مین سے محض ایک وارث کا فعل جنکے ذریعہ سے اُسنے بیوہ کو اپنے شوہر متوفی کی جائیداد بیع کردینے کی اجازت دی ہو دیگر ورثاء بازگشت کو تنسیخ بیع کے لئے نالش کرنیکا مانع نہین ہے کیونکہ منجملہ کل جماعت ورثاء بازگشت کے ایک وارث اگر اُسکو دیگر ورثاء نے بالخصوص اجازت نہ دی ہو اُنکے حقوق کی نسبت دستخط نہین کر سکتا نیز یہ کہ ایسی رضامندی بیوہ کی کی ہوئی بیع پر اثر نہین رکہتی جس سے وہ جزواً منسوخ ہو جائے یعنی بقدر حق اُس وارث بازگشت کے

جس نے اس ہبہ کی نسبت اپنی منظوری دی تہی یا وہ بیع کے مکمل ہوجانیکے مزاحم ہو- (نمبر ۴۷ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی-) +

جس صورت مین مختلف حقوق کئی ورثاء بازگشت کے تعین نہ کئے گئے ہون تو صرف ایک شخص کی رضامندی نسبت انتقال منجانب بیوہ سے جسکی حیثیت دیگر ورثاء کے برابر ہو کوئی جزو معاملہ جایز نہین ہوجاتا اسلئے ضرور ہے کہ معاملہ مذکور کلیتاً منسوخ کیا جائے کیونکہ عدالت کے پاس کوئی ایسا پیمانہ موجود نہین ہے جس سے وہ اس امر کا پہلے سے اندازہ کر سکے کہ جب مختلف حقوق مذکور واقعی پیدا ہونگے تو کیا ہونگے- لیکن جبکہ مختلف حقوق واقعی پیدا ہوگئے ہین اور معلوم ہین اور بروئے تقسیم ہر وقت ممیز عملدرآمد کرایا جاسکتا ہے اور وارث بازگشت نے جو رضامند ہوگیا تہا ایک پختہ رقم منظور کرلی جسکی نسبت پایا گیا ہے کہ درحقیقت اسکو ادا کردیگئی گو بیوہ کیطرف سے کوئی اصلی قرضہ یا ضرورت ظاہر نہین ہوتی تہی- ایسی صورت مین رضامند وارث بازگشت کو نسبت اپنے حق معینہ کے اپنی رضامندی کا پابند ہونا پڑتا ہے- (نمبر ۳۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک بیوہ نے اپنی جایداد منتقل کی اور اس انتقال مین قریبی حقدار بازگشت رضامند ہوگیا مگر بعید کے حقداران بازگشت نے اسکی منسوخی کے لئے نالش کی قرار دیا گیا- کہ قریبی حقدار بازگشت کی رضامندی جملہ مقدمات مین حقداران بعید پر واجب التعمیل نہین ہوتی- ہر مقدمہ مین اسکے حالات و نوعیت رضامندی و حیثیت فریقین یعنے رضامند حقدار بازگشت اور بیوہ دونوکی عمر بالتناسب اور اس امر کا امکان یا عدم امکان کہ اول الذکر آخر الذکر سے زیادہ رہیگا- ان سب باتون کو جانچنا اور ان پر غور کرنا چاہئے- (نمبر ۹۹ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعیان نے جو موٹا خان کی ساتوین پشت کے یکجدیان ہین (جو ستمبر ۱۸۹۰ء مین بلا اولاد نرینہ دو بیوگان اور ایک مان اور دو سوتیلی بہنین چہوڑکر فوت ہوا) نالش بدین بیان کی کہ موٹا خان کی وفات کے بعد اشخاص مذکور نے جایداد جدی جو دو گانوںمین واقع ہے- علی بہادر کے حق مین جو موٹا خان کا داماد ہے منتقل کردی اور انہون نے یعنے مدعاعلیہم نے علی بہادر کے حق مین داخل خارج کرادیا- غلط طور پر یہہ بیان کرکے کہ انہون نے متوفی کی ایک وصیت زبانی کی ہدایات کے مطابق کارروائی کی ہے- ایسی وصیت کے وقوعمین آنے اور اسکے کرنے کے اختیار سے بہی انکار کیا گیا- یہہ معلوم ہوا کہ یکجدیان قریبی یعنے متوفی کے دو عم زادگان مین جو فریق نالش بہی تہے اور جنکے ہان پسران زندہ بہی موجود تہے انتقال مذکور پر نارضامندی ظاہر کی تہی اور یہہ کہ مدعیان جو دور کے ورثاء بازگشت ہین

وراثت سے بمقابلہ یکجدّیان قریبی اور اونکے پسران کے بالکل محروم ہین اگر اشخاص موخرالذکر سب کے سب یا انمین سے بعض بیوگان کے بعد زندہ رہین۔ قرار دیا گیا۔ کہ مدعیان مقدمہ حال مین محض اس امر واقعہ سے نالش سے ممنوع نہین ہین کہ وہ درجہ دوم کے ورثاء بازگشت نہین ہین کیونکہ یکجدیان قریبی نے اپنے تئین نالش سے بیوگان کے فعل پر اتفاق ظاہر کرکے ممنوع کردیا ہی اور اونکے پسران اونکی رضامندی کے پابند ہین۔ لیکن یہہ بہی قرار دیا۔ کہ مدعیان دور کے ورثای بازگشت ہین اور اونکی وراثت کا صرف خفیف سا امکان ہے اور یہہ ایک سوال ہی کہ آیا ورثائے کی رضامندی سے مقدمہ حال مین موثر طور پر بیوگان کا فعل جائز نہین ہوا اور نیز بخیال اس امر کے کہ وہ ورثای بازگشت جنہون نے نارضامندی ظاہر کی تہی لاولد نہ تہے۔ بلکہ دونون صاحب اولاد تہے۔ لہذا عدالت ماتحت نے سماعت نالش سے انکار کرنے مین ایک عمدہ اور جوڈیشل اقتضائے رائے کو استعمال کیا اور یہہ کہ اُس بنا پر ڈگری بحال رہنی چاہئے

(نمبر ۷ ۱۸۹۳ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

صرف وہ شخص نالش واسطے غیر موثر قرار دئے جانے ایسے انتقال کے جو منجانب ہندو بیوہ لاولد کے عمل مین آیا ہو بعد ختم ہونے حق بین حیاتی بیوہ کے کرسکتا ہی کہ جو وارث مابعد قریب ترین ہو اور جو اگر وہ بعد بیوہ مذکور کے زندہ رہے ورثہ پاسکے بجز اسکے کہ یہہ ثابت یا معلوم ہو کہ ایسے شخص نے بلاوجہ کافی نالش کرنے سے انکار کیا یا اپنے طریق عمل سے اپنے آپکو نالش کرنے سے محروم کیا یا بیوہ سے سازش کی کہ صرف اُس صورت مین ورثائے مابعد بعید تر اس قسم کی نالش دائر کرسکتے ہین۔ مقدمہ رانی انند کنور بنام کورٹ آف وارڈس (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۰ صفحہ ۱۴) ورگہوناتہ بنام ٹہکری (انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶) کا حوالہ دیا گیا۔ اور مقدمات رام ہہل رائے بنام تلا کنوری (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۱۶) و مدن موہن بنام پورن مل۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۸) سے فرق ظاہر کیا گیا۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۱) ✝

جبکہ کوئی ہندو بیوہ جو قابض بحیثیت مذکور اپنے شوہر متوفی کی جائداد کی ہو جائداد مذکور منتقل کرے تو صرف وہ شخص جو قیاساً مستحق قبضہ جائداد کا بعد اوسکی وفات کے ہو نالش واسطے استقرار اپنے استحقاق کے بمقابلہ انتقال مذکور کے کرسکتا ہے۔ الا اوس صورت مین کہ شخص مذکور کو ایسی نالش کا بوجہ سازش یا اغماض کے امتناع ہو کہ اوس صورت مین دوسرا شخص جو بعد اوسکے مستحق ہو نالش کرسکتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶) ✝

اگرچہ نالش واسطے تنسیخ تبنیت کے جو کسی ہندو بیوہ نے واسطے اپنے شوہر متوفی کے کی ہو منجانب ایک وارث

بالعد آئندہ کے رجوع ہوسکتی ہے تاہم منشائے قانون یہ نہیں ہے کہ ہر شخص جو ایسی جائداد متروکہ کو جو بقبضہ حین حیاتی بیوہ ہو کسی صورت ممکن الوقوع مین وراثتاً پاسکتا ہو اس قسم کی نالش دائر کرنیکا مجاز ہے - استحقاق ارجاع نالش محدود ہونا چاہئے - بطور قاعدہ عام نالش منجانب وارث مابعد قیاسی کے دائر ہوسکتی ہے - یعنے منجانب اُس شخص کے جس نے درصورت فوت ہوجانے بیوہ کے بوقت ارجاع نالش جائداد کو وراثتاً پایا - مگر درصورتیکہ وے لوگ جو سلسلہ وراثت مین قریب ترین بیوہ سے سازش رکھتے ہون - یا جبکہ اُنہون نے دست اندازی کرنے سے اپنے تئین ممنوع کرلیا ہو تو نالش منجانب وارثان بعید تر دائر ہوسکتی ہے - قاعدہ مندرجہ مقدمہ بہیکاجی آپاجی بنام جگناتھ وٹھل (رپورٹ ہائیکورٹ بمبئی صیغہ اپیل دیوانی جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۱) پسند کیا گیا - مقدمہ کنور گلاب سنگہ بنام راؤ کرن سنگہ (کتاب مور صاحب اپیلہائے ہند جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) کا حوالہ دیا گیا - درحالیکہ وارث قرین ترین نے دائر کرنے مقدمہ سے بلا وجہ کافی انکار کیا ہو یا کہ خود اپنے فعل یا طریق عمل سے اپنے آپکو ارجاع نالش سے محروم کرلیا ہو یا بیوہ سے سازش یا ایسے فعل مین جو ناجائز بیان کیا گیا ہے اتفاق کیا ہو تو دوسرا وارث قیاسی اپنے حق کی نسبت نالش دائر کرنیکا مجاز ہوگا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۶) +

(الف) نے اپنے نواسے کو جدی زمین کا ایک حصہ دیا اور (الف) کے بھتیجون نے اُسکے حین حیات مین اس ہبہ کی منسوخی کی نالش کی اسوجہ سے کہ وہ از روے رواج ناجائز ہے - موہوب الیہ ایک اور گاؤن میں رہتا تھا اور اوس نے قبضہ حاصل نہ کیا تھا - رواج عام جسکو فریقین نے قبول کیا کہ اس مقدمہ سے تعلق رکھتا ہے یہ تھا کہ اگر کوئی مالک اراضی اپنی دختر یا اپنے داماد کو اپنی زمین کا قبضہ دیدیتا ہے تو وہ دختر زادہ اور اوسکی اولاد داماد کی وفات کے بعد مالک ہوجاتی ہے - اس صورت مین حصہ داران کی منظوری درکار نہین ہوتی - فریقین مسلمان تھے - حکام چیفکورٹ نے قرار دیا - کہ (الف) کے بھتیجے اوسکے حین حیات ہبہ کی منسوخی کے لئے نالش کرنے سے روکے نہین جاسکتے اور یہ ہبہ ناجائز تھا - نیز قرار دیا گیا کہ بطور قاعدہ عام ایک نالش بغرض حصول ڈگری استقراریہ استحقاق کے اُس شخص کی طرف سے دائر ہوسکتی ہے جو حق بازگشت بدرجہ دوم رکھتا ہو مگر دور کا رشتہ دار ہی نالش کرسکتا ہے جبکہ نزدیک تر رشتہ دار نے اپنی حقوق زائل یا متروک کردئے ہون - (نمبر ۳۹ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعی نے ایسی ڈگری استقراریہ حاصل کرنے کے واسطے دعوے کیا جسکے روسے رہن منجانب بیوہ ناجائز ہو حقدار بازگشت قریب بچہ ہے - اگر وہ جائداد کا وارث نہ ہو تو مدعیان وارث ہونگے - قرار پایا - کہ

نالش دائر ہو سکتی ہے - (نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعیان رشتہ داران بکجدی بعیدہ نے واسطے منسوخی ایک رہن کے دعوے کیا جو ایک بیوہ مسلمان نے کیا تہا جسکا حق اپنے خاوند متوفی کی جائداد مین فقط حیات تک تہا تجویز ہوا کہ دعوے مذکور بصورت عدم موجود گی ثبوت اِس امر کے دائر نہین ہو سکتا کہ ایک جدی قریبی نے اپنا حق بحق مدعیان ترک یا تسلیم کیا ہے - (نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک ہندو بیوہ جو اپنے متوفی شوہر کے علیحدہ ترکہ کی وارث ہوئی ہو اگر وہ ترکہ مذکور کا ہبہ کر دیوے تو وہ جائز نہین ہے اور نہ اُس سے ایک ایسا حق پیدا ہوتا ہے جسکی نسبت وارث مابعد بعید مواخذہ نکر سکے اسوجہ سے کہ ہبہ مذکور برضامندی وارث مابعد قریب تر کے کیا گیا ہے - مقدمات راج بلبین بنام ادیش چندر روز (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴) ونفرودس رائے بنام مادہو سندری برمونیا (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۲) سے اختلاف رائے کیا گیا - مقدمات راج لکہی دیبی بنام گوکل چند چودہری (انڈین اپیل مولفہ مور صاحب جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹) وکلکٹر مولی پٹم بنام کولی دین کٹانرانیا پا (انڈین اپیل مولفہ مور صاحب جلد ۸ صفحہ ۵۲۹) کا حوالہ دیا گیا - مقدمہ سیاداسی بنام گوری سہائے (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۲) اور مقدمہ الف - این نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۸۸۲ء (فیصلہ غیر مطبوعہ) کا فرق کیا گیا (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۱۶) +

ایک ہندو بیوہ کی حیات مین اُسکے لڑکے نے کہ وہ اُسوقت وارث قیاسی اُس جائداد کا تہا کہ جسپر وہ قابض تہی جائداد مذکور کو خریداران کے پاس بذریعہ دستاویزات کے کہ جنہین بیوہ مذکور فریق نہ تہی منتقل کیا بعد ازان بیوہ مذکور نے بذریعہ ایک دستاویز علیحدہ کے انتقالات کو تصدیق کیا اِس دستاویز پر ایک زیادہ تر بعید وارث مابعد نے گواہی کی - پسر مذکور اپنی ماں کی حیات مین مرگیا اور گواہ مذکور تصدیق نامہ کا وارث مابعد قریب ترین ہو گیا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۶۳) +

ایک ہندو بیوہ قابض ترکہ از قسم اراضی مملوکہ شوہر متوفی اور ایک عورت مدخولہ شوہر متوفی بیوہ مذکور اور دختر غیر صحیح النسب اور وارث مابعد ترکہ مذکور نے بغرض تصفیہ نزاعات خاندانی کے بذریعہ دستاویز تحریری انتظام تقسیم کرنے ترکہ کا کیا اور ایک وارث بعید ترکہ مذکور گواہ دستاویز مذکور کا تہا اور وہ نمایان طور اِس انتظام کے کرنے مین کاربند ہوا تہا اور اُسکی نسبت نامبردہ کی رضامندی کلی تہی - تجویز ہوئی - کہ وارث بعید مذکور بوجہ اپنی کارروائی مندرجہ بالا کی بعد ازان جواز و صحت تقسیم مذکور و جواز انتقالات عمل آوردہ اُن اشخاص مین جنہون

نے تقسیم مذکور مین حصہ پایا بحث نہین کرسکتا۔ (انڈین لارپورٹ الہ اباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۲) ✠

✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠ ✠

ایک شخص اپنی وفات کے بعد دو لڑکی اور ایک بیوہ چہوڑکر فوت ہوا بموجب دہرم شاستر کے بیوہ قابض و مالک
مین حیاتی جایئداد متروکہ متوفی کی ہوئی بوقت تحریر ایک اقرار نامہ کے جو بیوہ نے بحق اپنے ایک نواسہ کے جو بڑی
لڑکی سے پیدا تہا دوسری لڑکی کے کوئی اولاد موجود نتہی اس اقرار نامہ کے رو سے بیوہ مذکور نے کل جایئداد
متروکہ شوہری کا مالک اس نواسہ کو کیا تہا یہ تحریر کیا تہا کہ تا حیات وہ قابض رہیگی بعد اُسکے اُسکا وہ نواسہ جو
بوقت تحریر اقرار نامہ موجود تہا مالک ہوگا نام کہیوٹ اور رجسٹر مال مین بیوہ مذکور نے اس نواسہ کا اپنی حیات
مین اپنے نام کے برابر لکہا دیا تہا اب یہ نزاع درمیان مدعی اُس نواسہ کے جسکے نام اقرار نامہ تحریر ہوا تہا
اور مدعا علیہ دوسرے نواسہ کے جو دوسری لڑکی سے بعد کو پیدا ہوا تہا ہے مدعی کا یہ دعوے ہے کہ وہ مالک
کل جایئداد کا قرار دیا جاوے بحث یہ تہی کہ آیا اُس اقرار نامہ کا مقدمہ ہذا مین کیا اثر ہے اور دعوے مدعی کا بمقابلہ
دوسرے نواسہ کے جائز ہے یا نہین۔ تجویز ہوئی۔ ہماری دانست مین اُس اقرار نامہ سے مدعی کو کوئی
حق حیاتی حاصل نہین ہے یہ صحیح ہے کہ بیوہ کو بموجب دہرم شاستر کے یہ اختیار ہے کہ اپنے حقوق کو کسی
وارث مابعد کے حق مین منتقل کردے اور اسیطرح اُسکے حق مین جایئداد جلد پہنچادے مگر ایسی صورت مین
انتقال قطعی فوراً بیوہ کو بحق وارث مابعد کرنا چاہئے یہ درست طریقہ نہین ہے کہ بیوہ اپنی وفات کے بعد حق
دوسرے وارث کو دے پس یہ اقرار نامہ کچہہ اثر قانونی نہین رکہتا ہے اور خارج حقوق مدعا علیہ کا نہین ہے
جو بوقت تحریر اقرار نامہ پیدا نہین ہوا تہا۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۶) ✠

ایک ہندو بیوہ نے جسکے قبضہ مین جایئداد شوہر ہے جو علیحدہ شوہر نے پیدا کی تہی ہبہ نامہ کا اوس کا بحق
ایک لڑکے اپنی دختر کے کردیا اور اوسکی دختر بہی فریق دستاویز تہی دولی سنگہ بعد ہبہ نامہ کے اوسی دختر سے
پیدا ہوا۔ بحث مقدمہ ہذا مین یہ تہی کہ آیا وہ جایئداد کہ جو قبل از پیدائش مدعی کے اُسکے ایک بہائی کو ہبہ
کی گئی اور اُسکا دخل بہی ہوگیا مدعی بذریعہ وراثت کے پاسکتا ہے یا نہین بحث یہ کیجاتی تہی کہ مدعی بعد
وفات بیوہ داہب کے پیدا ہوا تہا اور چونکہ انتقال بحق وارث مابعد کے جو اُسوقت موجود تہا جائز تہا۔ پس
دوسرے لڑکے یعنی مدعی کو کوئی حق نہین پہونچتا ہے۔ تجویز ہوا۔ کہ ہماری دانست مین مدعی تحقیق کا مبالغہ
کا ہے بیوہ صرف اپنے حق مین حیاتی کا انتقال کرسکتی تہی جو اُس نے ہبہ نامہ لکہا وہ تاحیات اوسکی قائم

رہے گا ۔ یہ بحث اس مقدمہ مین فضول ہے کہ آیا بوقت وفات بیوہ کے مدعی پیدا ہو گیا تہا یا نہین کیونکہ مدعی کو ورثہ بعد وفات اُسکی ماں کے پہونچے گا اور اُسوقت مدعی موجود تہا ہماری دانست مین اوسکی ماں کی رضامندی بہی صرف حین حیاتی ہو سکتی ہے اور مدعی مستحق کامیابی کا ہے ۔ مقدمہ رام پہل بنام تلو کواری (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۶) کا حوالہ دیا گیا ۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷۷) +

بموجب قانون دہرم شاستر مروجہ پریزیڈنسی مدراس وہ شخص جسپر حقیت عود کر نیوالی ہو مستحق ہے کہ نالش واسطے قرار دئے جانے ناجائز بیع منجانب بیوہ شخص آخری قابض (قسم مذکور) کے دائر کرے ۔ باوجودیکہ متوفی کی دختر جیسے جو تاریخ نالش تک زندہ تہی لیکن فریق مقدمہ بنائی گئی ۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲۴) +

مدعیان نے جو ایک شخص مسمی عمرو کے یکجدی وارث تھے جو دسوین پشت مین تھے ایک انتقال کی منسوخی کی نالش کی ۔ جسے اُسکی بیوہ نے کیا تہا ۔ مدعا علیہم نے عذر کیا کہ مدعیان کوئی حق نالش کرنیکا نہین رکہتے کیونکہ وہ نزدیک ترین حقداران بازگشت نہین اور دختر و نواسگان متوفی وہ اشخاص ہین جو بقیاس غالب مستحق وراثت اُس صورت مین ہین کہ بیوہ کے بعد زندہ رہین ۔ شجرہ نسب مرتبہ بندوبست سے ظاہر ہوا کہ کبھی کسی پشت تک ایک نظیر بھی ایسی نہین ہوئی جسمین دختر مالکان لاولد کی وارث ہوئی ہو ۔ واجب العرض و رواج عام کی رو سے بہی دختر ترکہ پدری کا ورثہ پانے سے صاف طور پر خارج رکھی گئی ہے ۔ قرار دیا گیا کہ اس امر کے قطعی طور پر فیصل کرنیکے بغیر کہ آیا دختران و نواسگان سندھو جاٹان یعنے قوم فریقین مین رواجاً وراثت سے خارج رکھی جاتی ہین یا نہین مدعیان کی بہ حیثیت شہادت سے کافی طور پر بخوبی ثابت ہے ۔ کہ وہ بطور نزدیک ترین حقداران بازگشت اس نالش کو قائم رکھنے کے مستحق ہین ۔ (نمبر ۲۴ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعیان نے جو گوبند رام متوفی کے رشتہ داران یکجدی ہونیکا دعویٰ کرتے تھے استقرار اس امر کا چاہا کہ ہر دو انتقالات یعنی ایک بذریعہ وصیت اور دوسرا بذریعہ رہن در رہن جو مسماۃ لچھو بائی یکے از بیوگان گوبند رام مذکور نے کیا ہے بعد وفات بیوہ مذکور مدعیان کی نسبت موثر نہونگے منجانب مدعا علیہ کے یہ عذر تہا کہ مدعیون کو منصب ایسے دعوے کا حاصل نہین ہے کیونکہ سردست مدعی وارث قریبی نہین ہین اگر بیوہ اونکی حیات مین مرجاوے ۔ اول عذر یہ تھا کہ گوبند رام متوفی کا ایک پسر زوجہ ثانی سے زندہ موجود ہے اور وہ ہی مستحق ورثہ بازگشتی ہے ۔ مگر جب مقدمہ چیف کورٹ سے واسطے تحقیقات مزید اس امر کے واپس بہیجا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ پسر

مخبوط الحواس ہے اور اوسکے اچھے ہونیکی کچھہ اُمید نہیں ہے اور اس وجہ سے نامبردہ بروے رواج وراثت سے محروم ہے مدعا علیہ نے وہ عذر چھوڑ دیا مگر پھر یہ عذر پیش ہوا کہ کھیم چند متبنی گوبند رام کا موجود ہے وہ ورثہ پاویگا اور اگر تبنیت ثابت نہو تو بعد وفات بیوہ گوبند رام کی دختر وارث ہوگی - اور بعد وفات دختر کے کھیم چند بوجہ نواسہ ہونیکے ورثہ پاویگا - عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ دختر کی موجودگی جو بعد وفات بیوہ کے ورثہ پاویگی بشرطیکہ دختر کا فرزند ہو تا حق استقرار مدعیان کو زائل نہیں کرتی جو سرِدست بعد وفات بیوہ اور دختر دونون کے وارث ہوتے - کیونکہ دختر کا حق نسبت ترکہ اپنے باپ کے مثل حق بیوہ کے محدود ہوتا ہے اور بعد وفات اوسکے وراثت ورثاے مالک نرینہ کو جو سب سے اخیر مرا پہونچتی ہے لیکن اگر نواسہ بہ نسبت مدعیان کے نزدیکتر وارث بازگشت ہے خواہ بوجہ نواسہ ہونیکے یا متبنے ہونیکے - تو چونکہ اوسکو بصورت ملنے ورثہ کے کامل حق ملیگا یہ قرار دینا مشکل ہوگا کہ پھر بھی مدعیان کا اُس جائداد مین ایسا حق ہے جسکے اعتبار سے مدعی دعوی استقرار حق کے زیر دفعہ ۴۲ - ایکٹ داد رسی خاص کے مستحق سمجھے جاوین اور بہر حال اگر نواسہ کا نزدیکتر وارث بازگشتی ہونا ثابت ہو جاوے تو عدالتون کو چاہئے کہ ڈگری استقراری جسکا دینا اونکی رائے پر منحصر ہے صادر کرین چونکہ اس مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ تبنیت کھیم چند کی ثابت نہین ہوئی اور مدعیان کی اجراے رواج محرومی نواسہ کی قوم فریقین یعنے اروڑہ ہاے ملتان مین اس قدر شہادت پائی گئی کہ عدالت نواسہ کو نزدیکترین وارث بازگشت نہ سمجہے اور یہ قرار نہ دیوے کہ مدعیان کو استحقاق دعوے کرنیکا نہین ہے - عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ نسبت جواز وصیت کے کوئی استقرار نہین ہو سکتا کیونکہ وصیت منسوخ ہو سکتی ہے اور اُسکی تاثیر بیوہ کی زندگی مین نہین ہوتی بلکہ یہ انتقال کی مد کو بھی نہین پہونچتی (جیسا کہ فیصلہ دیوانی نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۸۰ع پنجاب ریکارڈ مین قرار دیا گیا) مگر مدعی مستحق اس استقرار کے ہین کہ رہن بلا ضرورت قانونی کے کیا گیا اور اسلئے بعد وفات بیوہ کے تاثیر نرکہیگا - درباب اس عذر کے کہ مکان مرہونہ جائداد گوبند رام کا نہ تھا اور صرف اُسکے پاس رہن تھا اسواسطے مدعیان کو نسبت اُسکے انتقال کے اعتراض کرنیکی اجازت ملنی چاہئے عدالت مذکور نے یہ اقرار دیا کہ حق مرتہنی تا وقتیکہ فک الرہن وقوع مین نہ آوے بلاشک ایک حق نسبت جائداد غیر منقولہ کے ہے اور گو راہن کو اختیار ہے کہ فک الرہن کرالیوے مگر اس سے بیوہ کو یہ استحقاق پیدا نہین ہوتا کہ حق مرتہنی کسی ایسے شخص کے ہاتھہ منتقل کرے جسکو اختیار فک الرہن کا حاصل نہین ہے - علاوہ برآن نسبت انتقال ترکہ منقولہ شوہری کے بھی وہی قیود نسبت اختیار انتقال کے ہین جو نسبت انتقال جائداد

غیر منقولہ کے ہین پس یہ عذر مدعی کا کسی صورت مین کارگر نہین ہوسکتا۔ (نمبر ۱۴۲ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

ایک ہندو بیوہ کی اپنے خاوند کی جایداد کے انتقال بمقابلہ حقداران بازگشت دورہی کے اس وجہ سے کہ وہ انتقال برضامندی لڑکی کے جو قریبی حقدار بازگشت ہے بحق دختر کی بیٹون کے جو احتمالی وارثان ہین ہوا ہے بیوہ مذکور کی اُس جایداد مین حقیقت سے زیادہ انتقال نہین ہوتا۔ رام پال بنام لالا کورہی (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۶) کی پیروی کی گئی۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۸)

ایک وارث آئندہ جایداد متروکہ ایک ہندو متوفی نے نالش اس غرض سے دائر کی کہ بیعنامہ نوشتہ بیوہ اس بناء پر منسوخ کیا جاوے کہ وہ بلاضرورت شاستری تحریر ہوا تہا اور یہ قرار دیا جاوے کہ انتقال کالعدم ہے اور نامبردہ کی حق وراثت مین موثر نہین ہوسکتا ایک دختر متوفی کی ہنوز زندہ تہی اور اُسنے کوئی تدبیر منسوخ کرانے بیع کی نہین کی تہی۔ از محمود صاحب جٹس۔ محض نسبت تاخیر مجاب وارث آئندہ کے جوار جاع نالش منسوخی بیع ناجایز منعقدہ بیوہ لاولد ہندو مین ہو یہ نہین سمجہا جاسکتا کہ وہ نسبت بیع کے سکوت بالتسلیم کے درجہ تک پہونچتی ہے۔ سکوت بالتسلیم کہ جسکی وجہ سے زیادہ تر بعید وارث آئندہ مستحق نالش کا ہوجائے ضرور ایسا ہونا چاہیئے کہ انصافاً امر مانع تقریر مخالف کے درجہ تک پہونچے کہ جسکی جہت سے اول وارث آئندہ کو بیع منعقدہ بیوہ کے جواز کی نسبت اعتراض کرنے سے ممنوع ہوجائے۔ مقدمہ دلیپ سنگہ بنام سری کشن پانڈے (رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۷۲ء صفحہ ۸۳) کی تقلید کیگئی۔ از محمود صاحب جٹس:- موجودگی وارثان قسم اناث جن کا حق وراثت حق بیوہ سے زیادہ نہین ہوسکتا۔ ایسے شخص کی حیثیت مین جو قریب ترین وارث آئندہ قیاسی نسبت مالکیت کاملہ جایداد کے ہے موثر نہین ہوتی اور ایسا وارث قیاسی نالش واسطے چارہ کار استقراری کے جسکی استدعا نالش ہذا مین ہوئی ہے بلالحاظ بحث سازش یا اتفاق ایسے وارثان قسم اناث کے نسبت انتقال منعقدہ بیوہ ہندو لاولد یا دیگر وارث قسم اناث کے جسکو ایسا ہی حق حاصل ہو قائم رکہہ سکتا ہے۔ مقدمات چندر کمار ہزاری بنام ددا رکا ناتہہ بردہان (رپورٹ صدر دیوانی عدالت بنگال بابت ۱۸۵۹ء حصہ ۲ صفحہ ۶۲۳) و بالگوبند راعم بنام ہرسرن (ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۵۵) کا تتبع کیا گیا۔ مقدمات بہگوان دین دوبے بنام مینا بائی (راپیل ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۷) و سری گجاپتی نیلمنی پٹ مہادیوی گارو بنام سری گجاپتی رادہامنی پٹ مہادیوی گارو (لارپورٹ اپیل ہند جلد ۴ صفحہ ۲۱۳) و رام لال بنام بنسی دہر (رپورٹ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۶ء صفحہ ۶۷) کا تذکرہ کیا گیا

مقدمہ رانی اننہ کور بنام کورٹ آف وارڈس (انڈین رپورٹ اپیل ہند جلد ۸ صفحہ ۱۴) سے امتیاز کیا گیا - از اولڈ فیلڈ صاحب جسٹس - ہرگاہ وارث آئندہ قریب ترین دختر بیوہ ہے جو خود صرف ایک حق محدود جائداد مین پا سکتی ہے اور جسنے خود کچھ ہبہ یا ترک دیکر اسنے بیع کی نہین کی - لہذا عدالت مدعیکو بطور وارث مابعد عین مابعد دختر کے ارجاع نالش کی اجازت دینے مین اختیار اقتضا مناسب استعمال کریگی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۳۱) +

لیکن جہان کہ مدعی نے جو متوفی ہندو کا نواسہ تہا باثناء حیات اپنی والدہ کے نالش واسطے تنسیخ ایک وصیت کے جو اُسکے نانا نے بحق ایک دیوتا کے کی ہے جو زیر انتظام اُسکی سوتیلی مان کے تہا اور وہ موصی کی زوجہ ثانی تہی کی - تجویز ہوا - کہ چونکہ کوئی شہادت نسبت سازش یا چشم پوشی کے موجود نہین پس مدعی جوکہ قریبی وارث بازگشت نہین ہے نالش کے قائم کرنیکا مجاز نہین - یہ امر کہ اُسکی مان کی جائداد بشرطیکہ وہ اُسی کے قبضہ مین آجاتی صرف ایک محدود جائداد ہوگی اس سے مدعی کی موجودہ حیثیت کو بلحاظ اُسکے حق نالش کے کوئی اثر نہین پہونچیگا - مراری بنام ملکی (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۸) کی تقلید کی گئی - بالگوبند بنام رام کمار (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۳۱) سے اختلاف کیا گیا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲) +

اثر ایسے ہبہ کا جو کسی ہندو بیوہ نے اپنے شوہر متوفی کی جائداد کا بنام اپنی دختر کے کیا ہو صرف یہ ہے کہ دختر کو حق وراثت جلد حاصل ہو جائے اور اُسکو پیشتر سے قبضہ اُسکی حق مین حیاتی کا دیا جاوے اور اسلیئے ہبہ مذکور سے کوئی وجہ مخاصمت وارث مابعد کو واسطے ارجاع نالش استقراریہ بغرض تنسیخ ہبہ نہین حاصل ہوتی ہے از محمود صاحب جسٹس - باستعمال اُس اختیار تمیزی کے جو عدالت کو از روئے دفعہ ۴۲ - ایکٹ دادرسی خاص کے دیا گیا ہو ڈگری استقراریہ کے بحق مدعی ایسی صورت مین صادر کرنیسے انکار کرنا چاہیئے کہ جب موہوب لہا ایک بیاہی ہوئی عورت ہو اور قابل پیدا کرنے لڑکے کے ہو جو وارث مابعد قریب ترین بملکیت کامل واہبہ کے شوہر متوفی کی جائداد کا ہوگا - مقدمات اندر کور بنام للتا پرشاد سنگہ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۳۲) و ادہر سنگہ بنام رانی کنور (رپورٹ آگرہ جلد ۱ صفحہ ۲۳۴) کا حوالہ دیا گیا - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۳) +

صلحنامہ مادر	ایک نالش بنام مسماۃ کد بابیوہ رام فقیر ایک ہندو کے رام فقیر کے برادران ہنومان و شیو کرن نے

واسطے قبضہ اوسکے ترکہ کے دائر کی بالآخر اسمین صلحنامہ ہوا جسکے ذریعہ سے مدعاعلیہ نے مدعیان کے حقوق تسلیم کئے اور قبول کیا کہ خاندان شترک ہے۔ بعد سماۃ کدما کی وفات کے سوہرہ دختر رام فقیر نے نالش منجانب خود بنام مدعیان مذکور الصدر واسطے قبضہ اپنی باپ کے ترکہ کے دائر کی لیکن بعد ازان اپنے دعوے سے دست بردار ہوئی بعد ازان سنت کمار پسر سوہرہ نے جو بعد سماۃ کدما کے صلحنامہ کے پیدا ہوا نالش بنام سوہرہ و قائم مقامان ہنومان و شیو پرسن واسطے دلاپانے قبضہ ترکہ کے اس بیان سے دائر کی کہ چونکہ خاندان منقسمہ تہا۔ لہذا اُسکو بموجب دہرم شاستر کے استحقاق وراثت ترکہ مذکور کا حاصل ہے اور صلحنامہ جو سماۃ کدما نے کیا اور نالش سابق سے جو سوہرہ نے دست برداری کی یہہ دونون امر فریباً واسطے زائل کرنے اوسکے حق وراثت کے کئے گئے اور اون سے اُسکے استحقاق مین فرق نہین آتا ہے۔ عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کی کہ مدعی وراثتاً مستحق ترکہ مذکور ہے۔ لیکن چونکہ اوسکی ماں ہنوز زندہ ہے وہ مستحق قبضہ صرف بعد وفات سماۃ کے ہے اور بربنائے ان تجاویز کے نامبردہ کے حق مین ڈگری باستقرار اوسکے حق قبضہ بوقت وفات سوہرہ کے صادر کی عدالت ماتحت اپیل نے ڈگری کو اس تجویز سے منسوخ کیا کہ صلحنامہ جو سماۃ کدما نے کیا وہ قاطع دعوے مدعی ہے اور نیز بزمانہ حیات اپنی ماں کے اُسکو منصب عدالت مین آنے اور یہہ نالش کرنے کا حاصل نہین ہے۔ از محمود صاحب جٹس: ۔ مدعی کا حق جو بوجہ ہونے نواسہ کے ہے (اور جسمین اسوجہ سے کچھ فرق نہین آیا کہ وہ بعد وفات اپنے نانا کے پیدا ہوا) اندر معمولی حالات کے ایسا نہین ہے کہ اپنے نانا کی جائیداد کے وارث ہونیکا مستحق خاندان منقسمہ ہندو مین بزمانہ حیات دختر کے خواہ وہ اوسکی ماں ہو جاوے اور بدینوجہ دعوے دخل کا ڈسمس کرنا صحیح تہا۔ امرت لال ہوس بنام رجنی کانت متر بنگال لارپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰ لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ وسیتا بنام بدری پرشاد (انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۴) وبیجاتہ بنام مہابیر (انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۰) کا حوالہ دیا گیا۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵) +

ضرورت جائز | مفصلہ ذیل اغراض ضرورت جائز سمجہی گئی ہین: ۔

(۱) اپنا گذارہ۔

(۲) قرضہ مشترکہ ہندو عورت اور اوسکے خاوند کا۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۱۶) +

(۳) نیک قرضہ جو برضامندی ورثا رباز گشت کے لیا جائے۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۲۵) +

(۴) اخراجات جو لغرض حفاظت حق حین حیاتی کے کیئے گئے ہون - (انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲)

(۵) ادائے مالگذاری سرکار - (نمبر ۶۷ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

(۶) شادی دختر اور گذارہ اوسکے پوتنے کا - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۵۲) +

(۷) شادی پوتی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶) +

(۸) اخراجات گیا اور خاوند کا سراده - (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶ و ۱۱۸) +

مفصلہ ذیل اغراض ضرورت جائز نہین

(۱) اغراض دینداری ومذہبی، واسطے اپنے فایدہ روحانی کے نہ اپنے شوہر متوفی کی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۴) +

(۲) عطیہ بابت (ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۴) - اگرچہ ممکن ہی کہ تیرتھہ اور ہوم وغیرہ جو ایک ہندو بیوہ کرے غیر صحیح طور پر مفید اوسکے شوہر متوفی کے ہوئے لیکن وہ ایسی رسوم نہین ہین جو اوسکے روح کے فائدہ کیواسطے ہون - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۲) - بطور مثال اخراجات بنارس (ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲) - یا کہودنا تالاب کا - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۹) +

(۳) سراده مان جو لڑکی کرے - (ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۶) +

(۴) قرضہ زاید المیعاد - دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۰) +

(۵) موجودگی قرضہ جسکی ادائیگی بذریعہ پٹہ جایداد جدی پر مشروط کی گئی ہو - (ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۵۰) +

(۶) قرضہ جو واسطے نالش ایک حقیت کے لیا جائے جسکی نسبت اوسکے شوہر متوفی کو حق وراثت کا ہونا بیان ہوا ہے مگر نامبردہ نے حق مذکور کے نافذ کرانیکی کوشش نہین کی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۳۱) +

(۷) زر جو واسطے اپیل پریوی کونسل کے مطلوب ہو - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۷) +



باب - ۱۱

قرضہ

از روئے دہرم شاستر پسر پر پدر کا قرضہ ادا کرنا فرض مذہبی ہے - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ و نمبر ۱۴۲ و نمبر ۱۷ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

حصہ قرضہ کے مقدمہ مین یہہ معلوم ہوا کہ مدعی حال پدر کے باپ کے قرضخواہ نے دعوے کیا اور یہہ بحث کی کہ قرضہ کا حصہ جسکا دعوی ہے اُسکے باپ کا ہے اور یہہ کہ اوسکے بہائی جنہون نے جایداد کا حصہ لیا ہے اوسکے شریک ہون چنانچہ وہ فریق مقدمہ بنائے گئے لیکن یہہ معلوم ہوا کہ جسدن وہ شریک مقدمہ ہوئے قرضخواہ کا مقدمہ اونکے خلاف میعاد سے باہر تہا اسلئے مقدمہ اونکے برخلاف خارج ہوکر مدعی حال پر کل رقم کی ڈگری ہوئی تجویز ہوا کہ مدعاعلیہم حصہ دینی کے ذمہ وار ہین اور ان حالات سے کہ وہ پہلے دعوے سے درخواست پر غلط طور پر بری کئے گئے تھے اور قرضخواہ کا دعوے اونکے خلاف بباعث زائد المیعاد ہونیکے خارج کیا گیا تہا اور تمام دعوے کی ڈگری ایک وارث پر دی گئی تہی مقدمہ حال مین کوئی فرق نہین آسکتا - نمبر ۹۷ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۶) +

مدعیان نے جو ایک نالش متوفی کے ترکہ مین مدعاعلیہم کے ساتھ بحصص مساوی ورثا شریک تھے متوفی مذکور کی جائداد مین سے اپنا حصہ حاصل کرنیکے واسطے نالش کی جایداد مذکور تقسیم نہین ہوئی - مدعاعلیہم نے عذر کیا کہ مدعیان کو متوفی کے قرضہ کا حصہ ادا کرنا چاہئے تجویز ہوئی - کہ مدعیان کا اصلی حق صرف اُس ورثہ کی تقسیم کا ہے جس مین مواخذہ اور نیز جائداد متروکہ متوفی دونون شامل ہین نہ مدعیان یہہ عذر کرسکتے ہین کہ متوفی کو جو قرضہ مدعاعلیہم کا دینا ہے اوسکا حصہ بطور ورثا شریک اونسے وصول کرنے کے لئے مدعاعلیہم سے جدا نالش کرائی جاوے - محض اسوجہ سے کہ قرضہ مذکور کیلئے کوئی خاص حصہ جائداد مکفول نہ تہا - نمبر ۷۹ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ) +

دربارہ نیلام جایداد متوفی بعوض اسکے قرضکے دیکھو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۹۶ - اور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ و

انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ و جلد ۴ صفحہ ۱)۔ نسبت قرضہ خلاف تہذیب وغیرہ کو ملاحظہ ہو باب ۱۰ - انتقال +

باب ۱۲

ہبہ

اگرچہ ممکن ہے کہ بربنائے وجوہ تہذیب و عقلی اقوال دہرم شاستر سے ضمناً ممانعت ایسے ہبہ کی سمجھی جائے جو باپ نے جایداد غیر منقولہ مکسوبہ کا ایک پسر کے نام باخراج دوسرے پسر کے کیا ہو تاہم چونکہ اوسمین یہہ مندرج نہین ہے کہ ایسے فعل سے ایسا کرنیکا قطعی اختیار نہین ہے پس اگر ایسے انتقال کئے جاوین تو انکا ناجائز ہونا لازم نہین آتا لہذا ہبہ کل جایداد غیر منقولہ مکسوبہ خاص منجانب پدر بحق ایک پسر کے خلاف قانون نہین - (انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴) +

لیکن ایک ہندو تابع متاکشرا کہ جسکے دو لڑکے ہون جو اوس سے علیحدہ نہ ہوئے ہون وہ کل یا قریب کل کے جایداد منقولہ موروثی کو ایک لڑکے کو بمحرومی دوسرے کے نہین دیسکتا ہے خواہ یہہ فعل اوسکا بطور ہبہ خواہ بطور تقسیم کے خیال کیا جائے - (انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱) +

ہبہ جو خاوند نے اپنی زوجہ کے نام کیا تھا اور جس مین معلوم ہوا کہ جایداد جدی جسکے خاص حصص ہبہ ہوئے ہے اور حاصل کردہ اراضیات اور قرضہ غیر وصول شدہ جو واہب کی نج کی جایداد تھی ایسا ہبہ تھا جسکے کرنیکا واہب بعدم موجودگی کسی اولاج کے بیٹا نہونیکی وجہ سے از روئے دہرم شاستر مجاز تھا اور اوس ہبہ کی روسے موہوب لہا اپنے خاوند کی کل جایداد کی تنہا مالک بن گئی - (نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک ہبہ جو از راہ محبت کے عورت اور ماں کی نام کیا جاوے بروئے دہرم شاستر کے واہب اوسکو منسوخ نہین کرسکتا ہے - (نمبر ۱۵۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

اگر کوئی ہندو ہبہ وصیتی قطعی اپنی جایداد غیر منقولہ علیحدہ کا اپنی بیوہ کے حق مین کرے تو اوسکے رو سے مسماۃ کو ویسا ہی پورا اقتدار و اختیار انتقال کا اوپر جایداد مذکور کے حاصل ہوتا ہے کہ گویا یہہ وصیتی بحق

کسی شخص غیر کے کیا گیا تھا - رانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۹۱) +

مدعی نے باظہار اس امر کے کہ وہ اور (الف) اوسکے دادے کا بھائی باعتبار حقیت کے مشترک تھے واسطے منسوخی ہبہ مکان متنازعہ کے جو (الف) نے بحق اپنی زوجہ کے کیا او نیز بیعنامہ مابعد نوشتہ زوجہ مذکور موسومہ مدعا علیہ کے نالش دایر کی تجویز ہوئی - کہ عبارت ہبہ نامہ سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ شوہر کی یہہ مراد تھی کہ اپنی زوجہ کو جایداد قابل وراثت دے - اور اختیار انتقال جایداد موہوبہ کا عطا کرے اور اوس نے ایسا ہی کیا اور اسوجہ سے بیعنامہ نوشتہ زوجہ جائز ہے - رانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۹۵) +

بموجب ہبہ جایداد منقولہ وغیر منقولہ کے جو ایک ہندو بحق اپنی زوجہ کے کرے - زوجہ جایداد غیر منقولہ مین صرف حق حین حیاتی پاتی ہے اور اوسکے انتقال کا اختیار اوسے ہنین ہوتا ہے بخلاف اسکے جایداد منقولہ پر اسکا اختیار کامل ہے زوجہ اہل ہنود بذریعہ وصیت نامہ اپنے شوہر کی جایداد وصیتی پر اوس سے زیادہ استحقاق کامل نہین پاتی جو وہ اوس صورت مین پاتی جبکہ جایداد بذریعہ ہبہ اوسکے شوہر کی حین حیات مین اوسکو عطا کی جاتی اور شوہر کو ضرور ہے کہ ایسا استحقاق قابل الوراثت یا اختیار انتقال بالفاظ صریح دے خواہ معاملہ ہبہ کا ہو یا وصیت کا - رانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴) +

ہبہ بنام زوجہ و دختر جایداد جدی کا بموجودگی پسر کے ناجائز ہے - رانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۸) +

جو ہبہ خاوند نے اپنی زوجہ کے نام کیا ہو اوسکے رو سے جایداد مین اوسکو کلی حق حاصل نہین ہوتا ہے اور اوسکے شوہر کے وارثان نسبت جواز ہبہ اس کا زندہ کے جو زوجہ نے اوسکے نام کیا ہو اعتراض کر سکتے ہین - رانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۳) +

اس غرض سے کہ زوجہ جایداد غیر منقولہ مین بروئے ہبہ منجانب اپنے شوہر کے حقیت قطعی حاصل کرے بموجب دہرم شاستر یہہ ضرور نہین ہے کہ ہبہ ساتھہ ایسے الفاظ محدود کے ہو جو بغرض انتقال حقیت قابل وراثت استعمال کئے جاتے ہین منشا شوہر کا اور طرح پر بھی ظاہر ہو سکتا ہے اور ایک یہہ امر متعلق بہ تعبیر ہے - رانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳۰) +

ہندو بیوہ قابض برضامندی وارث مابعد قریب ترکے ایسا ہبہ جائز کر سکتی ہے جو بلقدر حق بیوہ اور حق وارث مابعد رضامند کے نافذ ہوگا - اور اوس سے ایک ایسا حق پیدا ہو جاتا ہے جسپر بعد وفات

بیوہ کے اعتراض منجانب اُس شخص کے نہین ہوسکتا جو درصورت ہونے ہبہ کے بطور وارث اوسکی شوہر کے مستحق ہوتا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۷ و جلد ۳ صفحہ ۳۶۲) ✝

برخلاف اسکے تجویز ہوئی کہ ایک ہندو بیوہ جو اپنے شوہر کے علیحدہ ترکہ کی وارث ہوئی ہو اگر ترکہ مذکور کا ہبہ کردیوے تو وہ جایز نہین ہے اور نہ اُس سے ایک ایسا حق پیدا ہوتا ہے جسکی نسبت وارث مابعد بعید مواخذہ نہ کرسکے اس وجہ سے کہ ہبہ مذکور برضامندی وارث مابعد قریب ترکے کیا گیا ہے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۶) ✝

ایک ہندو بیوہ یا مان کا ایسے اشخاص کو جائداد کا دیدینا جو اسوقت بلاشک ورثائے شاستری اُس شخص کے ہون جس سے سماۃ مذکور کو وراثتاً جایداد پہونچی ہو منتج اسکا ہوتا ہے کہ ترکہ اُن اشخاص کو حاصل ہوتا ہے جنکو اُسوقت ملتا جبکہ سماۃ مذکور فوت ہوجاتی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۷) ✝

جبکہ ایک ہبہ مورت اور اراضی متعلقہ کا (جبکہ وہ عطیہ خانگی ہو) تمام خاندان کے اتفاق سے دوسرے خاندان کے حق مین برائے پوجا مورت کیا جائے تو اگر مورت کے فائدہ کے لئے کیا گیا ہے تو ناجائز نہین ہے اور ایک ایسا ہبہ ہے جو جانشین شبیت پر قابل پابندی ہو - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۷) ✝

بموجب دہرم شاستر کے باپ کو اختیار ہے کہ انتقالات جایداد مشترکہ موروثی کے بلا رضامندی اپنے لڑکے کے ایک دائمی مندر خاندان کی مورت کے لئے کرے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۷) ✝

جو ہبہ ہندو بیوہ نے بطور سنکلپ اپنے پرلوک کے فائدہ کے لئے کیا ہو دہرم شاستر کے رو سے جائز نہین ہے - (نمبر ۶۷ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۲) ✝

اگرچہ ہبہ جائداد جدی منجانب لاولد واسطے اغراض مذہبی کے جائز ہے - (نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) - لیکن ایک شریک بلا رضامندی دیگر شرکاء کے اپنے حصہ جایداد خاندان مشترکہ کو ہبہ نہین کرسکتا - (نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

ایک ہندو نے اپنی وصیت کی رو سے مبلغ ۶۰۰ روپیہ اس شرط پر ہبہ کیا کہ اس سے ایک چاندی کا بُت واسطے ایک مندر کے بہم پہونچایا جائے - بعد وفات اسکی امانت داران مندر نے مدعا علیہ پسر پر جو شامل شریک باپ کے رہتا تھا بربنا وصیت مذکور واسطے دلاپانے رقم مذکور کے دعوے دایر کیا مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ وصیت جائز نہین اور

ر ز مذکور جائداد خاندانی سے وصول نہیں ہو سکتا تجویز ہوا۔ کہ باپ اپنے حصہ غیر منقسمہ کے وصیت کرنیکا اختیار نہیں رکھتا کیونکہ وہ فوراً بذریعہ حق پسماندگی کے بیٹے کو پہنچ جاتا ہے۔ لہذا وصیت مذکور بیٹے پر قابل پابندی نہیں (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۴) ✝

ہبہ چینی خیراتی عام جائز ہے۔ (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۹۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۵۱) ✝

ایک شریک بلا رضامندی دیگر شرکاء کے اپنے حصہ کو ہبہ نہیں کر سکتا۔ (نمبر ۸۴ ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۵۳ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

شخص خاندان غیر کے خریدار نیلام جزو حقوق و مرافق ایک غیر منقسمہ خاندان ہندو کے ہو جانے سے حالت غیر منقسمہ خاندان مذکور کی جاتی رہتی ہے اور نوعیت جائداد مذکور بطور مشترک و غیر منقسمہ جائداد خاندان کے نہیں رہتی بعد ازاں باقی اشخاص اُس خاندان ہندو غیر منقسمہ کے اپنے حقوق بحق شخص ثالث بلا رضامندی خریدار نیلام کے ہبہ کریں تو وہ ہبہ بوجہ اس اصول دہرم شاستر کے جسکے بموجب خاندان ہندو غیر منقسمہ میں رضامندی شرکاء کی واسطے جواز ایسے ہبہ کی ضرور ہے ناجائز نہیں ہے۔ (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۹) ✝

یہ قاعدہ دہرم شاستر جسکی رو سے عمداً انتقال جائداد خاندان کا منجانب ایک ہندو شریک کے ممنوع ہے ہبہ جات بنام قرابت داران سے ویسی ہی متعلق ہے جیسے کہ ہبہ جات بنام اشخاص غیر سے متعلق ہے۔ (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸) ✝

اگر وہ شخص جسکا کوئی پسر صحیح النسب اسوقت تک پیدا نہیں ہوا اپنی جائداد موروثی کا ایک جزو بتعمیل ذمہ واری قانون یعنی بابت نان و نفقہ اپنے پسر غیر صحیح النسب کو دیدے تو ایسا دینا کسی اجنبی کے نام بالارادہ انتقال کرنیسے مختلف ہے اور بموجب قانون متاکشرا کے جایز ہے۔ (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۴) ✝

شرائط ضروری ہبہ — بغرض اسکے کہ حوالگی قبضہ بموجب دہرم شاستر واسطے تکمیل ہبہ جائداد غیر منقولہ کے ضروری ہے۔ شاستر مذکور از روئے دفعہ ۱۲۳۔ ایکٹ انتقال جائداد کے منسوخ ہوا ہے۔ فقرہ اول دفعہ مذکور کی یہہ مراد ہے کہ ہبہ جائداد غیر منقولہ بذریعہ تحریر صرف دستاویز رجسٹری شدہ کے عمل میں آسکتا ہے اور کوئی امر ضروری نہیں ہے بموجب دفعہ مذکور کے یہی صورت جائداد منقولہ کی ہے بشرطیکہ دستاویز

رجسٹری شدہ (اور نہ کوئی اور طریقہ حوالگی کا) بطور طریقہ انتقال کے اختیار کیا جائے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶ ۴۴) +

(پ) نے ایک ہبہ نامہ نسبت خاص جائداد بحق مدعی ۱۸۷۷ء مین قبل نفاذ ایکٹ انتقال جائداد کے تحریر کیا اور دستاویز مذکور باضابطہ رجسٹری کرائی گئی - ۱۸۸۱ء مین - (پ) نے چند حصص جائداد مذکور کے بدست مدعاعلیہم بیع کئے اور انکو حصص مذکور پر قبضہ دلایا - (پ) چھہ سال بعد تحریر ہبہ نامہ کے فوت ہوگیا اور بعد اُسکی وفات کے چند قبالہ جات جائداد کے مشمولہ ہبہ نامہ مدعی کے قبضہ مین آئے - ہر دو عدالتہائے ماتحت نے یہ قرار دیا کہ منجانب واہب حوالگی قبضہ نہین ہوئی اور نہ اُسکو موہوب لہ نے منظور کیا ایک نالش مین جو پانچ سال بعد وفات (پ) بغرض دلاپانے قبضہ اُس جائداد کے دائر کی گئی تہی جو شئے ہبہ مبینہ ہے تجویز ہوا کہ محض رجسٹری کرانا برائے تکمیل ہبہ بموجب دہرم شاستر کافی نہین ہے جسکے روسے قبضہ یا منظوری منجانب معطی لہ ضرور ہے چونکہ کوئی قبضہ یا منظوری نہین ہے لہذا نالش ڈسمس ہونی چاہئے (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۶) +

ہبہ منجانب اہل ہند و جس کے ساتھ نہ تو قبضہ موہوب لہ کا ہوا ہو نہ کوئی عمل ظاہری عمل مین آیا ہو مثلاً حوالگی دستاویزات استحقاق یا اجازت دینا موہوب لہ کو کہ لگان وصول کرے برائے خود ایک معاملہ جائز نہین ہے گو ہبہ نامہ کی رجسٹری ہوئی ہو - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۵۴) +

مدعی نے چند قطعات اراضی کی نسبت نالش و خلیابی اس بیان سے رجوع کی کہ وہ اوسکو از روئے ہبہ نامہ رجسٹری شدہ کے دی گئی تہین یہہ دریافت ہوا کہ از روئے دستاویز مذکور کے اوسکو قبضہ نہین دیا گیا اوسکی طرف سے یہہ بحث ہوئی کہ اوسکا استحقاق بغیر قبضہ کے مکمل ہے کیونکہ دستاویز رجسٹری شدہ ہے اور مقصود اصول متعلقہ قبضہ کا یہہ ہے کہ معاملہ کو اعلان دیا جاوے - تجویز ہوئی - کہ مدعی صرف مستحق اُس اراضی کا ہے جس پر اوسکو قبضہ دیا گیا - از روئے دہرم شاستر کے ہبہ اراضی کے جائز و کامل ہا بین واہب و موہوب لہ کے ہونیکے لئے ضرور ہے کہ موہوب لہ کو قبضہ دیا جائے - رجسٹری سے موہوب لہ کو نہ قبضہ واقعی نہ تعبیری نہ علامتی ملتا ہے اور اس وجہ سے رجسٹری مساوی حوالگی و منظوری خیال نہین ہو سکتے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۱) +

جبکہ باپ نے پسر کو اجازت ہبہ نامہ کے تحریر کی دی اور بعد وفات باپ کے پسر نے ہبہ نامہ تحریر کرکے

قبضہ دیدیا تو یہہ امر باعث ناجوازی ہبہ نہین ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸۶) +

حوالگی قبضہ اُسوقت ضروری نہین ہے جبکہ موہوب لہٗ نابالغ یا مجنون ہو ایسی صورت مین قبضہ واہب کا کافی ہے - وصولی لگان موہوب لہٗ بطور خود یا بذریعہ کارندہ ایک کافی انتقال قبضہ کا ہے - (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۳) +

بموجب دہرم شاستر کے جو اشخاص بوقت وفات موصی کے موجود نہون بموجب وصیت نامہ کے ہبہ بالوصیت بھی نہین پاسکتے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۵۰) +

ایک ہندو مالک ایک شرطی عطیہ کسی آئندہ حق واقع جائداد کا بنام اشخاص غیر پیدا شدہ کے جو زمانہ آئندہ مین اولاد حی القائم عطیہ دار کے ہون نہین کرسکتا ہے جسکا نفاذ ایسے واقعہ کے وقوع پر منحصر ہو جو ممکن ہے کہ کبھی واقع نہ ہو نامبردہ ایک قید برخلاف اصول دہرم شاستر اور خاص اپنے اختیار انتقال اپنی جائداد کے مبرا از بار ایسی حقیت آئندہ کے قائم کریگا یہی وجہ ناجوازی عطیہ مذکور کی ہے مقصود یہہ تہا کہ عطا کنندہ اور اوسکے جانشینان ایک راج کیواسطے دینے وجہ کفاف کی کسی نہ کسی طریق سے جملہ اولاد چار اشخاص کو جو بتاریخ عطیہ حی القائم تھے بذریعہ اس استقرار کے پابند ہون کہ درصورت قاصر ہونے راجہ وقت کے کسی آئندہ زمانہ مین پرورش کرنیسے اولاد مذکور کے اشخاص آخر الذکر فوراً مستحق چار مواضع راج کے ہوجائینگے اُسکو یہہ سمجھنا چاہئے کہ اس سے انتقال حال بنام ایسے اشخاص کے جو ہنوز موجود نہین ہین تابع شرط التوا کے قائم ہوتا ہے جو اُسکو کبھی اثر پذیر ہونے کے مانع ہوسکتا ہے یا اُسکو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ایک معاہدہ ہے جسکا یہہ مقصود ہے کہ ریاست راج کے ساتھ بحق غیر موجودہ معاہدہ کے قائم رہے کہ بصورت واقع مصرحہ کے انکو مواضع دیے جاوین - تجویز ہوئی - کہ بہرصورت یہہ یکسان غیر موثر ہے نیز تجویز ہوئی - کہ ہائیکورٹ نے صحت کے ساتھ تعبیر دستاویز کی اس امر کے تجویز کرنے مین کی کہ الفاظ "اگر کبھی میری اولاد کے وقت مین انکو وسائل پرورش مہیا نہ کئیے جاوینگے" سے ایک شرط قائم ہوتی ہے کہ وہ کبھی پوری نہین ہوئی بوجہ اسکے کہ اولاد مذکور قابض اُن مواضع کی تھی جو راجہ نے انکو علاوہ مواضع متدعویہ کے دیئے تھے جو کہ اُن کی پرورش کے لیئے بہت کافی تھے -

(انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۷) +

ایک وصیت نامہ مین جو ایک ہندو نے تحریر کیا فقرہ ذیل مندرج ہے "مین اپنی بڑی بیٹی کو جائداد اس شرط پر ہبہ کرتا ہون کہ وہ اوسکو اراضیات مین لگادے پیداوار کی متصرف رہے اور کل جائداد کو

اپنی اولاد ذکور کو پہونچاوے - اندر ایک ٹ ہ کے بعد وفات موصی کے اوسکی بڑی لڑکی کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو چند ماہ مین مر گیا بعد ازان سماۃ نے مدعی اپنے شوہر کو چھوڑ کر وفات پائی لیکن کوئی اولاد ذکور اپنے بعد زندہ نہین چھوڑی مدعی نے بطور وارث اُس کے لڑکے کیواسطے دلا پانے رقم ہبہ مذکورہ بالا کی نالش کی تجویز ہوئی - کہ چونکہ پسر لڑکی کو کوئی حق متحصلہ ہبہ مین حاصل نہین ہوا نالش مدعی کی ڈسمس ہونی چاہئے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۸) +

جس صورت مین واہب کی یہہ نیت ہو کہ وو اشخاص نامزد کے حق مین ہبہ کیا جائے جو قابل لینے ہبہ مذکور کے ہون گو کہ یہہ بہی اوسکی نیت ہو کہ دیگر اشخاص جو بوقت ہبہ کے پیدا نہوئے ہون داخل ہوکر اسمین شریک ہون تو وہ جزو ہبہ جو لایق تاثیر پذیر ہونیکے ہو موثر کیا جائیگا گو کہ واہب کی کامل نیت کا نفاذ نہو سکتا ہو - (لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱ صفحہ ۱۶۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۳) +

ایک خاندان مشترک تابع متاکشرا مین جسمین دادا اور اسکا پسر اور اس پسر کا پسر تھے - بموجب ایک انتظام خاندان کے شخص اول الذکر نے برضامندی شخص ثانی الذکر بذریعہ دستاویز کے ہبہ کل جائداد موروثی کا بحق شخص ثالث الذکر کے معہ اسکے اُن بہائیون کے جنکا بعد ازان پیدا ہونے کا امکان تہا کیا - باپ نے بعوض اپنی حصہ واقع جائداد موروثی کے روپیہ واسطے ادا اپنے اُن قرضجات کے لیا جو اُسنے لئے تھے نابالغ کو بذریعہ اسکی مان کے جسکو ہبہ نامہ مین اوسکی ولیہ لکہا تہا قبضہ دیا بعد ازان نابالغ فوت ہوا اور مان بدستور قابض رہی - جائداد خاندان مذکور بوقت وفات دادا کے احد القرض خواہان پدر نے جسکے پاس بنام اُسکے ڈگری تہی قرق کرائی اور ایک نالش مین جو واسطے ناجوازی ہبہ نامہ کے تہی - یہہ تجویز ہوئی - کہ چونکہ انتقال بہی بحق نابالغ بنیک نیتی اور بمعاوضہ صحیح کیا گیا تہا لہذا وہ جائز تہا اور گو ہبہ بحق برادران کے جنکا پیدا ہونا ممکن تہا ناقد نہین ہوسکتا تہا تاہم ہبہ بجانب افسر خاندان برضامندی پسر بحق عین مابعد پشت کے جسمین سے صرف شخص حی القائم یعنی نابالغ پوتا کو قبضہ دیا گیا جائز تہا بجہ تقسیم نہ تہی کیونکہ (مطابق متاکشرا باب ۱ فصل ۵ - اشلوک ۳۱) تقسیم خاص مابین دادا اور پوتے کے درحالیکہ باپ زندہ ہو عمل مین نہین آسکتی وہ ایک انتظام خاندانی تہا او بعدہ اس حد تک از قسم تقسیم تہا کہ باپ کو ایک حصہ ملا اور اُسکے بعد وہ کلیتاً محروم ہوگیا اور منجملہ دیگر امور کے دادا نے اپنا حق پوتے کو دیدیا - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۰) +

یہہ عام قاعدہ ہے کہ جس صورت مین ہبہ بنام ایک گروہ کے کیا جائے بعض جن مین سے لینے کے

لائق ہوں یا ہوجائیں - اسوجہ سے کہ وقت ہبہ کے یا وفات وصی کے (جیسی صورت ہو) پیدا ہوئے تہے اور جس حال مین ہبہ کی نسبت کوئی اور اعتراض نہو تو ہبہ سے نفع اُن اشخاص کو منجملہ گروہ کے پہونچیگا جو قابل لینے ہبہ کے ہوں - (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۳) +

ایک اقرار مین جو بنام پدر سیتارام نبیرہ نابالغ مقر تحریر کیا گیا تہا - بعد تحریر اس امر کے کہ مقر نے سیتارام کو واسطے قایم رکہنے اپنے خاندان کے مقرر کیا ہے اور کچھہ جایداد باپ کو سپرد کی ہے - یہہ شرط تہی کہ جایداد مذکور سیتارام کو بوقت اُس کے بالغ ہونیکے دیجاوے اور عبارت ذیل لکہی تہی " اگر سیتارام مذکور کی اولاد ہوگی تو نہ تمہاری اولاد مذکور کو اور نہ کسی اور شخص کو کوئی حق کسی جایداد مندرجہ کاغذ ہذا مین حاصل ہوگا - اگر سیتارام مذکور لاولد ہوگا تو اولاد ذکور میری لڑکی کا ورثاء تمہاری زوجہ کی جایداد سے بحصہ مساوی متمتع ہوگی لیکن کسی اور کو کچہہ حق اُس مین حاصل نہوگا - سو اسنتنتر اقرار برضا و رغبت میرے تحریر کیا گیا ہے - سیتارام سن بلوغ کو پہونچا لیکن لاولد مرگیا اوس کے بڑے بہائی نے نالش واسطے قبضہ جایداد کے بموجب فقرہ مذکورہ بالا دایر کی - یہہ تجویز ہوئی - کہ چونکہ مدعی ایسا شخص تہا کہ جو تابع حق مین حیاتی موجودہ اُسی وقت کے کہ جب ہبہ کیا گیا تہا قابض ہونے کے قابل تہا پس وہ وارث ہونیکا مستحق ہے - صورت مشکل ہے کہ اگر ہبہ بنام مدعی ساقط ہوتی تو جایداد مقر کے ورثاء پر بعد وفات سیتارام لاولد کے پہونچتی - مقدمہ رام لال سیٹھہ بنام کالیداس سیٹھہ (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۳) کی تقلید کی گئی ہے - (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۳) +

ایک شخص مسمی رتن جی روپ جی مودی سنہ ۱۸۵۶ء مین ایک وصیت کر کے فوت ہوگیا جسمین اُسنے اپنی بیوہ اور وصیہ مسمات لاڈ کو یہ ہدائت کی - کہ وہ اُسکے پوتے تریکمجی کے لئے ایک جایداد قیمتی عنہ ۲ رد خرید کرے اور جایداد مذکور بطور امانت تریکمجی کی حیات یا دلواتہ تک یا اوسکی وفات کے بعد اوسکے پسر یا وارث ذکور کے لئے امناکے قبضہ مین رہے - موصی کی وفات کیوقت تریکمجی کے ہاں کوئی بیٹا نہ تہا - وصیہ مذکور نے حسب ہدائت جایداد کو خرید کیا - مگر کوئی دستاویز امانت تحریر نہ کی - اسلئے ۱۸۷۰ء مین تریکمجی نے وصیت کے نفاذ کرانے اور دستاویز امانت کے تحریر کرا پانے کے لئے نالش دایر کی تریبہونداس رتن جی (مدعی مقدمہ ہذا) جو تریکمجی کا چچا تہا - اُس نالش مین فریق گردانا گیا اور ایک ڈگری برضامندی بدین حکم صادر ہوئی کہ لاڈ کو روصیہ اور تریبہون داس حسب ہدائت وصیت نامہ ایک دستاویز امانت تحریر کردین - چنانچہ ایک دستاویز ۱۸۷۶ء مین تحریر کیگئی جسمین

جائیداد مذکور امنا ہندرجہ وصیت کے نام امانتاً منتقل ہوئی گو موصی کی وفات کیوقت تریکمجی کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ مگر تاریخ دستاویز یعنے ۱۸۷۶ء مین اُسکا ایک پسر چونی لال موجود تہا اور ۱۸۸۳ء مین ایک دوسرا بیٹا گنگا داس دمدعا علیہ حال) بھی پیدا ہوگیا تہا۔ تریکمجی ۱۸۹۰ء مین فوت ہوگیا اور چونی لال ۱۸۹۱ء مین بلا اولاد مرگیا۔ مدعیان جو موصی کے بیٹے اور پوتے ہین اب جائیداد کا دعوے کرتے ہین۔ بحث یہ تھی کہ چونکہ تریکمجی کے پسران مین سے کوئی بھی تاریخ وفات موصی پر موجود نہ تہا اسلئے پسران مذکور نہ وصیت کے روسے اور نہ اوس دستاویز کی روسے جو بعد ازان بنفاذ وصیت تحریر ہوئی جائیداد کو حاصل کر سکتے ہین گو بتاریخ تحریر دستاویز ۱۸۷۶ء مین پسران مین سے ایک پسر (چونی لال) موجود تہا تاہم جماعت مین سے صرف وہی ایک دعویٰ کر سکتا ہے اور جماعت مذکور نہ تو موصی کی وفات پر۔ اور نہ تاریخ دستاویز پر متحقق تہی اور نہ متحقق ہو سکتی تھی۔ کیونکہ گنگا داس ۱۸۸۳ء تک پیدا نہ ہوا تہا۔ اسلئے کل جماعت خارج رکہی گئی اور تریکمجی کی وفات کے بعد جائیداد بلا فرہی تجویز ہوا۔ کہ وصیت نامہ کی اس ہدائت پر نظر کرنے سے کہ ”ایک ایسی دستاویز تحریر کی جاوے جسمین جائیداد کے امانتی ہونے کا اظہار ہو“ معلوم ہوتا ہے کہ جائیداد موہوبہ کی میعاد کا فیصلہ کرنے کے لئے اُس دستاویز کی تاریخ پر لحاظ کیا جائیگا جو بعد ازان تحریر ہوئی۔ نہ تاریخ وفات موصی پر۔ اور کہ دستاویز مذکور کے روسے تریکمجی کی وفات پر اوسکا بیٹا چونی لال مستحق جائیداد ہوا۔ ہبہ بنام جماعت کی صورت مین اگر کوئی شخص ہبہ کے وقت اوسکے لینے کے قابل موجود ہو اور جسکو کہ بلاشک واہب منفعت پہنچانا چاہتا ہو۔ تو وہ مستحق اوسکے لینے کا ہے گو کہ اوس جماعت کے دیگر ایسے اہالیان بھی بعد مین موجود ہو جائین جن کو واہب ہبہ سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہو۔ مگر اہالیان مذکور اسو جہ سے ہبہ حاصل نہ کر سکینگے۔ کہ وہ تاریخ ہبہ پر موجود نہ تھے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷) ✣

پرمانند داس ایک ہندو ستمبر ۱۸۸۶ء مین مرگیا اور دو بیٹے ایک مدعی اور دوسرا منموہن داس چھوڑ گیا۔ پرمانند داس نے وصیت نامہ کے روسے باقیماندہ اپنی جائیداد امنا کو دی کہ وہ اُسکو فروخت کرکے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ خریدین اور اُن کا سود اُسکے بیٹے منموہن داس کی جورو کو اور بعد اُسکی وفات کے منموہن داس کو ادا ہو۔ اُس نے مزید بران یہہ ہدائت کی کہ بعد وفات منموہن داس کے ”زر سود وقتاً فوقتاً اُسکے بیٹون یا دختران کو جیسا کہ وہ زندہ ہون بحصص مناسب ادا ہو“ مابعد کے ایک فقرہ مین اُسنے ہدائت کی کہ اگر اُسکے بیٹے منموہن کے سلسلہ سے کوئی اولاد نہو تو مذکورہ بالا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کسی خیراتی فنڈ مین دیدئے جاوین۔ بوقت وفات موصی منموہن داس کی جورو اور اُسکی ایک لڑکی (چاند کور) زندہ تہی۔ بعد اُسکے

منموہن داس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد پیدائش تھوڑے عرصہ بعد مرگیا۔ جودہن موہن داس کی ستمبر ۱۸۵۶ء مین مرگئی اور منموہن داس اکتوبر ۱۸۵۹ء مین مرگیا۔ تب مدعی نالش ہذا نے دعوے جائداد زیر بحث کا بحیثیت وارث موصی کے باخراج چاند کور دختر منموہن داس کے دائر کیا اور یہہ بحث کی وصیت نامہ مین جو "پسران یا دختران" من موہن داس درج ہین اُس فقرہ کے روسے صرف ایک ہی ہے جو اِس جماعت مین آکر دعوے کر سکتا ہے اور کہ ہبہ بحق ایسی جماعت کے ناجائز ہے کیونکہ اسمین وہ اشخاص شامل ہین یا شامل ہوسکتے ہین جو بوقت وفات موصی ابھی وجود مین نہ آئے تھے۔ تجویز ہوا۔ کہ چاند کور از روے وصیت نامہ مستحق پانے جائداد کی ہے۔ موصی کا اول منشا یہہ تہا کہ جماعت معرحہ کے تمام ممبران حاصل کر سکین اور اُسکا دوسرا منشا یہہ تہا کہ اگر تمام حاصل نہ کر سکین تو وہ پاوین جو پاسکتے ہون۔ یہان ایک ممبر اِس جماعت کا ہے جو جائداد حاصل کر سکتا ہے اور یہہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ موصی کا منشا تہا کہ وہ ممبر (چاند کور) ہی جائداد کو حاصل کرے اور یہہ اچہا ہے بہ نسبت اِس کے کہ اُس کے منشا کو توڑا جاوے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۵۲) +

ہبہ فریبی

دوہ لونے جو مدعی کا قرضدار تہا جو ایک ڈگری تعدادی ۱۳۵۰ روپیہ بنام اوسکے رکھتا تہا ایک مکان کو کہ صرف یہی جائداد اوسکے قبضہ مین تہی بنام مدعا علیہ کے ہبہ کر دیا۔ ایک نالش مین جو مدعی نے اپنی ڈگری کی اجراء مین مکان کو قرق کرانیکا استحقاق قایم کرنے کیواسطے دائر کی تہی تجویز ہوا۔ احکام عدالت ماتحت کو بحال رکہکر کہ وہ ایسی قرارداد کا مستحق ہے اور یہ کہ ہبہ مذکور مدعا علیہ کے قرضخواہان پر فریبی ہونیکی وجہہ سے کالعدم ہے گو بروقت ہبہ مذکور کے کوئی قرقی ہی نہ کی گئی ہو۔ فیصلہ دیوانی مندرجہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳ ۱۸۷۲ء کا حوالہ دیا گیا اور اُسکی تقلید کیگئی۔ (نمبر ۹۶ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

معدلت و نیک نیتی خواہ سٹیٹیوٹ مجریہ ۱۳ سنہ جلوس ملکہ معظمہ الزبتہہ باب ۵ (از روے باب ۵ سٹیٹیوٹ مجریہ ۱۳ سنہ جلوس الزبتہہ کے کل فریبی انتقالات وہبہ یا عطیہ جات و انتقالات اراضیات ومال جن سے دائنان کو اپنے مناسب حقوق کے حصول مین ہرج یا رکاوٹ یا تاخیر یا دہوکا واقعہ ہو صریحاً کالعدم قرار دیئے گئے ہین)۔ "مفصل سے متعلق ہو یا نہ یا اسمین نافذ ہو خواہ نہ" اظہار رواج عام سے بڑہکر ہو خواہ نہ ہو لیکن جہانتک اُس مین اُن معاملات کی ممانعت ہے کہ جن سے دائنان کو فریب دہی کی نیت ہو اُسکے اصول اور وہ اصول رواج عام کہ جنکے روسے سازشی انتقالات کی ممانعت ہے عدالتہاے ہندوستان مین

نافذ ہین اور فیصلجات عدالتون مین مناسب ہدایت دیتے ہین کہ قانون پر بموجب عدل و انصاف و نیک نیتی کے عملدرآمد ہو - ایک ہبہ کی نسبت شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ وہ نہ تو نیک نیتی سے کیا گیا تہا اور نہ بدل واجب سے اور اس سے دائیان کو اپنے مناسب حقوق کے حصول مین تاخیر ہوئی - واہب کی یہہ منشا تہی کہ بذریعہ اُس ہبہ کے اپنی جایداد کو اُن اشخاص سے جو اُس وقت اُسکے دائنان تہے محفوظ رکہے - تجویز ہوئی کہ ہبہ مذکور بموجب عدل و نیک نیتی کے کالعدم ہے - (انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۶) +

ہبہ مشروط | دہرم شاستر مین ایسا انتقال جایداد جائز نہین ہے جو ایسا موصی عمل مین لاتا جسکی نیت یہہ تہی کہ اپنی اولاد کو صرف منافع جائداد کا واسطے اُنکے فائدہ کے اور واسطے قائم رکہنے پوجا کے دے لیکن خود جایداد کو منتقل نہ کرے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۸۴) +

ایک ہندو عورت نے بذریعہ وصیت نامہ کے اراضیات مملوکہ خود اپنے پسران کو واسطے قائم رکہنے پرستش روزانہ ایک مورت کے اور اخراجات بعض دیگر رسوم مذہبی کے دین اور یہہ تحریر کیا کہ اگر ان اراضیات کی آمدنی مین سے بعد اخراجات مذکور کے کچہہ فاضل رہے تو وہ زر فاضل پرورش خاندان مین صرف کیا جاوے - تجویز ہوئی - کہ یہہ تحریر بمنزلہ ایک ہبہ زر فاضل بحق اشخاص خاندان مشترک واسطے خود اُنکے استعمال و فائدہ کے ہے اور ہر پسر موصیہ کو جایداد مذکور مین ایک حصہ ملا جو ممکن ہے کہ بعد ایفائے امانت ہائے متعلقہ رسوم مذہبی کے فاضل رہے - اور یہہ نہین قیاس کیا جا سکتا کہ اُسکی کچہہ مالیت نہین ہے - یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ یہہ ہدایات جو موصیہ نے اپنے وصیت نامہ مین کی ہین کہ اُسکے ورثا کو اختیار ہبہ و بیع جایداد موہوبہ کا نہو گا اور وہ اُنکے قرضجات کی بابت قرق و نیلام نہ کیجاوے گی مطابق اُس حق کے نہین ہین جو فی الواقع دیا گیا - لہذا وہ بالکل اُسکے اختیار سے باہر ہین اور بلا تاثیر تصور ہوکر نامنظور ہونی چاہئین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۸) +

مالک اراضی واقعہ ملابار نے اراضی مذکور کا ہبہ اپنے دو پسران اور دختر کو بدین نیت کیا کہ اُسپر نامبردگان بہ تبعیت شرائط متعلقہ جایداد نارداد کے متصرف رہین یعنے یہہ کہ جایداد نا قابل تقسیم رہے اور اسپر موہوب الیہم کا قبضہ بطور جایداد خاندان مشترکہ رہے اور ورثائے قسم اناث کو پہونچنے کے لائق ہووے - تجویز ہوئی - کہ موہوب الیہم مین سے ایک کا حق باجرائے ڈگری موسومہ نامبردہ کے قابل قرق اور نیلام ہونے کے ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۱۵) +

ایسے ہبہ مین جسمین ہبہ کنندہ نے اپنے تمام متعلق جایداد سے دست برداری کی ہو کوئی شرط یہہ کہ

شامل نہین ہوسکتی جبکہ ہبہ بذریعہ انتقال کے جو بوقت وقوع مین آنیکے عمدہ خیالات پر مبنی تہا مکمل ہوا - تجویز ہوئی کہ یہہ فرض کرکے کہ کوئی شرط اس معاملہ مین پیچہے سے درج ہوسکتی ہے اور وہ شرط ناشائستہ ہو ایسا ہبہ منسوخ نہین ہوگا بہ تمام قاعدہ قانون یہہ ہے کہ اس قسم کی شرط داری ہبہ بدستور جائز رہتی ہے اور شرط منسوخ ہوجاتی ہے - قانون کا ہبہ اور اسکے بعد کا انتقال قبضہ درست تہا - بعد ازان ہبہ کنندہ نے ایک داخل خارج کی درخواست دربارہ ہبہ مین جو کلکٹر کے روبرو دیگئی تہی یہہ بیان کیا کہ یہہ چند شرائط پر مبنی ہے - تجویز ہوئی کہ درخواست بغرض اندراج شرط ناجائز سمجہی جاوے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۱۳) ✝

زید مدعی نے عمر مدعا علیہ کو متبنیٰ کیا اور اسنے ہبہ بنام عمر کیا اور قبضہ اس شرط پر دیا کہ اوسکو موہوب الیہ سے ۳۰ روپیہ نقد اور اناج بقدر ۳ من سالیانہ ملتا رہیگا - عمر نے بعد اوسکے کہ زید نے ڈگری گذارہ کی بروے شرط ہبہ نامہ حاصل کی تہی - ایک جزو اراضی کو بنام خالد رہن کردیا - حکام چیف کورٹ نے قرار دیا کہ زید اراضی پر بابت اپنے گذارہ کے استحقاق رکہتا ہے اور یہہ کہ زید انتقال اراضی یا کسی جزو اراضی کا نہین کرسکتا تا آنکہ تجویز کافی واسطے گذارہ زید کے نہ کرے یا کچہہ اراضی واسطے اوسکے گذارہ کے بلا انتقال نہ چہوڑ رکہے (نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

ایک ہندو نے کہ جسکی صرف ایک لڑکی غیر شادی شدہ تہی اور نہ وہ کوئی اور وارث قریبی رکہتا تہا کچہہ عرصہ اپنی وفات سے پہلے کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ - جدی و مکسوبہ ایک شخص غیر کے نام اس شرط پر ہبہ کی کہ وہ اخراجات شادی لڑکی کے دیگا اور اسکی پرورش کرے گا - مدعیہ نے جائیداد ہبہ شدہ مذکور کا دعوےٰ دائر کیا - تجویز ہوئی کہ کوئی امر خلاف قانون نسبت اس انتقال کے بصورت نہ ہونے رواج برخلاف اسکے نہین تہا اور اسواسطے ہبہ جائز ہے - (نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ✝

ایک ہندو موصی نے اپنی کل جائیداد غیر منقولہ اپنے لڑکون کو دی لیکن بذریعہ اس فقرہ کے کہ بیس برس تک لڑکے کوئی تقسیم نہ کرین لڑکون کے تصرف جائداد کو ملتوی رکہا - اس مقدمہ مین یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ قید باطل تہی کیونکہ یہہ شرط خلاف ہبہ کے تہی اور لڑکون کو استحقاق فوراً تقسیم کرنے کا حاصل تہا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴) ✝

رامچند بیساکہہ ایک ہندو نے از روے اپنے وصیت نامہ کے یہہ بندوبست کیا "میرے دو پسران یعنے درپ نرائن بیساکہہ دوسرے رام جی بیساکہہ زندہ ہین دوسے اور ایک پسر صغر سن میرے بڑے لڑکے یعنے

نہیش چندر بیاکہ متوفی کا او بھیری زوجہ سری متی درگامنی داسی (چار اشخاص) کل ہیرے ترکے مالک ہونگے - اِن ہر چہار اشخاص کو حصص مساوی ملین گے - اگر ان ہر چہار اشخاص مین سے خدانخواستہ کوئی فوت ہوجائے تو اُنکے باقیماندگان اِس ترکہ کو بحصہ مساوی لین گے - لیکن اگر شخص متوفی کا کوئی پسر یا نبیرہ بطور وارث اور قائمقام زندہ رہے تو وہ شخص باقیماندہ اسکا حصہ پائیگا - اگر کوئی لڑکی یا نواسی زندہ رہے تو اُسکو حصہ جائداد کا ملیگا اور فقط خرچ شادی اُس لڑکی یا نواسی کا ترکہ مین سے کیا جائیگا - اور یہہ بہی تحریر کیا کہ تاوقتیکہ میرا نبیرہ صغرسن سن بلوغ کو نہ پہونچ جائے میرا کل ترکہ غیر منقسمہ رہیگا" جملہ اشخاص متذکرہ موصی کی وفات کے بعد تک زندہ رہے - تجویز ہوئی - کہ نامبردگان کو حقوق قطعی حصص متذکرہ مین حاصل ہوئے اور ترکہ قابل تقسیم اُسوقت ہوا جب نہیش چندر بیاکہ متوفی کا پسر صغرسن بالغ ہوا - مقدمہ سرجی منی داسی بنام دین بندہو ملک (اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۹ صفحہ ۱۲۳) کی نسبت بحث کیگئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹) + •

جس حالت مین کہ الفاظ شرطیہ جزو تعریف اُس قسم اشخاص کے ہون جنکو جائداد پہونچے گی - مثلاً ہبہ بحق ایسے اشخاص کے "جو اکیس [۲۱] برس کی عمر کو پہنچین" تو الفاظ مذکور کی تعبیر معمولی کرنی چاہئے اور کوئی حقیت کسی شخص کو تاوقتیکہ وہ عمر مصرحہ کو نہ پہونچے حاصل نہین ہوتی ہے ایسی صورت مین لغرض اِس امر کے کہ عدالت مجاز اختیار کرنے کسی اور تعبیر کی سوائے تعبیر لفظی کے ہو لازم ہے کہ کوئی چیز عبارت ہبہ ایسی ہو کہ جس سے تعبیر مختلف ظاہر ہوتی ہو یا وصیت نامہ مین کوئی ایسی بات ہو کہ جو تعبیر لفظی کے مخالف ہو - درحالیکہ الفاظ شرطیہ تعریف اُس قسم اشخاص مین جنکو جائداد ملنے والی ہو واقع ہون تو واسطے تبدیل کرنے اُنکے معنے کے محض ہبہ مابعد کا ہونا کافی نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸) +

ہبہ بذریعہ وصیت نامہ اِس شرط کے کہ شئے موہوبہ صرف ورثائے قسم ذکور ہی کو ملے - از روئے دہرم شاستر کالعدم ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۱) +

تعبیر ہبہ نامہ

"قاعدہ نسبت تعبیر اُس عبارت کے جسمین ہبہ کیا جاوے قطع نظر ایکٹ انتقال جائداد" ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے (کہ از روئے اُسکی عبارت کے قاعدہ زیادہ تر مستحکم بجانب قطعی ہونے حصہ جات کے قائم کیا گیا ہو یا نہین) یہ ہے کہ غیر محدود الفاظ ہبہ سے کل حق واہب کا منتقل ہونا تصور ہوگا اور لغرض دریافت نیت کے یہ بھی ضرور ہے کہ کل دستاویز کو پڑہا جاوے - ایک ہبہ اِس عبارت مین کیا گیا - "مین

اپنا حق اُن تعلقہ جات مین قطع کرتی ہون اور مین اُس کے تمتع سے دست بردار ہوتی ہون اور مین تعلقہ جات مذکور تمہارے حوالے کرتی ہون - تجویز ہوئی - کہ اُسکو اُس عبارت کے ساتھہ پڑہنا چاہیے جو اُسکے قبل ہے " یعنی الغرض اسکے کہ تم جائداد اپنے تحت مین لاؤ اور اِس پر اِس غرض سے اختیار رکھو کہ رسوم مذہبی کو ادا اور اوراد و تسبیح و ہوم و ہام سے اور اپنی پرورش کا انتظام کرو" اور یہہ تصور کرنا چاہئیے کہ الفاظ بذریعہ غرض ہبہ کے محدود کر دئے گئے ہین - کُل مراتب پر ایک ساتھہ نظر کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واہب کی نیت بجز یہی تہی کہ موہوب الیہ کو جائداد صرف تا حیات ملے - یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ مطابق ہندو دہرم شاستر کے جس حال مین کہ واہب ہبہ کی تائید کرتا ہو اور وہ شخص جو عذر دار ہو دعوی خلاف واہب و موہوب لہ دونون کے رکہتا ہو وہ محض اس وجہ سے ناجائز نہین ہے کہ واہب نے قبضہ نہین دیا اور جس حال مین موہوب لہ یا مشتری از روئے عبارت ہبہ نامہ یا بیعنامہ کے مستحق قبضہ پانیکا ہو تو کوئی وجہ اِس بات کی نہین کہ کیون ایسی ہبہ یا بیع جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی گو قبضہ اُسکے ساتھہ نہ دیا گیا ہو یہہ تاثیر نہ رکھے کہ موہوب لہ یا مشتری کو حق حصول قبضہ حاصل ہو - جس حال مین کہ ہبہ یا بیع مذکور ایسی نوعیت کی نہ ہو کہ اُس کو اثر پذیر کرنا خلاف مصلحت عامہ کے ہو - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱) +

ایک ہندو نے وصیت کی کہ جسکے رو سے نامبردہ نے یہ شرط کی کہ اُسکی جائداد سے اُسکی بیوہ متمتع ہوتی رہے جسکو لازم ہے کہ چند اشخاص کی جنمین مدعی بہی شامل تہا جکی تبنی کرنیکے لئے مسماۃ مذکور کو ہدایت ہو چکی تہی پرورش کیا کرے اور یہہ بہی یہ ایزاد کیا کہ "میری مذکورہ بالا زوجہ تمام میری مذکورہ بالا جائدادہائے سے ہر نوع جبتک کہ مسماۃ مذکور زندہ رہے متمتع ہوتی رہے اور بعد اُسکی وفات وہی جائدادہائے مذکورہ بالا پسر متبنی قبضہ مین لے" - موصی مدعیکو متبنی کئے بغیر فوت ہو گیا اور اُسکی بیوہ نے نامبردہ کو متبنے نہ کیا ایک نالش مین جو منجانب مدعی واسطے گذارہ اور استقرار اپنے استحقاق بروئے وصیت کے دائر ہوئی تجویز ہوئی - کہ کُل شرائط وصیت متعلقہ مدعی سے وصی نے یہہ منشا رکہا تہا کہ صرف بصورت عمل مین آنے تبنیت کے نافذ ہون اور بدینوجہ مدعی کو خاندانی جائداد کی نسبت اور خاندان مین گذارہ کی نسبت کوئی حق حاصل نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۵) +

گوکل داس نیجپال ایک ہندو قوم بہاٹیا نے ۲ ستمبر ۱۸۶۱ء کو بذریعہ اپنے وصیت نامہ اُسی تاریخ کے یہ ہدایت کی کہ اگر اُسکے کوئی لڑکا پیدا نہ ہو تو اُسکی بیوہ شیاما وہو (مدعیہ) اُسکے بہتیجے کے لڑکے کو متبنی کرے جو اُسکا پسر متبنی بنایا جانا چاہتے تہا فوت ہوا جزو اہم وصیت نامہ کا حسب ذیل تہا - "اگر میری حیات مین

یا بعد میری وفات کے کوئی لڑکا میرے نطفہ سے بطن میری زوجہ شبا ماد ہو سے پیدا نہ ہو تو مین حسب ذیل
ہدایت کرتا ہون اور حکم دیتا ہون میرا بھتیجا بہائی دوارکا داس وسن جی ہے اُسکے بالفعل ایک لڑکا ہے
جسکا ابھی تک اُسنے نام نہین رکہا ہے میری زوجہ شبا ماد ہو بعد میری وفات کے اُس پسر کو متبنی کرے اور
وہ میرا پسر متبنی بنایا جاوے اور بعد اُسکے کہ جو میرے اس وصیت نامہ مین لکہا ہی مطابق اُسکے عمل کیا جاوے
مین اُسکو بطور ورثہ کے جملہ اپنی بقیہ جایداد جو اُسوقت پر باقی ہو دیتا ہون اور مین اُسکو اپنا وارث مقرر
کرتا ہون یہ لڑکا میرے خاص نام کو اسطور پر قائم رکھے کہ گویا وہ میرا پسر صلبی تھا اور وہ میری زوجہ شبا ماد ہو کی
اُسیقدر عزت کرے کہ گویا وہ اُسکی خاص ماں ہے اور وہ مطابق ہدایات میری زوجہ کے راستبازی کے ساتھ
عمل کرے اور میری زوجہ اُس لڑکے کی شادی اُسیطور پر کراوے کہ گویا وہ اُسکا خاص لڑکا ہے اور اُسکی
شادی مین بیس ہزار روپیہ میری جایداد سے صرف کیا جاوے اور اگر میری زوجہ کی عین حیات مین یہ لڑکا بلا
سن بلوغ پہونچنے کے فوت ہو جاوے تو میری زوجہ ایسے دیگر یا پسر دوم بہائی دوارکا داس کو جو اُسوقت موجود ہو
حسب ضابطہ متبنی کرے اور وہ حسب ضابطہ میرا پسر متبنی سمجہا جانا چاہیئے سب شخص اُسکی نسبت ہر طرح پر بموجب
تحریر صدر کے حسب ضابطہ عمل کرین اور وہ متابعت میری زوجہ شبا ماد ہو کی کرے اگر پرمیشر کی مرضی سے ایسا ہو
کہ بہائی دوارکا داس کا کوئی اور لڑکا نہو تو مین دوارکا داس وسن جی کو اپنی جایداد کا وارث مقرر کرتا ہون اور
اُسکو مین کل اپنی بقیہ جایداد جو اُسوقت باقی ہو بطور ورثہ کے دیتا ہون۔ جایداد مذکور حسب طریقہ مندرجہ ذیل دیجاتی
ہے بذریعہ نالش سنہ ۱۸۷۰ء مین مدعیہ موصی کی بیوہ اور وصیہ نے واسطے کرانے تعمیل وصیت نامہ کے دائر کی مدعیہ نے
منجملہ اور باتون کے اس امر کی شکایت کی کہ دوارکا داس وسن جی مدعا علیہ نے اپنے پسر نابالغ کو مدعیہ کو
تبنیت مین دینے سے انکار کیا تہا اور اُسکا نام سندر داس دوارکا داس رکہا تہا اور اُسکے کوئی اور لڑکا نہ تہا
اپنے بیان تحریری مین جو اُسنے سنہ ۱۸۷۱ء مین داخل کیا دوارکا داس وسن جی مدعا علیہ نے اس امر سے انکار
کیا کہ اُسنے اپنے پسر مذکور کو تبنیت مین دینے سے انکار کیا تہا ایک بیان تحریری مابعد مین جو ہر مارچ سنہ ۱۸۷۲ء
کو داخل ہوا اُس نے عدالت کو اس امر کی اطلاع دی کہ ایک دوسرا بیٹا تاریخی بعدہ اُسکے پیدا ہوا اور اُس نے
عدالت سے یہ عرض کیا کہ اس امر کی تجویز کیجاوے کہ بموجب وصیت نامہ کے ایسے پسران کے حقوق فی مابین دیگر اُن کیا ہین۔ مارچ سنہ ۱۸۷۳ء مین ایک ڈگری نالش مین صادر ہوئی۔ جنوری سنہ ۱۸۷۳ء مین مدعیہ نے عدالت
مین ایک درخواست مین بیان پیش کی کہ سندر داس ۲۹- اپریل سنہ ۱۸۶۶ء کو پیدا ہوا تہا اور اُسکی عمر

۱۰ برس ۹ ماہ کی ہے اور بموجب دستور موصی کی قوم کے زمانہ جسکے اندر وہ متبنیٰ ہو سکتا ہے اُسکی ۱۱ برس کی عمر ہونے پر ختم ہو جائیگا یعنی اپریل سنہ ۱۸۷۵ء مین اور مدعیہ اُسکے متبنیٰ کرنے پر آمادہ اور رضامند ہے اور اُسکو متبنیٰ کرنا چاہتا تہا لیکن اُسکے پدر مدعا علیہ اوّل نے اُسکی تبنیت مین دینے سے انکار کیا مدعیہ نے منجملہ اور باتون کے اسبات کی استدعا کی کہ یہ قرار دیا جاوے کہ اگر مدعا علیہ اول سندر داس مذکور کے تبنیت مین دینے سے قاصر رہے تو مدعا علیہ اول اور اُسکے دو پسران کو بموجب وصیت نامہ کے کچھ تمتع حاصل نہین ہوا - مدعا علیہ اول نے ایک سوال مخالف داخل کیا جسمین اُسنے یہہ بیان کیا کہ وہ ہمیشہ اس امر پر رضامند رہا کہ اپنے پسر سندر داس کو مدعیہ کو تبنیت کیواسطے بعض شرایط پر دے لیکن مدعیہ نے شرائط مذکور کے منظور کرنیسے یا کسی ایسے امر کے منظور کرنیسے جو احتفاظ طور پر بھی مخل اُسکے اختیار کا بحیثیت مان کے اوپر اُس لڑکے کی جبکہ وہ متبنیٰ ہو جائے ہوگا - انکار کیا اُسنے بیان کیا کہ مدعیہ ایک ایسے فرقہ مین تھی جسکے شرکار معتقد بعض ایسے مسائل کے تھے جو خلاف تہذیب اور مضر تھے اور جنکے مسایل مین بہت اختلاف تھا اور جنسے موصی نفرت کرتا تہا اور بجز ایسے بعض شرائط جو سایل نے بیان کین مدعیہ پر عاید کیجاوین تہذیب اخلاقی اُسکے پسر کی نسبت اگر وہ متبنیٰ کیا جاوے اندیشہ مضرت شدید کا ہوگا - **تجویز ہوئی** - کہ پسران نابالغان مدعا علیہ اول کو بموجب وصیت نامہ کے کچھہ نہین ملا بجز اسکے کہ وہ متبنیٰ کئے جاوین - یہہ بہی تجویز ہوئی کہ مدعیہ پر کوئی فرض نہ تہا کہ نابالغ سندر داس کو اُن شرایط پر متبنیٰ کرے جو اُسکے پدر اصلی مدعا علیہ اول نے تجویز کی تہین - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲) +

ایک دستاویز ایک شخص متوفی نے اپنی حیات مین تحریر کی تہی ضمن ۴ - اُس دستاویز کا یہ تہا کہ " میرے کوئی لڑکا نہین ہے بیٹے ارود چند کو مثل لڑکے کے محبت کے ساتھہ رکہا ہے اس لڑکے سے مجہکو اور میری زوجہ کو بڑی محبت تہی اور میرا یہ ارادہ تہا کہ مین دیگر نواسگان کو حصہ مناسب دینے کے بعد بقیہ کل جائداد موروثی اور غیر موروثی کو اُسے دیدون اب مینے اُس لڑکے کو اُسکے ماں باپ سے گود لے لیا ہے اور بموجب حکم ہندوؤن کے جگ بہی کر دیا ہے پس اب وہ لڑکا میری کل جائداد کا مالک ہوگا " بحث اس مقدمہ مین یہ تہی کہ آیا اگر تبنیت جائز کسی وجہ سے نہ قرار پاوے تو بلالحاظ متبنیٰ ہونے کے جائداد ارود چند پا سکتا ہے یا نہین - تجویز - تبنیت جائز نہین معلوم ہوتی ہے لڑکے کا دیا اور لیا جانا حسب قاعدہ ثابت نہین ہے پس تبنیت جائز ثابت نہین ہوتی مگر دستاویز وصیت سے جسکا اوپر ذکر ہوا ہے یہہ حق ارود چند کا بلالحاظ تبنیت کے ہونا پایا جاتا ہے ارادہ متوفی کا مضمون دستاویز سے بخوبی ظاہر ہے لڑکے سے وہ مانوس تہا وہ اُسکو ایک جزو

کثیر اپنی جایداد کا بلالحاظ تبنیت کے دینا چاہتا تہا۔ پس ہم ہبہ بحق اُسکے جائز تجویز کرین گے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۲) +

باب ۱۳

وصیّت

تعریف وصیّت لفظ وصیّت سے اظہار قانونی اس نیت کا ہے جو موصی اپنی جائداد کے انتظام کی نسبت بعد وفات اپنی کے رکہتا ہے۔ یعنی اگر بعد وفات تحریر کنندہ کے اوسکا عملدرآمد ہونا تحریر ہے تو وہ دستاویز وصیّت نامہ ہے اور دستاویز کی نوعیت کو لحاظ کرنا چاہیئے نہ صرف اُس نام کو دیکہنا چاہیئے جس سے وہ دستاویز لکہی گئی ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۰) +

اختیار دہرم شاستر مین اگرچہ وصیّت کا کچہہ ذکر نہین ہے لیکن اب ہر طرح سے جائز ہے ایک شخص اوس جایداد کا جسپر اوسکو کامل اختیار ہے بذریعہ وصیت انتظام کرسکتا ہے اور اپنی حین حیات مین دے سکتا ہے اور بذریعہ وصیت خود پیدا کردہ جایداد کی تقسیم جائز ہے۔ (نمبر ۱۳ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

پدر کو اختیار ہے کہ بذریعہ وصیت زبانی کے جایداد غیر منقولہ مکسوبہ خاص اپنی کو جس طور پر چاہے اور بہ محروم الارث کرنے کسی پسر غیر منقسمہ کے منتقل کرے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱) +

آزروے دہرم شاستر بنگال ایک شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنی جایداد کو بذریعہ وصیت کے بہ محرومی اپنی بیوہ اپنے حصہ جو بوقت تقسیم اوسکو حاصل ہونا بخش دے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۶) +

چونکہ باپ اور اُسکے لڑکے حین حیات باپ کے جایداد خاندانی مین شرکا رہتے اور مطابق فیصلجات عدالتون کے ایک شریک بذریعہ فعل مابین اشخاص حیات اپنے حصہ غیر منقسمہ کا انتقال دیگر شریکون پر بجز التسلیم کرسکتا ہے پس نتیجہ یہ ہے کہ باپ اپنے تیسرے حصہ کا انتقال بذریعہ وصیت کے کرسکتا ہے۔ بجہ قرار پایا۔ کہ بروئے شاستر متاکشرا مروجہ بمبئی کے باپ اپنی تیسرے حصہ کو بذریعہ وصیت نامہ کے انتقال نہین کرسکتا مسئلہ قابل انتقال ہونے حصہ غیر منقسمہ شریک خاندان کو ازطرف اُسکے بغیر مرضی اُسکے شریکون کے مقدمہ منفصلہ کے خلاف بطریق بالاوسعت نہین دینی چاہیئے عدالت بمبئی نے یہ قرار دیا تہا کہ کوئی شریک بغیر مرضی اپنے

شریک کے اپنے حصہ کو نہین دیکتا نہ اُسکی نسبت ہبہ بالوصیت کرسکتا ہے اور انتقال قیمت کی عوض ہونا چاہئیے۔ عدالت مدراس نے یہ قرار دیا تہا کہ اگرچہ ایک شریک اپنے حصہ کو ہبہ کے ذریعہ سے منتقل کرسکتا ہے حق مذکور تقسیم پر مبنی ہے اور شریک کے مرنے پر دور ہوجاتا ہے۔ استحقاق دوسرے شریکون کا اُسکی وفات پر بذریعہ حیات باقی رہنے کے اُنکو حاصل ہوتا ہے بغیر فیصلہ اس بات کے ان تجاویز مختلف مین سے کونسی تجویز نسبت انتقال بذریعہ ہبہ کے درست ہے وہ اصول جنکی بناء پر عدالت مدراس نے فیصلہ خلاف اختیار انتقال بذریعہ وصیت کے کیا تہا مستحکم اور کافی واسطے تائید فیصلہ مذکور کے قرار پایا تہا۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸) +

باپ جدی جایداد کا انتظام کرسکتا ہے جبکہ بیٹا یا پوتا ہو۔ (مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۰۹) +

درحالیکہ ہندو عورت نے اپنے شوہر سے بحیات اُسکے جایداد منقولہ وقتاً فوقتاً پائی تہی اور بعد وفات نامبردہ کے اُسنے جائیداد غیر منقولہ کچھ جایداد مذکور سے اور کچھ اُس روپیہ سے خریدی جو بذریعہ رہن جواہرات کے جو اُسکا استری دہن تسلیم کئے گئے تہے لیا گیا تہا۔ تجویز ہوئی۔ کہ یہ جائداد اُسکا استری دہن تہی اور اسوجہ سے وہ اُسکو بذریعہ وصیت منتقل کرسکتی تہی۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۱) +

بیوہ ہنود کا اختیار وصیت نسبت استری دہن مساوی اُسکے اختیار انتقال نسبت استری دہن مین حیات اُسکے ہے اور دونون قطعی ہین پس کوئی فرق نسبت اختیار بیوہ بذریعہ وصیت کے ایسی جایداد غیر منقولہ کے انتقال کرنے کے قائم نہین کیا جاسکتا جسکی خریداری مین اُسنے وہ روپیہ لگایا جو اُسکے شوہر نے اُسکو دیا ہو اس قسم کی جایداد تابع اُس انتقال کے ہے جسکے کرنیکا اختیار نسبت استری دہن کے بموجب قانون عام کے اُسکو حاصل ہے۔ ایک بیوہ نے جس نے اپنے شوہر سے زمانہ اپنے ازدواج مین مال منقولہ وقتاً فوقتاً پایا تہا بعد فوت ہونے شوہر کے جایداد غیر منقولہ کسیقدر بذریعہ مال منقولہ مذکور کے اور کسیقدر بذریعہ روپیہ کے جو اُسنے اپنا زیور جزو استری دہن فروخت کرکے حاصل کیا تہا خریدکی۔ تجویز ہوئی۔ کہ بیوہ جایداد غیر منقولہ مذکور کو بطور اپنے استری دہن کے منتقل کرسکتی ہے۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۲۳) +

وصیت جسکے روسے حصہ پسر جو بعد وفات پیدا ہو محدود کیا گیا ہو۔

ایک لڑکا جو بعد وفات پدر کے پیدا ہوا ہو جایداد خاندانی از روئے حق باقیماندگی بربنائے اصول رشتہ وقت وفات پدر کے جو مقدمہ مشکل وراثت و تقسیم مین متعلق ہوتا ہے پاتا ہے اور حقوق ایسے لڑکے کے اور ایک ایسی لڑکی کے جو وقت

وفات پدر کے موجود ہو واحد ہین پس بذریعہ وصیت نامہ کے ایسے پسر کے حق ہین جو بعد وفات اسکے پیدا ہو
نسبت اسکے حصہ جایداد خاندانی معینہ شاستر کے دست اندازی نہین کرسکتا جسطرح کہ ایسے پسر کے حق ہین
جو اوسکی وفات کیوقت موجود ہو نہین کرسکتا۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵)

تبدیل سلسلہ وراثت

ہبہ بذریعہ وصیت نامہ جسمین سلسلہ قانونی وراثت کے خارج کرنیکی کوشش کیگئی ہو بحق
اُس شخص کے جو ہے سکتا ہے صرف اُس حد تک موثر ہے جہانتک کہ وصیت نامہ دہرم شاستر سے مطابق
ہے اور سلسلہ توریث کو اشخاص قسم مذکور کے لئے باخراج اناث محدود کرنا قانون مذکور سے صریح انحراف
کرنا ہے۔ ایک موصی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے اپنے بھائی کے تین پسران کو بعض حقیتہائے ”واسطے
ادائے اخراجات اُنکے اور دینی کے“ ہبہ کردین اُسنے ہدایات ذیل بھی کین ”تینون بھتیجے مذکور جایداد
مذکور پر بحصص مساوی قابض ہین گے اور اسکی مالگذاری سرکاری کچہری کلکٹری ہین ادا کرینگے اُنکو کوئی
استحقاق جایداد مذکور کے انتقال کرنیکا بذریعہ ہبہ یا بیع کے نہ ہوگا لیکن وے اور اُنکے بیٹے اور اونکے پوتے
اور اونکی اولاد سلسلہ ذکور مین اُس سے مستفیض ہونگے اور ہمارے مورثان کی بہتری روحانی کیلئے جو
امور دینی مناسب سمجہین گے عمل مین لاوینگے اگر کوئی خدانخواستہ بلا اولاد ذکور فوت ہو جائے تو اُسکا
حصہ باقیماندہ بھتیجون کو ملیگا اور اُنکی اولاد قسم ذکور کو اور نہ اُنکے دیگر ورثا کو“ ایک نالش مین جو مابین اُس
شخص کے جو منجملہ تینون بھتیجون کے باقی رہا تہا اور وارث موصی کے تہی۔ تجویز ہوئی۔ کہ کوشش تبدیل کرنے
سلسلہ قانون وراثت کی غیر موثر ہے اور وہ حقیت جو حسب فقرہ مذکورہ بالا حاصل کیگئی صرف حین حیاتی تہی۔
ہبہ مابعد حقیت حین حیاتی کی جایز ہے کیونکہ وہ بحق اشخاص زندہ کے تہی جو بر طبق وفات موصی کے جایداد
کے لینے کی قابلیت رکہتے تہے اور نفاذ اُسکا بر طبق وفات ایسے شخص یا اشخاص کے ہونیوالا تہا جو اُسوقت
زندہ تہے۔ بر طبق وفات ایک بھائی کے اسکا حصہ دو دیگر بھائیون کو ملا اور بعد وفات ایک کے اشخاص آخر الذکر
مین سے اُسکا حصہ اضافہ شدہ جو اُسکے ابتدائی اور حاصل کئے ہوئے حصہ سے بنا تہا شخص باقیماندہ کو ملا۔
(انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۵۲)

وصیت نامہ کے ذریعہ سے ایسا طریقہ توریث قائم نہین ہوسکتا جو دہرم شاستر مین پایا نہین جاتا اور وہ
حقوق جو یکے بعد دیگرے عطا کئے جائین اُنکی نسبت قاعدہ یہہ ہے کہ حق قابل توریث اس قسم کا ہو جسکا
وجود دہرم شاستر مین پایا جائے اور وہ حق جسکو انگلستان مین اسٹیٹ ٹیل کہتے ہین دہرم شاستر مین پایا

نہین جاتا جایز ہے کہ ہندو موصی کسی حق قطعی یا قبل کو بشرط وقوع کسی واقعہ آئیندہ کے بذریعہ وصیت کے زایل کرے لیکن جو قواعد اس معاملہ سے متعلق ہین انکا جزو اہم یہ ہے ۔ آوّل یہ کہ وہ واقعہ ایسا ہو کہ اگر وہ مطلقاً وقوع ہین آئے تو بعید ترین زمانہ وہ ہو جو فوراً بعد ختم ہونے حیات ایسے شخص کے ہو جو بوقت ہبہ موجود ہو چنانچہ یہ امر بمقدمہ ملک (سورج بنسی داسی بنام ویلبذر وملک لارپورٹ اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۹ صفحہ ۲۲۴) تجویز ہوا ۔ دوم ازالہ حق بطریق ہبہ مابعد مفید ایسے شخص کے ہونا چاہئے جو بوقت ہبہ موجود تہا چنانچہ یہہ امر بمقدمہ ٹیگور (جوتیندر و ٹاگور بنام گیندر لوہن لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۷ صفحہ ۴۰ و بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷) قرار پایا تہا اور مقدمہ آخر الذکر مین صرف یہہ قرار پایا تہا کہ ہبہ بحق ایسے شخص کے جو ہنوز پیدا نہ ہوا ہو ناجایز ہے بلکہ یہ بہی کہ قصد قائم کرنے قاعدہ جدید وراثت کا ناجایز ہے ایک موصی نے اپنی جائیداد کا بقیہ اپنے اوصیا کے لئے بطور امانت اس غرض سے چہوڑا کہ وہ آمدنی اسکی لڑکی کو تا حیات دختر مذکور ادا کرین اور بعد وفات دختر کے امانتاً باقی ترکہ کو بحق اسکے دو برادران سوتیلے کے بحصص مساوی اور بحق وارث یا وارثان منتقیم قسم ذکور انکے یا انہین سے کسی ایک کے منتقل کرین اور اگر وہ زندہ نہ رہین جائیداد مذکور امانتاً پسران یا پسر اسکے دختر کو دین دونون سوتیلے بہائی بعد وفات موصی کے زندہ رہے بر طبق وفات ایک بہائی کے منجملہ دو بہائیون کے دختر نے (جسکی اولاد تھی اور سوتیلے بہائیون کی بہی اولاد تھی) جملہ اشخاص متعلق کو فریق بنا کر یہہ دعوے کیا کہ امانتین اور قیود نسبت نصف بقیہ جائیداد موہوبہ کے کالعدم ہوگئین اور مسماۃ مذکور مستحق اس نصف کی بحیثیت ہندو دختر کے ہوگئی اولاد کل بعد وفات موصی کے پیدا ہوئی ہو تین پسران برادر سوتیلے باقیماندہ کے جو بعین حیات موصی کے پیدا ہوئے ۔ تجویز ہوئی ۔ کہ ہبہ حقیت باقیماندہ جہانتک کہ اسکے ذریعہ سے حقیت قابل وراثت سوتیلے بہائیون اور انکی اولاد ذکور کو دیگئی خلاف قانون اور کالعدم تہی اور جو ہبہ کہ بحق پسران مدعیہ کی گئی جو بوقت وفات موصی موجود نہ تھے وہ قابل نفاذ کے نہ تہی اور ہر ایک سوتیلے بہائی کو حق عین حیاتی نصف بقیہ متروکہ موہوبہ مین پہونچا اور حق مابعد بسبب وفات مدعیہ کے انکو حاصل تہا چنانچہ بعد وفات سوتیلے بہائی کے جو قبل از رجوع نالش فوت ہوا اسکی نصف حقیت وراثتاً مدعیہ کو بحیثیت دختر و وارث اپنے پدر کے حسب مستدعویہ مدعیہ پہنچی ۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۸۴)

منچارام بتیمبر داس نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ مورخہ ۱۴ ۔ اپریل ۱۸۷۳ء کے اپنے بہائی جمنا داس کو اپنا موصی مقرر کیا اور اپنی کل جائیداد وغیرہ جمنا داس کو بطور امانت کے وصیت کی اس غرض سے کہ

نامبردہ قرضجات وغیرہ ادا کرے اور بقیہ جائداد بحیثیت امین (اول) منجانب اور ربائی زوجہ موصی مسماۃ ہو
زوجہ برادر خود جمنا داس حین حیات ہر دو مسماۃ کے یا حین حیات اوسکے جو ان دونون مین سے حی القائم
رہے واسطے فائدہ دونون مسماۃ مذکور کے یا ایک کے بلا شرکت غیرے اور (دوم) وقت وفات مسماۃ حی القائم
سے اور اوسکے بعد بحیثیت امین منجانب اولاد جمنا داس از قسم ذکور اگر کوئی ہو اور (سوم) درصورت نہونے
کسی اولاد از قسم ذکور مذکور کے بحیثیت امین منجانب کسی شخص یا اشخاص کے بہ لحاظ کسی حصص یا حصے کے
اور اُس طریق پر جس طریق سے کہ جمنا داس برادر موصی بذریعہ دستاویزات یا تحریر یا تحریرات کی با اختیار
یا بلا اختیار تنسیخ یا تقرر جدید کے مقرر کرے قابض رہے - جمنا داس نے وصیت نامہ ثابت کیا اور
بحیثیت موصی اپنی وفات سے قبل تک جو ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو وقوع مین آئی جائداد کا انتظام کیا - نامبردہ
کی کوئی اولاد از قسم ذکور نہ تہی بلکہ دو لڑکیان تہین جو اس نالش مین مدعا علیہا ہین - ۱۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو نامبردہ
نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جس مین اُسنے بموجب اُس اختیار کے جو نامبردہ کو از روئے اخیر فقرہ وصیت نامہ
منچارام کے دیا گیا تہا یہ ہدایت کی کہ وفات جادر بائی (کیونکہ امبا بہو فوت ہو گئی تہی) کے بارہ مہینے بعد
جائداد مابین کابلی اور موتی دختران نامبردہ کے مساوی طور پر تقسیم کیجائے - کابلی منچارام کے زمانہ حیات
مین پیدا ہوئی تہی - مگر موتی اُسوقت تک پیدا نہین ہوئی تہی جب تک کہ نامبردہ فوت نہین ہوا تہا تجویز ہوئی
کہ ہبہ بذریعہ وصیت منچارام یعنی اولاد ذکور جمنا داس سے مراد ہے یعنی ایسی اولاد ذکور سے تہی جو وقت وفات
حی القائم قابضان حین حیاتی کے زندہ ہو خواہ موصی کی حیات مین یا اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوئی ہو اور
چونکہ وقت وفات موصی کے جمنا داس کے کوئی اولاد ذکور نہ تہی لہذا ہبہ مذکور بنام ایسے شخص یا اشخاص کے
تہی جنکا اُسوقت وجود نہ تہا اور اسوجہ سے از روئے قاعدہ محکومہ مقدمہ ٹیگور کے کالعدم ہے نیز تجویز ہوئی
کہ ہبہ مابعد درصورت عدم موجودگی اولاد ذکور کے ہبہ بطریق بدل تہا جو بحالت ایسے واقعہ کے کہ جو وقت وفات
حی القائم منجملہ قابضان حین حیاتی کے وقوع مین آتا موثر ہوتا اور اسوجہ سے ہبہ مذکور قابل اعتراض نہین ہے
مزید بران نسبت ہبہ بنام ایسے شخص یا اشخاص کے جنکو جمنا داس بذریعہ دستاویز یا تحریر کے مقرر کرے - یہہ
تجویز ہوئی - کہ دہرم شاستر میں کوئی ایسا صریح اصول نہین ہے جو اس امر کے مانع ہو کہ ہبہ کی تعبیر مطابق
اُسکی صریح عبارت اور لفظون کے ہمیشہ تابع اون قیود کے جو دہرم شاستر متعلقہ وصیت کی رو سے خود موصی
پر حسب ذیل عاید ہوتی ہین کیجائے اور ہبہ موثر کیا جائے یعنی یہ کہ تقرر اس طرح پر کیا جائے (اول) وہ

شخص جو مقرر کیا جائے اُسوقت تحقیق ہونا چاہئے کہ جب وہ واقعہ ظہور پذیر ہوجسکے وقوع پر نامبردہ جایداد لینے والا تہا (لہذا اِس مقدمہ مین قبل وفات حی القائم قابض جائیداد جین حیاتی کے) اور (دوم) وہ شخص جو مقرر کیا جائے ایسا شخص ہونا چاہئے جو وقت وفات موصی کے زندہ ہو۔ چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ اس ہبہ کے کرنے مین موصی کی صریحاً یہ نیت تہی کہ جمنا داس کو خیری انتظام جائیداد کا دیا جاوے لیکن یہ نیت نہ تہی کہ جایداد مذکور جز و ملکیت جمنا داس ہو اِس امر سے کہ ایسے مقدمات مین عدالتہائے انگلستان نے درحالیکہ اختیار عمل مین لایا گیا ہے جایداد کو جز و جایداد تقرر کنندہ بنظر فائدہ دائیان اور بعض دیگر اشخاص کے جنپر عدالت ایکوٹیی کی عنایت ہوئی ہو قرار دیا ہے اس امر بحث طلب پر کچہہ اثر نہین ہوتا ہے کہ وقت کرنے اپنی وصیت کے منچارام کی کیا نیت تہی۔ مطابق اسکے ڈگری عدالت ابتدائی ترمیم کی گئی اور حصہ واقع جایداد بقیہ جو جمنا داس نے اپنی لڑکی موتی (جو بعد وفات موصی کے پیدا ہوئی تہی) کے لئے مقرر کیا تہا جز و جایداد منچارام جسکی نسبت بلا وصیت کرنے کے نامبردہ فوت ہوگیا تہا قرار دیا گیا اور اِسلئے حصہ مذکور وارث منچارام کی ملکیت قرار دیا گیا - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۲) ✦

جیٹہا لودہانی ایک ہندو باشندہ بمبئی کا نومبر ۱۸۶۹ء کو ایک وصیت نامہ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۶۹ء چہوڑ کر فوت ہوا۔ اُس نے ایک بیوہ (موتی بہو) اور ایک بچہ یعنے مدعیہ یا موبائی کو چہوڑا جسکی عمر اِسوقت قریب ۱۴ سال کے تہی اُسکی شادی ہوئے اُسوقت دو برس ہوئے تہے لیکن نالش ہذا کے زمانہ تک اُس کے کوئی اولاد نہین ہوئی بذریعہ وصیت کے موصی نے یہہ ہدائت کی کہ اوسکی جایداد غیر منقولہ واقع بمبئی بشکل ایک امانت کے قایم کیجاوے۔ اور امانت داران اُسکی آمدنی کو جمع کرین دفعہ ۱۴ و ۱۵ وصیت نامہ مذکور مین اُس نے یہہ ہدائت کی کہ سرمایہ امانت مین سے پچاس روپیہ ماہوار اُسکی بی بی اور لڑکی دونون کو اُن کے ذاتی اخراجات کیواسطے دیا جاوے۔ دفعہ ہفتم مین اُس نے حسب ذیل ہدائت کی "بعد منہائی اخراجات کے . . . روپیہ آمدنی خالص مین سے خواہ اُسکی تعداد کچہہ ہی واسطے اخراجات ذاتی میری بی بی (موتی بہو) اور میری لڑکی ماموکے اور واسطے اخراجات اولاد میری لڑکی ماموکے بعد اُسکی وفات کے بموجب دفعات ۱۴ و ۱۵ وصیت نامہ ہذا کے دیا جاوے اور بعد ادا کرنے روپیہ مذکور کے جو کچہہ آمدنی باقی رہے وہ میری بی بی موتی بہو اور میری لڑکی ماموا ور اُسکی اولاد کے کامون مین جسطرح پر کہ میرے امانت دار مناسب خیال کرین صرف کیا جائے" دفعہ ہشتم مین یہہ ہدائت

تہی کہ اگر ماموکے اولاد ہو تو امانت مذکور زمانہ اُنکی حیات مین جائز ہے اور جایداد زر امانت اُسکے بعد وارثون کو تقسیم کیجاوے بعد ازان آہین بجہ تحریر تہا" لیکن اگر میری لڑکی ماموکے بطن سے کوئی اولاد ہو تو بعد وفات ماموا ور میری بی بی موتی بہو کے یہہ امانت ساقط ہوجاویگی اور جایداد اُن اشخاص کو حوالہ کیجاویگی جسکی نسبت میری لڑکی ماموبذریعہ اپنی وصیت کے حوالہ کئے جانے کی ہدایت کرے " تجویز ہوا - کہ (۱) یہہ کہ ہدایت مندرجہ دفعہ ہفتم بمنزلہ ایک ہبہ بقیہ جایداد کے بغرض استفادہ موتی بہو اور ماموکے تہی - موتی بہو اور ماموحسب دفعہ مذکور مستحق آمدنی سرمایہ کی بحصص مساوی مشترکاً تا زمانہ اپنی حیات کے تہین اور جو کوئی اُنمین سے بعد دوسرے کے زندہ رہے اُس کو کل آمدنی تاحیات اُسکے ملنی چاہئے تہی - (۲) یہہ کہ چونکہ بتاریخ وفات موصی کے مامون کے کوئی اولاد نہ تہی لہذا شرط نسبت اُسکی اولاد مابعد کے حسب نظیر مقدمہ ٹیگور (لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ہفتم صفحہ ۷۴) کالعدم تہی - (۳) تیسرے یہہ ہدایت کہ اگر مامو کے کوئی اولاد نہ ہو تو وہ جایداد بذریعہ وصیت کے منتقل کر سکتی ہے جائز ہے اور بمنزلہ ایک ہبہ قطعی کے اُسکے حق مین ہے اگر وہ بذریعہ وصیت کے ہدایت ضروری کردے یہہ مذکور قاعدہ مندرجہ مقدمہ ٹیگور (لارپورٹ اپیلہائے ہند جلد ہفتم صفحہ ۷۴) کے مخالف نہین ہے - وہ اشخاص جنکو جایداد دی جاوے جایداد مذکور کو ماموسے پاوینگے نہ موصی سے - موصی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے یہہ بہی ہدایت کی کہ للعہ ماہوار اُسکی بی بی موتی بہو کو بغرض ادا کرنے اخراجات خانہ و پوجا پاٹہا کرد دیوتا) کے دیا جاوے - تجویز ہوئی کہ کوئی حصہ اس رقم کا ماموکو نہین دلایا جاسکتا موصی کو یہہ امید تہی کہ وہ موتی بہو کے ساتہ رہیگی اور اُس نے کوئی ہدایت اُس صورت کیواسطے نہین کی کہ جب وہ ایسا نہ کرے - موصی نے زیورات کو بہی اس بیان سے منتقل کیا کہ " وہ خاص میرے اور میری بی بی موتی بہو کے ہین " تجویز ہوئی - کہ اس فقرہ سے کوئی بحث انتخاب کی پیدا نہین ہوتی - زوجہ کے وہ زیورات جو اُسکے استری دہن مین داخل تہے اس فقرہ کے اندر داخل ہونگے - اگر دیگر زیورات بہی ایسے تہے جن کو وہ پہنتی تہی اور جن کے انتقال کرنے کا اختیار موصی کو حاصل تہا - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۴۳) +

یہہ اصول جو پریوی کونسل نے بمقدمہ ٹیگور - (بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ہفتم نمبر ۴۷) قرار دیا ہے کہ صرف ایک شخص خواہ فی الحقیقت یا حسب منشاء قانون موجودہ وفات موصی کے از روئے اوسکے وصیت کے جایداد پا سکتا ہے وہ دہرم شاستر کا ایک عام اصول اُن ہندوان سے

جو تابع قانون متاکشرا کے ہین اور نیز اُن سے جو تابع دائے بہاگ کے ہین متعلق ہے - (انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۸) +

وصیت منجانب ایک غیر منقسمہ باپ ایک ہندو خاندان کے

ایک شریک خاندان غیر منقسمہ کا خواہ اپنے حصہ جایداد مشترک کی نسبت ہبہ یا وصیت نہین کرسکتا ہے - کیونکہ بوقت وفات استحقاق باقیماندگی استحقاق مقدم ہے لہذا وہ استحقاق وصی پر مقدم ہے اور اس اصول کو پریوی کونسل نے بمقدمہ (لاء رپورٹ اپیل ہائی جلد ۸ صفحہ ۸ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲) تسلیم کیا ہے اور اجلاس کامل نے بمقدمہ (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۷) یہ فیصلہ کیا ہے کہ پدر ہندو کو اگر وہ جدا نہو کوئی اختیار بجز اُن اغراض (یعنے بعوض محبت یا بنا بر پرورش خاندان حفاظت یا تکلیف) کیواسطے جنکی اجازت منقولہ ہائے خاص ہین ہے کسی اجنبی کو حقیت موروثی خواہ منقولہ یا غیر منقولہ ہبہ کرنیکا اختیار نہین ہے - (انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۳ و صفحہ ۳۵۴) +

وصیت ناجائز

وصیت منجانب کسی ہندو کے بنام کسی جماعت اشخاص کے جن مین سے بعض تاریخ وفات موصی وجود پذیر ہنوں بالکل کالعدم ہے اور اس امر سے کہ بعض اُنہین سے اسوقت موجود ہین اور ترکہ لے سکتے ہین جماعت مذکور ایسے اشخاص کو جو بعد ازان اس جماعت مین پیدا ہون راہ نہین دیسکتی اور داخل نہین کرسکتی - (بنگال لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ و جلد ۴ صفحہ ۴۵۵) +

ہبہ بذریعہ وصیت نامہ اس شرط کے کہ شئے موہوبہ صرف ورثائے قسم ذکور ہی کو ملے از روئے دہرم شاستر کالعدم ہے - ایک ہندو موصی نے بذریعہ وصیت نامہ کے ہبہ بعض جایداد غیر منقولہ کا بحق اپنے بھتیجوں اور اُن کی اولاد قسم ذکور کے اس شرط سے کیا کہ "اگر اُن مین سے کوئی لاولد فوت ہو تو اُسکا حصہ بجز باقیماندہ بھتیجون اور اُنکی اولاد قسم ذکور کو ملیگا اور نہ اُنکے دیگر ورثا کو" یہ تجویز ہوئی - کہ ہبہ اسقدر ناقص تھا کہ اس قید ملنے شئے موہوبہ کے اولاد قسم ذکور کو تھی لیکن عبارت مستعملہ متعلق انتقال بجانب باقیماندہ بھتیجگان موصی کے خلاف اس منشائے موصی کے نہ تھی کہ کل حصہ متنازعہ تنہا باقیماندہ بھتیجا کو ملے لیکن بلحاظ اُس اصول کے جسپر عدالتہائے ہند اکثر عمل کرتی رہی ہین - نامبردہ اُس مین مستحق صرف حق حیاتی کا ہے - (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۲۱) +

دہرم شاستر مین ایسا انتقال جایداد جائز نہین ہے جو ایسا موصی عمل مین لاتا جسکی نسبت یہہ نہی کہ اپنی اولاد کو صرف منافع جایداد کا واسطے اُنکے فایدہ کے اور واسطے قائم رکہنے پوجا کے دے لیکن خود جایداد کو منتقل نہ کرے - موصی نے یہہ ہدایت کی کہ اُسکی جایداد لازوال رہے اور یہہ تحریر کیا کہ اُسکا خاندان پوجا منافع جایداد سے قائم رکہے - اسکی وصیت یہہ تہی - اُسکے ورثا بیٹے - پوتے - پڑپوتے وغیرہ یکے بعد دیگر منافع مذکور سے متمتع ہوتے رہنے کے مستحق ہونگے - وصیت نامہ مین شرائط واسطے جمع رکہی جانے منافع بعض جزو جایداد کے اور بابت امتناع انتقال کے مندرج نہین - تجویز ہوئی کہ مطابق صحیح تعبیر وصیت نامہ کہ جب تمام دستاویز پر لحاظ کیا جاوے موصی کا یہہ منشا تہا کہ جایداد منتقل نہ کیجائے - اسکی تائید اُن فقرات سے ہوتی ہے جو خلاف انتقال اور در باب جمع رکہی جانے بعض حصہ منافع کے جب تک خاندان شترک رہی ہین - اور دوسرا جزو واسطے خرچ پوجا کے تبلایا گیا ہے - یہہ ایسا مقدمہ نہین ہے جس مین موصی نے یہہ نیت ظاہر کرکے کہ اُسکی جایداد منتقل ہو کوئی فقرہ مانع انتقال تحریر کیا ہو کہ اُس صورت مین فقرہ آخر الذکر محض کالعدم ہوتا چنانچہ تجویز ہوئی - کہ ہبہ وصیتی ناجائز ہے - چونکہ ڈگری عدالت ماتحت مین واسطے کئے جانے حساب منافع جایداد کے تاریخ وفات موصی سے بحق اُس وارث کے جس کی درخواست پر ہبہ وصیتی ناجائز تجویز ہوا حکم تہا - لہذا تجویز ہوئی - کہ اُسکی یہہ مراد نہین ہے کہ تحقیقات نسبت اُن مختلف رقوم ادائے کے جو مہتمم وقتاً فوقتاً دین - یا نسبت اُن روپیون کے جو شخاص خاندان نے لئے کیجائے - بلکہ یہہ متحقق کیا جائے کہ خاندان کے زرپس انداز یا زرجمع شدہ کے کونسے جزو کے پانے کا مستحق حصہ دار مذکور ہوگا - چنانچہ یہہ حکم صحیح ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۶۸) +

موصی اپنی جایداد کے ہبہ کرنے مین کوئی شرط اس قسم کی نہین کر سکتا کہ جس سے موصی لہ کو اوسکے استعمال سے باز رکہے مثلاً - اگر کوئی شخص کسی کو کوئی شئے دے اور اوسکے ساتھ یہہ شرط قائم کرے کہ وہ جایداد جنگل کے طور پر پڑی رہے اور اوسکو وہ جوت بوہی نسکے یا یہہ شرط قائم کرے کہ موصی لہٗ لگان اُس جایداد سے نہ لے اور اپنی حیات مین اوسکی محاصل سے اور نئی خرید کرے اور بعد موصی لہٗ کے مرنے کے اوسکے ورثاء بہی اُسی طرح عملدرآمد کرین تو ایسے شرائط کے ساتھ ہبہ کرے کہ موصی لہٗ اُسکا جایداد پر اپنے حقوق مالکانہ کا نفاذ نہ کرا سکے یا ایسی شرائط ناجائز ہیں - (بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۳) +

اگر کوئی ہندو موصی اپنی کل جایداد غیر منقولہ اپنے لڑکون کو اس شرط پر دے کہ وہ بیس برس تک بجاز

تقسیم ہونگے تو یہہ شرط بالکل کالعدم ہے اور لڑکون کو فوراً اختیار تقسیم حاصل ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴) +

وصیت اس وجہہ سے ناجائز نہین ہوتی کہ کوئی شرط گذارہ بیوہ کی نہین کی گئی - (ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۷) +

وصیت نامہ اہل ہند مین قیود خلاف قانون سے جو بذریعہ وصیت نامہ نسبت انتقالات جائز کے قائم کی گئی ہون اگر وہ انتقالات مذکور سے علیحدہ ہو سکتی ہون ناجائز ہونا انتقالات مذکور کا خواہ مخواہ تجویز کرنا لازم نہین ہے - تین دستاویزات سے جن مین سے دوسری اور تیسری کو موصی نے بعد وقفہ کئی کئی برس کے تحریر کیا تہا بلکہ اُسکا وصیت نامہ قائم ہوتا تہا جسمین ہبہ جائیداد کی بحق اُس کے پسران کے مندرج تہی - یہہ ہبہ ہائیکورٹ سے جائز قرار پائی - اگرچہ موصی نے بروئے پچہلی دستاویزات کے حقیت مذکور کی نسبت ایسی قیود کے قائم کرنے کی کوشش کی تہی جو خلاف قانون اور بدین وجہ غیر نافذ تہین اُن مین سے خاص قیود یہہ تہین - (الف) امتناع قبضہ واقعی یا انتقال کی منجانب کسی پسر کے نسبت اُسکے حصہ واقع حقیت کے اور (ب) ہدایت متضمن اسکے کہ انتظام کُل حقیت کا ایک کچہری مشترکہ مین معہ امانت ہائے مذہبی کے کیا جاوے اور پسران صرف بقیہ زر منافع بموجب اپنے اپنے حصص کے ہمیشہ پایا کرین ساتہہ ہی اسکے عدالت نے اس شرط کو کہ اخراجات شادی پسران کی سرمایہ مشترکہ سے ادا کئے جاوین معہ اس ہدایت مندرجہ وصیت نامہ کے جائز قرار دیا کہ جب تک سب سے چہوٹا لڑکا بالغ نہ ہو جاوے اُسوقت تک کسی لڑکے کو استحقاق تقسیم حاصل نہوگا کوئی لڑکا جو اوسکے پیشتر ہی علیحدہ ہو جاوے تا حصول سن بلوغ صرف نان و نفقہ پاویگا اور نہ وہ زر منافع جو اُسکے حصہ کی بابت واجب ہو - ایک ہبہ ثانی یہہ تہی کہ بحالت وفات ایک پسر کے پسران باقی ماندہ اُس کا حصہ بحساب سدی اپنے حصص کے لین اور اگر منجملہ اُن پسران کے جو اس طور پر جائیداد کو پاوین کوئی پسر بیٹے چہوڑکر فوت ہو جاوے تو اُسکے بیٹے حصہ پسر متوفی مذکور کے اجزائے متناسب پاوین جزو اول اس شرط کا جائز قرار دیا گیا کیونکہ وہ بوجہ جزو دوم کے ناجائز نہین ہوگیا اور جزو دوم بوجہ اسکے کہ وہ متضمن ہبہ بحق ایک گروہ اشخاص غیر محدود کے ہے نافذ نہوگا - تجویز ہائیکورٹ جو کہ حسب مندرجہ بالا تہی جوڈیشل کمیٹی سے بحال رہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹) +

درحالیکہ موصی نے ایک موصی لہ قطعی اپنی حقیت کی نسبت چہوڑا لیکن طریقہ متمتع ہونے موصی لہ کا اُس غرض سے

معین کیا گیا کہ محض مقاصد واسطے منفعت موصی لہ کے حاصل ہون تو درحالیکہ مقاصد مذکور پورے نہون ہبہ مطلق قائم رہتا ہے اور باقیماندہ حقیت موصی مین داخل نہین ہوتا - پس درصورتیکہ موصی نے مال اپنا از روئے وصیت اپنے پوتون اور پوتیون کو دیا تہا مگر با وصف اُسکے یہہ تحریر کیا کہ اشیائے وصیتی (یعنے اشیائے وصیتی پوتون کی) پر امانتاً قبضہ رہے اور آمدنی بہ زمان نابالغی موصی لہ کے اُس کی پرورش اور تعلیم مین صرف کیجائے و لگائی جائے - اور جب وہ بالغ ۲۱ سال کا ہوجائے تو وہ آمدنی اُسکو اُسکی حیات مین دی جائے - اور بعد اُسکی وفات کے بیوہ نبیرہ مذکور کو دیجاوے اور بعد وفات اُن دونون کے اصل سرمایہ نبیرہ مذکور کے طفل یا اطفال کو یعنے اگر پسر یا پسران ہون تو بوقت عمر ۲۱ سال یا اگر دختر ہو تو بوقت پہونچنے عمر مذکور یا ازدواج کے بحصص مساوی بطور قابضان مشترک کے دیا جائے - اور درصورتیکہ موصی نے ایک پوتے کی نسبت خاص وصیت کی تہی کہ اُسکا موصی بصورت وقوع بعض حالات کے اُسکے دیگر نبیرگان کو دیا جائے - تجویز ہوئی کہ ہبہ جات بنام نبیرگان کے مطلق ہین - اور شرائط مابعد سے صرف ترمیم ہبہ کی بغرض منفعت موصی لہم کے ہوتی ہے - پس بعد مرجانے ایک پوتے کے جس کا ازدواج نہین ہوا جو اُس کا قائمقام قانوناً ہے وہ مستحق اُسکے موصی بہ کا ہے - مقدمات لیسنس بنام ٹیرنی (رپورٹ میگناٹن وگارڈن صاحبان جلد ا صفحہ ۵۱) وکیلیٹ بنام کیلیٹ (لا رپورٹ مقدمات ہوس آف لارڈس جلد ۳ صفحہ ۱۶۰) کی تقلید کی گئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۳) +

• ایک موصی نے کچھ وظیفہ سالانہ اور اور روپیہ کا اپنی جایداد پر مطالبہ قائم کر کے اپنی کل جایداد اپنے پوتونکو بدین عبارت دی - "مین اپنی کل جایداد اپنے پوتون کو دیتا ہون لیکن جب تک وہ حصص جایداد مذکور اور کفاف ماہانہ جو مین نے چند لوگون کو اُنکی حیات تک دئیے ہین اُنکی وفات کے بعد جایداد کیطرف عود نہ کرین اُسوقت تک میری جایداد مابین میرے پوتون یا پرپوتون کے تقسیم نہ کیجائیگی - بعد وفات جملہ پنشن داران کے اور بعد اسکے کہ تمتع پنشن ہائے و جایداد مذکور سے موقوف ہوجائے - اختیارات وصی فسخ ہوجائینگے - اور اُسوقت میرے پوتے اور میرے پوتون کے ورثاء یعنی میرے پرپوتے مجاز ہونگے کہ کل جایداد تقسیم کرلین اور اپنے باپ کے حصص لے لین" - نامبردہ نے یہہ بہی ہدایت کی کہ بعد وفات نامبردہ پانچ سال تک اُسکا خاندان مشترک رہے اور اپنے اوصیاء کو اخراجات خاندان کے واسطے مبلغ ہمام کی اجازت دی - تجویز ہوئی - کہ وصیت مین کافی الفاظ صریحی ہبہ فی الحال پوتون کے نام کرنے کے

واسطے مندرج ہین اور وہ فقرہ جس کے ذریعہ سے التوائمتع قبضہ کا مقصود تہا اُور اور فقرات جن مین فراہم کرنے کی ہدایت تہی نامنظور ہوتے چاہئیین - یا بوجہ خلاف بالنقیض ہونے کے اُنپر لحاظ نہ کرنا چاہئیے - یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ اس امر سے کہ جایداد تابع امانت رہئے یا مطالبہ جات جزوی کے تہی التوائے پیدا ہونے حق قبضہ کا نہین ہوتا - نہ مطابق قانون انگریزی کے موصی کے پوتے جو بعد وفات نامبردہ بحالت قیام امانت کے پیدا ہوئے ہون اُسمین شریک ہونگے - اِنگمن جوری دیبی بنام اسامنی دیبی (ماقبل صفحہ ۱۵۷ و مقدمہ مذکور کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۲۱) پر پانیٹفکس صاحب جسٹس نے بحث کی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷۸) +

ایک وصی نے بذریعہ اپنے وصیت کے یہ ہدائت کی کہ اگر ممبران (قسم تانیث) اسکے خاندان کے ناراضگی یا کسی دیگر وجہ سے کسی اور جگہہ علاوہ معبد کے تین ماہ سے زیادہ بجز باعث زیارت رہین تو وے اپنے حقوق بروئے وصیت ضبط کرادینگے - مدعیہ کو جو بیوہ بہو وصی اور نابالغہ تہی اسکے مادری رشتہ وارثان و بہائی بامداد پولیس اُسکے گہر سے لیگئے اور تین ماہ سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھہ رہی - تجویز ہوا - کہ بموجب حالات مدعیہ کی غیر حاضری سے ضبطی کا عمل نہین کیا کلیور انگ بنام السن - (مقدمات ہوس آف لارڈز جلد ۷ صفحہ ۷۰۷ و ۷۲۳) کا حوالہ دیا گیا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵) +

ایک ہندو موصی نے اپنے وصی کو یہہ اختیار دیا کہ اُسکی جائداد مین سے جسقدر وصی کو مناسب معلوم ہو اغراض خیرات مین صرف کرے اور باقی جائداد کی نسبت کچہہ تجویز نہین کی - وصی نے قبول نہین کیا اور کوئی پروبیٹ وصیت نامہ کا یا چٹہیات ہتمی مع وصیت نامہ منسلکہ کے عطا نہین کیگئین - ایک نالش مین جو موصی کی تنہا وارثہ نے واسطے تعبیر وصیت نامہ اور اہتمام جائداد کے دائر کی عدالت نے تحریر وصیت نامہ کو عدالت مین ثابت کرنے کی اجازت دی اور یہ قرار دیا کہ وصیت نامہ بوجہ عدم تحقیق کے کالعدم ہے اور یہہ ہدایت کی کہ معمولی حسابات اہتمام لئے جاوین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۸) +

وصیت بشروط جبکہ تعین کہ الفاظ شرطیہ جزو تعریف اوس قسیم اشخاص کے ہون جنکو جائداد پہونچے گی مثلاً یہہ بحق ایسے اشخاص کے "جو اکیس (۲۱) برس کی عمر کو پہنچین" تو الفاظ مذکور کی تعبیر معمولی کرنی چاہئیے اور کوئی حقیت کسی شخص کو تاوقتیکہ وہ عمر مصرحہ کو نہ پہونچے حاصل نہین ہوتی ہے - ایسی صورت مین لغرض

اِس امر کے کہ عدالت مجاز اختیار کرنے کسی اور تعبیر کی سوائے تعبیر لفظی کے ہو لازم ہے کہ کوئی چیز عبارت
مین ایسی ہو کہ جس سے تعبیر مخالف ظاہر ہوتی ہو یا وصیت نامہ مین کوئی ایسی بات ہو کہ جو تعبیر لفظی کے
مخالف ہو۔ درحالیکہ الفاظ شرطیہ لتعریف اُس قسم اشخاص مین جنکو جائداد ملنے والی ہو واقع ہون تو واسطے
تبدیل کرنے اُن کے معنے کے محض ہبہ مالبعد کا ہونا کافی نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۲۱۸) +

ایک ہندو نے وصیت کی کہ جسکے رو سے نامبردہ نے یہ شرط کی کہ اُسکی جائداد سے اُسکی بیوہ متمتع ہوتی
رہے جسکو لازم ہے کہ چند اشخاص کی جنمین مدعی بھی شامل تہا جسکے متبنے کرنیکے لئے مسماۃ مذکور کو ہدایت
ہو چکی تہی پرورش کیا کرے اور ساتھ ہی یہ ایزاد کیا کہ "میری مذکورہ بالا زوجہ تمام میری مذکورہ بالا جائداد
ہائے سے ہر نوع جبتک کہ مسماۃ مذکور زندہ رہے متمتع ہوتی رہے اور بعد ش فوات وہی جائداد ہائے
مذکورہ بالا پسر متبنے قبضہ مین ملے لے" وصی مذکور مدعی کو متبنے کئے بغیر فوت ہو گیا اور اُسکی بیوہ نے
نامبردہ کو متبنے نہ کیا۔ ایک نالش مین جو منجانب مدعی واسطے گذارہ اور استقرار اپنے استحقاق ہوئے بر وصیت
کے دائر ہوئی۔ تجویز ہوئی۔ کہ کل شرائط وصیت متعلقہ مدعی سے وصی نے یہہ منشاء رکہا تہا کہ صرف
بصورت عمل مین آنے تبنیت کے نافذ ہون اور بدین وجہ مدعی کو خاندانی جائداد کی نسبت اور خاندان
مین گذارہ کی نسبت کوئی حق حاصل نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۵) +

دعوے مدعیان بواسطے دخلیابی حقوق دخیلکاری کے تہا۔ مدعی سب سے قریبی رشتہ دار بجدی متوفی
کے تہا مدعا علیہ وصیت پر حصر رکہتا تہا جسکا مضمون یہ تہا کہ اگر موصی کی زوجہ کے شکم سے جو بوقت
تحریر وصیت نامہ کے حاملہ تہی پسر پیدا ہو وہ وارث جائداد موصی کا ہو گا مگر درصورت پیدا ہونے دختر کے
مدعا علیہ حقوق دخیلکاری و دیگر جائداد موصی پر قابض و متصرف ہو گا موصی کا پسر تو زندہ پیدا ہوا مگر اوسی
روز مر گیا۔ عدالت چیف کورٹ نے قرار دیا کہ مدعا علیہ وصیت کے رو سے کامیاب نہین ہو سکتا۔
مدعا علیہ وصیت کا فائدہ اُس صورت مین اُٹہا سکتا اگر بچہ نرینہ پیدا ہی نہو تا صرف بچہ نرینہ کے زندہ
پیدا ہونے ہی سے فی الفور کل جائداد اُس بچہ کی ہو گئی۔ اور پہر وراثت اوس بچہ کی شمار ہونی چاہئے -
(نمبر ۱۸۱ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

الفاظ پتر پترادی کریم | الفاظ "پترا پتر بدی کراما" بطور الفاظ عام وراثت کے ہمیشہ سے سمجھی گئی ہین

اور بصورت عدم اظہار کسی خلاف منشاء کے ایک کامل جایداد کو منتقل کرینگے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۰۶ -) +

وصیت نامہ مین الفاظ "پتر پتر ادی کریم" جنکی نسبت یہہ تسلیم ہوا ہے اونکی رو سے حقیقت قابل الارث پہنچتی ہے وراثت کو اولاد قسم ذکور پر محدود نہین کرتے اور انمین اناث کے ورثائے قسم اناث اُس صورت مین داخل ہین جب از روئے قانون ترکہ ایسے ورثاء کو پہنچ سکتا ہو" ایک ہندو کے وصیت نامہ مین جو صرف ایک بیوہ اور ایک نواسی اور ایک بہائی چہوڑ کر فوت ہوا ہدایت حسب ذیل مندرج تہی :-

۷ - "اگر بوقت وفات میری زوجہ کے کوئی دختر یا نواسہ میرا زندہ نہو تو میری نواسی میری جایداد کی مالک ہوگی اور اُسپر بلا نزاع قابض رہیگی پتر اپتر ادی کریم" +

۸ - "اگر میری زوجہ کی وفات قبل اسکے کہ میری نواسی بالغ ہو اور اوسکے لڑکا پیدا ہو وقوع مین آئے تو کل جایداد باہتمام کورٹ آف وارڈس کے اُسوقت تک رہیگی کہ جب تک مسماۃ مذکور بالغ ہو اور اُسکے لڑکا پیدا ہو" +

۹ - "اگر میری نواسی عقیمہ یا بیوہ بلا پسر ہو یا وہ کسی اَور طرح پر ناقابل ہو تو وہ مستحق میری جایداد کی نہوگی بلکہ اُسکو ماہوار وظیفہ تاحیات ملیگا" +

۱۰ - "اگر میرے کوئی پسر یا دختر پیدا نہوا اور اگر میری نواسی قبل اسکے کہ اُسکے لڑکا پیدا ہو فوت ہو یا اگر وہ عقیمہ ہو یا بیوہ بلا پسر ہو جائے یا اور طرح پر ناقابل ہو تو میری کُل جایداد گورنمنٹ کو پہونچے گی" - وصیت نامہ مین یہہ بہی ہدایت تہی کہ اُس صورت مین گورنمنٹ زر مذکور کو بعض اغراض خیرات مین استعمال کرے - ایک نالش اہتمام مین جو سکرٹری آف سٹیٹ اجلاس کونسل نے بنام موصی کے بہائی و زوجہ اور نواسی کے واسطے تعمیل امانت ہائے وصیت نامہ کے دائر کی - تجویز ہوئی - کہ فقرہ - ۷ - اگر تنہا ہوتا تو اُسکی رو سے جایداد بوقت وفات بیوہ کے نواسی کو قطعی طور پر پہنچتی - اور ناقابلیت ہائے مندرجہ فقرہ - ۹ - مطلقاً اثر پذیر ہون تو ضرور ہے کہ وہ بوقت یا قبل وفات بیوہ کے اثر پذیر ہون اور اس امر کی تجویز کرنی غیر ضروری ہے کہ آیا اگر شرائط مذکور شرائط مابعد ہوتین تو وے خلاف دہرم شاستر کے ہوتین یا نہین - اور فقرہ - ۱۰ - متمم فقرہ - ۹ - کا اور بذریعہ اُسکے ہبہ مابعد بحق گورنمنٹ اگر مطلقاً اثر پذیر ہو تو عین وقت وفات بیوہ کے اثر پذیر ہوگی نہ کہ نواسی قبل بیوہ کے بلا پیدا ہونے پسر کے فوت ہو جائے یا اُس صورت مین کہ نواسی بوقت وفات مذکور

ناقابل ہو۔ وصیت نامہ مین ایک اور امر ممکن الوقوع کی نسبت کچھہ نہین لکھا ہے یعنی اگر نواسی قبل وفات بیوہ کے بعد پیدا ہونے پسر کے فوت ہو۔ لہذا حکام عالی مقام نے اِس امر کا فیصلہ نہین کیا کہ اُس امر کے وقوع مین آنے کی صورت مین کیا کیا جائیگا حقوق ایسے پسر مین جو ہنوز پیدا نہین ہوا ہے اُس صورت مین جو قیاس کی گئی ہے از روے کسی تجویز موقوعہ اُن کارروائیات کے کچھہ فرق نہ آئیگا۔ لیڈی لینگ ڈیل بنام برگز (رپورٹ ڈی جیکس میگناٹن وگارڈن صاحبان جلد ۸ صفحہ ۳۹۱) جیطرح پر کہ اُسکی توضیح مقدمہ ٹیگور (بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۷۷) مین کی گئی ہے پسند ہوا۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۴) ✠

بہاری لال مکرجی نے ۱۸۷۴ع مین کومل کامنی دیبی بیوہ ہری داسی دیبی نواسی اور روپ لال مکرجی بہائی کو جس سے اُسکا نفاق تہا چہوڑ کر وفات پائی۔ از روے اپنے وصیت نامہ جو ۹۔ اگست ۱۸۷۴ع کو ایسے وقت مین تحریر کیا کہ جب کوئی وجہ اِس بات کی نہ تہی کہ وہ اپنی اولاد قسم ذکور چہوڑنے سے کلیتاً ناامید ہوجائے۔ بہاری لال مکرجی نے یہہ ہدائیت کی درحالیکہ مین بلا چہوڑنے بیٹے پوتے۔ یا پرپوتے کے فوت ہون میری بیوہ کومل کامنی دیبی میری کل جائداد مطابق شاستر کے لے اور تا حیات اُسکے منافع سے متمتع رہے اور اُسکی وفات پر درصورتیکہ میری دختر یا دختران پیدا ہوئی ہون تو دختر یا دختران کی وفات پر دختر یا دختران کا پسر یا پسران (یعنے نواسگان موصی) بطریق مذکور جائداد کو مطابق شاستر کے لین اور اُسکے مالک یا مالکان ہون اور اگر بوقت وفات بیوہ موصی موصی کے کوئی لڑکی یا نواسہ حیات نہو تو ہری داسی اُسکی نواسی کل جائداد کو بحق قطعی نسلاً بعد نسلاً (پتر و پوترادی) لے اور اگر موصی کے کوئی پسر یا دختر بعد تحریر وصیت نامہ کے پیدا نہو اور اُسکی نواسی ہری داسی دیبی لاولد فوت ہو یا عقیمہ یا بیوہ لاولد ہو یا اور بنج پر ناقابل ہو تو اُسکی کل جائداد گورنمنٹ کو ملے کہ وہ اُسکو اغراض خیراتی اور فایدہ عوام مین صرف کرے۔ بہاری لال مکرجی موصی کی اسطرح کی وصیت اپنی جائداد کی نسبت کرنے سے مسلماً غرض خاص یہہ تہی کہ روپ لال مکرجی کو وراثت سے محروم کرے۔ تجویز ہوئی۔ ہری داسی دیبی کو اگر وہ کومل کامنی دیبی بیوہ موصی کے بعد تک زندہ رہے اور اُسوقت مین عقیمہ یا بیوہ یا لاولد یا اور بنج پر ناقابل نہو تو نہ محض حق حین حیاتی حاصل ہوگا بلکہ حق قطعی بمحرومی روپ لال مکرجی کے حاصل ہوگا۔ یہہ بہی تجویز ہوئی۔ کہ الفاظ پتر و پوترادی کی عموماً تاثیر قائم کرنے حیثیت حقیت موہوبہ بطور حقیت ورثہ کے ہے اور الفاظ مذکور سے فی نفسہ خواہ مخواہ یہہ ظاہر نہین ہوتا ہے

کہ جو جائیداد دیگئی ہے وہ ایسی جائیداد ہوگی جو صرف ورثاء قسم ذکور ہی کو پہونچیگی - جیسے ہی تجویز ہوئی - کہ اگر ہریداسی دیبی کومل کامنی دیبی کے بعد تک زندہ نرہیے یا آنکہ ہری داسی دیبی بوقت وفات کومل کامنی دیبی کے کسی وجہ سے جائیداد کے لینے کے لائق نہو تو کومل کامنی دیبی کی وفات پر یہہ حق موعودہ بنام گورنمنٹ بہ تحروی رد ہو کر بحق ناقذ ہوگا اور یہہ صحیح و جائز ہوگا - درحالیکہ موصی نے ہبہ واسطے اغراض خیراتی کے کیا تہا اور کوئی تحریر ہیچ واسطے انتظام اُس امانت خیراتی کے جو اُسطرح پر کیگئی تہی بجز اس ہدایت کے نہیں کی تہی کہ اگر اُس کے ورثاء اسکی خواہشات کو نسبت زر امانت کے عمل میں لانے سے قاصر ہیں تو عدالت دیوانی زر مذکور اور انتظام امانت کو سرسری طور پر خود اپنے ہاتہہ میں لے لے - تجویز ہوئی کہ بصورت نہونے بد اطواری کے امانت دار مقرر ہونیکے واسطے شخص مناسب بیوہ ہے نہ کلکٹر - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸) +

وصیت مین لفظ مالک کا استعمال

ایک شخص نارائن دت کی دو عورتین تہین منجملہ جن کے ایک اُسکی حین حیات مین ایک دختر (مدعیہ) چہوڑ کر مرگئی - اور مسماۃ مکنی دوسری اُسکے بعد زندہ رہی جو والدہ ایک دوسری دختر (مدعا علیہا) کی ہے - نارائن دت اپنی وصیت کرکے جس مین مندرجہ ذیل عبارت مندرج تہی - ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ء مین فوت ہوگیا - جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اُسکی مالک میری زوجہ مکنی داسی ہے مسماۃ مذکورہ ہر قسم کا میرا قرضہ واجب الادا ادا کرے گی - اور رقومات باقیتی وصول کریگی - اور مین نے اپنی زوجہ کو اجازت پسر متبنی کرنے کی دی ہے جب پسر متبنی بالغ ہو تو وہ میری کل جائیداد کا مالک ہے اور وہ میرے والد اور دادا کے شرادہ اور تربن کو سرانجام دیگا - اور اگر پسر متبنی مذکور کو کسی طرح کا نیک بد پیش آوے تو مسماۃ مذکورہ پہر پسر متبنی کریگی - اور جب یہہ پسر متبنی بالغ ہو تو وہ کل جائیداد کا مالک ہوجائیگا - مسماۃ مکنی داسی نے جو بعد موصی کے زندہ رہی پسر متبنی نہین کیا - بلکہ کل جائیداد پر قبضہ کرلیا - اور سنہ ۱۸۷۵ء تک جبکہ وہ فوت ہوئی قابض رہی - بعد اُسکی وفات کے موصی کی اولاد بحصص مساوی جائیداد پر قابض ہوئی - سوائے ایک مکان کے جسکا مدعا علیہا نے تنہا قبضہ کرلیا تہا - مدعیہ نے نالش ہذا واسطے تقسیم اور بابت حساب اور جزو اُس جائیداد کے رجوع کی جسپر مدعا علیہا تنہا قابض تہی - مدعا علیہا نے یہہ حجت پیش کی کہ میری والدہ نے بموجب وصیت ایک کامل حق حاصل کیا ہے - اور یہہ کہ مین بحیثیت وارث اُسکی کل جائیداد کی مستحق ہوں - تجویز ہوئی - کہ لفظ مالک کا جو اطلاق بیوہ پر کیا گیا ہے اُسکی خواہ مخواہ یہہ مراد نہین ہے کہ وہ ایک کامل حق حاصل کرے گی - اور یہہ کہ جو ہدایات دربارہ تبنیت وصیت مین مندرج ہین -

اور یہہ کہ پسر متبنیٰ مالک ہونا چاہئے۔ ان امورات سے موصی کا زیادہ تر یہہ ارادہ پایا جاتا ہے کہ بیوہ صرف ایک محدود حق کی مستحق ہونی چاہئے۔ اور یہہ کہ لفظ مالک کا جو اطلاق بیوہ پر کیا گیا ہے اسلئے اُسکی ایسی تعبیر نہین ہوسکتی جسکے روسے اُس کو زیادہ حق حاصل ہو۔ (انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۳) ✝

لفظ مالک مطابق ایکٹ تاحیات جائداد کے ہے اور بطریق عمدہ اُس شخص پر اطلاق کیاجاسکتا ہے جو جائداد کا تاحیات مالک ہے جیسا کہ مالک کامل پر بحسب المعمول بلا کسی اور عبارت کے جو یہہ ظاہر کرتی ہو کہ لفظ مذکور کن معنون مین استعمال کیا گیا ہے کامل ملکیت پر اطلاق کرتا ہے۔ (انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۰۶) ✝

الفاظ ورثاء میری جائداد کے بھوج راج ۱۸۷۲ء مین ہیرا بائی اپنی بیوہ و نتھو ایک پسر متبنیٰ چھوڑ کر مر گیا اور اُسنے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے یہہ ہدایت کی کہ ہیرا بائی اور نتھو ورثاء اُسکی جائداد ہوں۔ نتھو نے ۱۸۸۰ء مین لکشمی بائی مدعیہ اپنی بیوہ چھوڑ کر لاولد فوت ہوا تب ہیرا بائی نے تمام جائداد بھوج راج پر اس دعویٰ سے کہ وہ بحیثیت ہونے قابض مشترک ساتھہ نتھو کے از روئے وصیت نامہ کے مستحق بذریعہ حق باقیماندگی بعد وفات نتھو کے تہی قبضہ کرلیا۔ تجویز ہوئی۔ کہ بموجب وصیت نامہ کے ہیرا بائی اور نتھو قبضہ شاملاتی رکھتے تھے اور قبضہ مشترکہ اور بدینوجہ مدعیہ مستحق نتھو کے حصہ کی بحیثیت بیوہ نتھو کے تہی۔ بوقت توضیح کرنے وصیت ناجات ہندو کے عدالت کو چاہئے کہ یہہ قیاس کرلے کہ قابض کا یہہ منشاء نہ تہا کہ قاعدہ عام سے جسقدر کہ وہ صریحاً بیان کرتا ہو اُس سے زیادہ تجاوز کرے بھوج راج نے درحالیکہ اپنی بیوہ ہیرا بائی کو یکے از ورثاء کے خود خلاف عام اصول ہر شاستر کے جسکی روسے اُسکو صرف حق نان ونفقہ تہا قرار دیا۔ اِس امر کی نسبت کچھہ تحریر نہین کیا کہ اُسکا حق وراثت کس حد تک ہوگا حق مذکور کی تعبیر اس طرح پر کیجائیگی کہ جو عام اصول دہرم شاستر کے نہایت مطابق ہو اور یہہ تجویز کرنا کہ قبضہ مشترک مابین ہیرا بائی و نتھو کے قائم کیا گیا تہا بالکل خلاف طریقہ خاندان مشترک کے ہوگا کہ جسپر کل مدار دہرم شاستر کا ہے اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ خاندان پسر کا واسطے فایدہ بیوہ کے بلا کسی قسم کے لحاظ تعلقات ذمہ واری ہاء خاندان ہندو کے محروم کیا جائے نتھو کا لاولد فوت ہونا ایک ایسا امر تہا جسکی نسبت یہہ قیاس نہین کیا جاسکتا کہ وہ موصی کے ذہن مین تہا۔ (انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۹) ✝

وصیت سے کیا ملتا ہے زوجہ اہل ہنود بذریعہ وصیت نامہ اپنے شوہر کے جائداد وصیتی پر اُس سے زیادہ استحقاق کامل نہین پاتی جو وہ اُس صورت مین پاتی جب کہ جائداد بذریعہ ہبہ اُسکے شوہر کے حین حیات مین

اُسکو عطا کیجاتی - اور شوہر کو ضرور ہے کہ اسے استحقاق قابل الوراثت یا اختیار انتقال بالفاظ صریح دی خواہ معاملہ ہبہ کا ہو یا وصیت کا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۸۴) +

ایک ہندو عورت نے بذریعہ وصیت نامہ کے اراضیات مملوکہ خود اپنے پسران کو واسطے قایم رکھنے پرستش روزانہ ایک مورت کے اور اخراجات بعض دیگر رسوم مذہبی کے دین اور یہہ تحریر کیا کہ اگر ان اراضیات کی آمدنی مین سے بعد اخراجات مذکور کے کچھہ فاضل رہے تو وہ زر فاضل پرورش خاندان مین صرف کیا جاوے - تجویز ہوئی - کہ یہہ تحریر بمنزلہ ایک ہبہ زر فاضل بحق اشخاص خاندان مشترک واسطے خود اُنکے استعمال و فایدہ کے ہے اور ہر پسر موصیہ کو جائیداد مذکور مین ایک حصہ ملا جو ممکن ہے کہ بعد ایفائے امانت ہائے متعلق مذہب رسوم کے کثیر ہو اور یہہ نہین قیاس کیا جا سکتا کہ اُسکی کچھہ مالیت نہین ہے - یہہ بھی تجویز ہوئی - کہ یہہ ہدایات جو موصیہ نے اپنے وصیت نامہ مین کی ہین کہ اُسکے ورثاء کو اختیار ہبہ و بیع جائیداد موہوبہ کا نہوگا اور وہ اُنکے قرضجات کی بابت قرق و نیلام نہ کیجاویگی مطابق اُس حق کے نہین ہین جو فی الواقع دیا گیا - لہذا وہ بالکل اُسکے اختیار سے باہر تہین اور بلا تاثیر تصور ہو کر نا منظور ہونی چاہئین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۰) +

شنبہو چندر سرمن ایک ہندو نے ایک تعلقہ کیسری دیبیا اپنی بہن کو بذریعہ سند کے عطا کیا جو مضمون ذیل تہی "تم میری بہن ہو اسلئے مین تین گانو ہرپور و فتحپور و کدم تولی متعلقہ زمینداری اپنے مع جملہ حقوق متعلقہ اُنکے بہ تحت جمع سالانہ ۵ بطور تعلقہ تمہاری پرورش کے واسطے تمکو دیتا ہون اراضیات پر قابض رہکر اور بموجب تحت جمع کے لگان ادا کر کے تم اور اولاد بطنی تمہارے یکے بعد دیگرے دستن سرتی کریبی ہ متمتع ہو تمہارے اور کسی وارث کو کوئی حق یا استحقاق حاصل نہوگا" - بتاریخ سند کیسری دیبیا کے ایک بچہ یعنے چندر منی دختر تہی بعد ازان ایک لڑکا پیدا ہوا جو اُسکی حیات مین لاولد مر گیا لیکن اُسکی بیوہ نے باجازت اُسکے بعد اُسکی وفات کے ایک پسر سی - ایل متبنی کیا - کیسری دیبیا بحیات اپنے تعلقہ پر بلا مزاحمت قابض رہی اور بذریعہ وصیت نامہ کے اُس نے تعلقہ کو اپنی دختر چندر منی و سی - ایل اپنے پوتا متبنی کو بحصص نصفا نصف دیا - بر طبق وفات کیسری دیبیا ہرش چندر چودہری نے بطور وارث اپنے پدر شنبہو چندر سرمن کے تعلقہ پر قبضہ کیا - اسپر چندر منی اور سی ایل نے بربنائے وصیت نامہ کیسری دیبیا کے دعویدار ہو کر نالش قبضکی کی - عدالت مرافعہ اول سے تجویز ہوا - کہ بر وقت وفات کیسری دیبیا اور چندر منی کے چندر منی کو حقیت کامل بموجب سند کے حاصل ہوئی لیکن از انجا کہ اُس نے بذریعہ وصیت نامہ اپنی مان کے حقیت کو

لینا پسند کیا اور ستی۔ اپیل مدعی ثانی کو حقیت مین نصف حصہ کا شریک کرنے پر رضامند ہوئی۔ لہذا دونون
مدعیان مستحق قایم رکہنے نالش کے ہین۔ بر تطبیق اپیل ہائیکورٹ سے تجویز ہوا۔ کہ ازانجا کہ چندرمنی قبل تاریخ
سند کے پیدا ہو چکی تہی لہذا اُسکو بموجب سند مذکور کے ایک حق جین حیاتی نسبت تعلقہ کے بتوریث حق جین
حیاتی اپنی مان کے حاصل ہوا۔ لیکن ازانجا کہ مدعیان نسبت حق جین حیاتی کے نالشی نہین ہوئے بلکہ
بموجب وصیت نامہ کیسری دیبیا کے دعویدار ہین جس کے تحریر کرنے کی وہ مجاز نہ تہی لہذا نالش ڈسمس ہونی
چاہیئے۔ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل سے تجویز ہوا۔ کہ الفاظ اولین سند کے جب ملا کر پڑہے جائین تو ان سے
عطا ہونا حقیت مکمل کا کیسری دیبیا کو منصور ہونا چاہیئے اور تاثیر الفاظ اخیر۔ "اور کسی وارث تمہارے کو۔ الخ"
کی یہہ ہے کہ اگر بوقت وفات کیسری دیبیا کوئی اولاد اُسکی زندہ نہو تو حقیت کامل مذکور ساقط ہوجائے اور
ایسی صورت مین علاقہ طرف واہب اور اُسکے وارثان کے عود کرے لیکن ازانجا کہ ایسا وقوع مین نہین آیا
لہذا یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کیسری دیبیا کو ایسی حقیت حاصل ہوئی کہ جسکو وہ بذریعہ وصیت نامہ کے منتقل کر سکتی
تہی اور بناءً علیہ مدعیان مستحق کامیابی کے اپنی نالش مین ہین۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۳)

چتربہوج ایک ہندو جو علیحدہ رہتا تہا ۱۸۷۱ء مین فوت ہوا اُسکے قبضہ مین نصف حصہ دو حویلیات
کا تہا جنمین سے ایک بمبئی مین اور دوسری کاٹہیاواڑ مین واقع تہی اسکے قبضہ مین جائداد منقولہ بہی بہت
سی تہی وہ دو بیوگان کو دیربائی اور کیسربائی اور ایک لڑکی مسماۃ جیوا چہوڑ کر فوت ہوا بموجب دفعہ ۲۔ اپنے
وصیت نامہ مورخہ ۴ جولائی ۱۸۷۱ء کے نامبردہ نے نسبت اپنے حصہ واقع حویلیات کے یہہ ہدایت کی کہ اُسکی
زوجگان کے اُسکا بہتیجا ولبہہ داس پسر اُسکے بہائی وسرام کا مالک ہوگا اور اگر ولبہہ داس مرجائیگا تو کوئی
وسرام کا لڑکا ہوگا وہ مالک ہوگا بموجب دفعہ مابعد (۶) اپنے وصیت نامہ کے موصی نے یہہ بات قرار دی کہ اگر
اسکی دونون زوجگان فوت ہوجائین گی تو اُسکی کل جائداد غیر منقولہ و منقولہ اُسکے بہتیجون ولبہہ داس و مرارجی
پسران وسرام کو ملیگی۔ ولبہہ داس اور مرارجی دونون بحین حیات دونون زوجگان چتربہوج کے مرگئے مرارجی
لاولد اور بلا شادی کرنیکے پہلے مرا ولبہہ داس ایک بیوہ چہوڑ کر فوت ہوا جسنے یہہ دعوے کیا کہ بموجب دفعہ ۲ کے
ولبہہ داس کو حق قائمہ نسبت حصہ موصی واقعہ دو حویلیات کے ملا اور وہ موصی کی وفات پر بیوہ مذکور کو پہونچا
اور بموجب دفعہ ۶ کے ولبہہ داس اور مرارجی کو حق قائمہ نسبت قبضہ مشترکہ کے ملا اور مرارجی کی وفات پر اُسکا
حق ولبہہ داس کو پہونچا اور اُسکی وفات پر اُسکی بیوہ کو پہونچا۔ منجانب دو بیوگان چتربہوج موصی کے یہہ بحث

ہوئی کہ ہبہ بحق بنام ولبہہ داس بموجب دفعہ ۲ بحق بنام ولبہہ داس و مرآرجی بموجب دفعہ ۱۶ شرطیہ تہی اور بوجہہ اُنکی وفات کے ہبہ مذکور نے عود کیا اور جہانتک کہ جائداد متنازعہ کو تعلق ہے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بلا وصیت رہی اور اسلیئے اُنکو حین حیات اُنکے بیوہ کا حق واقع جائداد غیر منقولہ حاصل ہوا اور اُنکی وفات پر جائداد جیوا لالکی موصی کو پہونچنی چاہیئے اور جائداد منقولہ نامبردگان کو قطعاً پہونچی - تجویز ہوئی - کہ بموجب دفعہ ۲ کے ولبہہ داس موصی کی وفات پر جائداد شرطیہ نہین بلکہ حق دوامی حاصل ہوا جو اُسکی وفات پر اُسکی بیوہ کو پہونچا اور بموجب دفعہ ۱۶ کے ولبہہ داس اور مرآرجی کو حق قائمۂ قبضہ شترکہ کل بقیہ جائداد مین حاصل ہوا اور مرآرجی کی وفات پر ولبہہ داس کو جو زندہ باقی رہا کل جائداد قطعاً حاصل ہوئی اور اُسکی وفات پر اُسکا حق اوسکی بیوہ کو پہونچا - یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ جو حق ولبہہ داس کو بموجب دفعات مذکورہ وصیت نامہ کے حاصل ہوا وہ تابع حق بیوگان موصی نسبت سکونت حویلیات اور پالنے اپنے مشاہرہ کے منجملہ جائداد غیر منقولہ کے تہا اور نیز تابع ہبہ جات خیرات وغیرہ مندرجہ وصیت نامہ کے تہا بموجب دفعات ۵ و ۱۶ - اپنے وصیت نامہ کے موصی نے یہ ہدایت کی کہ اُسکی بیوگان مین سے ہر بیوہ کو مشاہرہ منجملہ سود اُن گورنمنٹ پرامیسری نوٹون کے دیا جایگا جو اُسکے امانتداران خرید کرنے والے تھے - تجویز ہوئی - کہ اگر خاص وسائل آمدنی منجملہ جنکے موصی نے ان مشاہرونکے ادا کیئے جانیکی ہدایت کی غیر کافی ہو جائین تو بقیہ جائداد منقولہ یا اُسکی آمدنی و نیز کرایہ لگان جائداد غیر منقولہ سے روپیہ لینا چاہیئے - روپیہ متعلقہ جائداد موصی بموجب ہدایات مندرجہ اُسکے وصیّت نامہ کے سرام جی کی کوٹہی مین جسکا موصی شریک تہا رکہا گیا تہا - تجویز ہوئی - کہ بنظر حالات مقدمہ کوٹہی پر سود بحساب چہہ روپیہ فیصدی سالانہ عاید کرنا چاہیئے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۹۱) +

وصیّت واسطے اغراض مذہبی کے ہبہ بالوصیت منجانب ہندو کے واسطے بجا آوری رسوم اور برہم بہوج کے جائز ہے - ہندو کو یہہ اختیار نہین ہے کہ اپنے حصہ غیر منقسمہ جائداد خاندانی مشترکہ کو ہبہ بالوصیت کرے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۴۴) +

ایک ہندو نے اپنی وصیت کی جسکے رو سے نامبردہ نے مبلغ ..... روپیہ اس شرط پر ہبہ کیا کہ اس سے ایک چاندی کا بُت واسطے ایک مندر کے بہم پہونچایا جائے اور مدعا علیہ کو جو غیر منقسمہ متبنی تہا اپنے پیچھے چہوڑکر فوت ہو گیا - اُسنے یہ ثابت نہین کیا کہ نامبردہ کی کوئی علیحدہ جائداد تہی ایک نالش منجانب امین مندر واسطے دلاپانے رقم مذکورہ بالا کے دائر ہوئی - تجویز ہوئی - کہ وصیت مذکور مدعا علیہ پر پابندی

نہین ڈالتی - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۳) +

وصیت لغرض خیرات

ایک موصی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے حسب ذیل ہدائیت کی "مین اِس تحریر کے رو سے اپنے امانتدار کو یہہ ہدائیت کرتا ہون کہ اصلی محتاج و غریب اشخاص کو گوپی ناتہہ جی مین بخرچ علیحدہ میرے ترکہ مین سے جو لکہی جنارد ہن جی میری موروثی دیوی کی پوجا مین دیا جائے بہوجن ملا کرے مین اپنے امانتدار کو ہدائیت کرتا ہون کہ میرے باپ مان اور دادا اور نیز بعد میری وفات کے خود میرے سالانہ سرادہ مین واسطے ادائے رسوم اور بہوجن برہمنان و غربا کے زر مناسب صرف کرے اور چندہ سالانہ اور دان برہمنان و پنڈتان مین جو وقت درگا پوجا بیرونجات مین علم کے واسطے (تول) پاٹ شالا رکہتی ہین زر مناسب صرف کرے اور مہینے کا تک مین واسطے کتہا مہابہارت اور پران اور پرمیشر کی استتی کرنے کے واسطے زر مناسب صرف کرے اگر بعد اخراجات صدر کے کچہہ فاضل بچے تو مین اپنے امانتدار کو یہہ ہدائت کرتا ہون کہ زر فاضل مذکور کو چندہ شادی دختران میری ذات کے غربا و غریب برہمنان و دیگر معزز خاتون مین جیسا کہ میرے امانتدار کو عمل کرنا مناسب معلوم ہو صرف کرے" تجویز ہوئی کہ ہبہ ہائے مذکور جائز ہبہ ہائے دینی ہین اور ان الفاظ سے "و اگر بعد اخراجات صدر کے کچہہ زر فاضل بچے" عام ہبہ بالوصیت نسبت زر باقیماندہ کے پیدا ہوتا ہے - بر طبق اپیل (نہ بحالی فیصلہ عدالت ماتحت) تجویز ہوئی - کہ از روئے الفاظ آخر فقرہ کے عام ہبہ بالوصیت نسبت زر باقیماندہ کے پیدا ہوا ہے جسمین ہر ہبہ بالوصیت اسبق اگر وہ ناجائز ٹہیرین تو داخل ہوتا ہے - **سوال** - آیا ہبہ ہائے دینی نسبت پنڈتان کے جو تول رکہتی ہین اور بابت کتہا مہابہارت و پران اور پرمیشر کی استتی کرنے کے جائز ہین یا نہین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۴۴) +

مرارجی ایک ہندو باشندہ بمبئی ۱۸۶۶ء مین اپنی بیوہ ناتک بائی اور تین لڑکیان یعنی جمنا بائی - و ساگر بائی و جیوا بائی چہوڑ کر فوت ہوا - جمنا بائی اوسکی لڑکی ایک زوجہ متوفیہ کے بطن سے تہی اور اوسکا بیاہ مرارجی کی حیات مین ہوگیا تہا ساگر بائی و جیوا بائی اوسکی لڑکیان اوسکی زوجہ ناتک بائی کے بطن سے تہین اور وہ کنواری تہین وصیت نامہ موصی مین شرائط ذیل تہین :- فقرہ - ۶ " اگر

میری زوجہ بلا چہوڑنے کسی وارث کے فوت ہو جائے تو جو کچہہ میری جائداد رہے وہ حسب ذیل استعمال

کیجائے : میرے امانتداران دونون سدا ورتون اور کام مرمت میری جائداد کا صرف میرے روپیہ

مین سے ادا کرینگے - اور اوسمین سے جو کچہہ زر فاضل باقی بچے میرے امانتداران میری بہائی

دوسا مولجی کے لڑکے مسمی بہائی رام داس کو مبلغ ۵ ماہوار اوسکے خرچ کے واسطے دین - اور جو کچہہ زر فاضل باقی بچے اوسمین سے بعد لینے صلاح بہائی رام داس کے خرچ بنانے چاہ اوادا کا (یعنی حوض واسطے پانی پینے مویشیون کے) دیا جائے - میرے امانتداران اس روپیہ کو ٹہیک ٹہیک استعمال کرین " ۱۰ - میرے دیش مین بمقام موضع سری انجار بالفعل میری طرف سے ایک سدابرت جاری ہے - اسیطرح میرے روپیہ سے میرے امانتداران ہمیشہ اوسکو جاری رکہین اور اگر میرے ورثا ہون تو وہ بہی اوسکو جاری رکہین سدابرت کبہی بند نہو گا " ۱۶ " میری وفات کے بعد میرے امانتداران میری آمدنی سے تہہ سری ناسک مین سدا ورت قایم کرینگے - اوس مین سیدہا (اشیائے خوردنی) ہر شخص کو حسب ذیل دیا جاویگا - آٹا ساڑہہ روپیہ بہر دال آٹہہ روپیہ بہر نمک مرچ " ۱۸ " میرا ایک سدا ورت ابتک ضلع سری انجار مین جاری ہے اور مین نے ایک اور سدابرت کے لئے سری ناسک مین قائم ہونیکے واسطے لکہا ہے پس میرے امانتداران کو چاہئے کہ دونون سدا ورتون کو اچہی طرح سے جاری رکہین اور میرے روپیہ سے وہ خرچ اوسکا ادا کرین اور جب میرے امانتداران میری جایداد کو کسی وارث کو منجملہ ورثائے متذکرہ صدر کے یا کسی شخص کو جو آئیندہ وارث مقرر ہو اسلئے حوالہ کرین کہ اخراجات دونون سدا ورتون کے منجملہ سود (کرایہ) بطور مناسب ادا کئے جائیں تو ایک رقم جو اسکے لئے کافی ہو یا مکانات جیسا کہ میرے امانتداران پسند کرین یعنی جایداد جو واسطے اخراجات دونون سدا ورتون کے کافی ہو علیحدہ رکہی جائے نسبت جایداد کے جو باقی بچے اسکو میرے امانتداران میرے وارث کے حوالہ کرین لیکن روپیہ یا مکانات جو واسطے صرف سدا ورتون کے اس طرح مخصوص کئے جائین - علیحدہ رکہنی چاہئین - تجویز ہوئی کہ (۱) ہبہ بالوصیت بغرض سدا ورت بمقام انجار جایز تہی - (۲) ہبہ بالوصیت واسطے دوسرے سدا ورت کے جسکی نسبت فقرہ - ۱۶ - مین موصی نے بمقام ناسک مقرر کئے جانیکی ہدایت کی جایز تہی - اور بوجہ غیر منحقق ہونیکے کالعدم نہ تہی موصی کا صاف ارادہ یہ تہا کہ یہ سدا ورت اوسیقدر ہو جس قدر کہ بمقام انجار تہا لہذا کچہہ وقت دریافت کرنے نوعیت سدا ورت مین جو قایم ہونیوالا تہا اور اوس روپیہ مین جو سدا ورت مین صرف ہونیوالا تہا نہ ہوگی - (۳) ہبہ بالوصیت مندرجہ فقرہ - ۶ - بابت بنانے چاہ وحوض بطور امانت خیرات جایز تہی - (۴) بموجب فقرہ - ۱۰ - وصیت نامہ کے بقیہ جایداد موصی کی دو کواری لڑکی موصی کو بہ ترجیح بیاہی ہوئی لڑکیون کے ملیگی - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱)

ایک موصی نے اپنے وصی کو یہہ ہدایت کی کہ مبلغ ہمہ بطور سرمایہ واسطے یا بغرض تعلیم وید یا زیادہ

لڑکون کے سینٹ پالس اسکول کلکتہ مین علیحدہ کرے - اور وہ لڑکے ساکنان کلکتہ غریب مفلس والدین کے ہون - یا مذہب ارمنین یا مذہب عیسائی کے ایسے لڑکے ہون جن کا باپ نہ ہو - موصی ۱۸۵۶ء مین فوت ہوا - ۱۸۶۴ء مین سینٹ اسکول کلکتہ دارجیلنگ کو منتقل کیا گیا - سینٹ پالس سکول کلکتہ مین فیس دن کے طالبعلمون اور دن کے بورڈرونکی آٹھ روپیہ اور دس روپیہ علی الترتیب تھی - سینٹ پالس اسکول دارجیلنگ مین دن کے طالبعلم خواہ دن کے بورڈر نہ تھے - اور خرچ پورے بورڈ کا قریب چار سو روپیہ سال کے تھا - تجویز ہوا - کہ یہہ ساقط نہین ہوئی کیونکہ وہ ایک ہیبہ بمعنی خیراتی عام ہے - اور ایسے حالات مین اسکی تعمیل بموجب مسئلہ تعبیر قریب ملکے ہونی چاہئے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۱) ✝

ہدایات موصی | ایک موصی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے یہہ ہدایت کی کہ اُسکے اوصیاء کو چاہئے کہ ”ایک شوالہ بصرف معقول کسی مقام مناسب واقع احاطہ بیٹہک خانہ خشتی مع عمارت و باغ متعلقہ اُسکے تعمیر کرین جس مین وہ ہمیشہ رہتا رہا تھا - تجویز ہوئی - کہ ہدایت مذکور بوجہ غیر معین ہونیکے کالعدم نہین ہے - اور بنظر حالات تین فیصدی منجملہ جائداد منقولہ موصی کے ایک رقم مناسب واسطے تعمیر شوالہ کے دیجاسکتی ہے - یہہ بھی تجویز ہوئی کہ اس ہدایت بنام اوصیا سے کہ ”تمام امور صحیح طور پر و بہ نیک نیتی مطابق اپنی اپنی واقفیت و رائے کے اور مطابق شرائط اس وصیت نامہ کے کرین“ - امانتدارون کو یہہ اختیار تمیزی قطعی نہین دیا گیا کہ وہ تعداد اُس رقم کی تجویز کرین جو تعمیر شوالہ مین صرف کرنی مناسب ہے - موصی نے یہہ بھی قرار دیا کہ ”اوصیاء مذکور یا کوئی“ اُسکے ”ورثا سے قائم مقامان مین مجاز نہوگا“ کہ کسی قسم کا ہبہ یا بیع انتقال کرے یا کوئی مواخذہ مکان بیٹھک خانہ مذکور پر قائم کرے - اور اُسکے ورثا مین سے کسی کو یہہ منصب نہوگا کہ بذریعہ خود اپنے حق کے اُسکا دعوی کرے - لیکن اوصیاء کو یہہ منصب ہوگا کہ موصی کے بھائی الیشر چندر رائے اور اُسکے بھانجہ شامداس رائے کو اجازت استعمال کرنے بیٹھک خانہ و کمرہ ہاے وغیرہ کی دین - تجویز ہوئی - کہ اس فقرہ کی یہہ تاثیر نہین ہے کہ مکان بیٹھک خانہ مورت شیو کے متعلق کر دیا گیا - نہ یہہ تاثیر ہے کہ اُسکی نسبت اوصیاء کو حق حاصل ہوگیا - بلکہ وہ بوقت وفات موصی کے اُسکے وارث قانونی کو بلا کسی امتناع انتقال کے پہونچ گیا - موصی نے یہہ بھی ہدایت کی کہ اُس کے اوصیاء گورنمنٹ پرامیسری نوٹ تعدادی لعہ حما ... (ساڑہے نو ہزار روپیہ) بغرض حفاظت و مرمت مناسب مکان بیٹھک خانہ کے وقت مناسب پر اور واسطے روزانہ و فصلی پوجا مورت شیوجی اور واسطے سیوا اور پرستش اور مرمت شوالہ کے امانت رکھین - اور ان کامون کا خرچ اُن کے سود سے ادا کیا کرین - تجویز ہوئی - کہ چونکہ مکان

بیٹھک خانہ مورث کے متعلق نہین کیا گیا ہے) لہذا ترمیم صاحب ززر اسطرحپر تقسیم ہونی چاہئے کہ اُسکا نصف وارث قانونی کو جس کو بیٹھک خانہ وراثتاً پہونچا ہے ملے - اور نصف ثانی اوصیاء کو واسطے مرمت شوالہ اور پوجا مورث کے ملے - موصی نے یہہ بھی قرار دیا کہ اگر بعد انصرام جملہ امور مندرجہ صدر کے کچھ روپیہ یا جایداد منقولہ بطور فاضل باقی رہے تو اوصیاء اُسکو مناسب اور صحیح کامون مین واسطے فائدہ موصی کے صرف کر سکین گے - تجویز ہوئی - کہ ہدایت مندرجہ فقرہ ہذا بوجہ غیر معین ہونے کے کالعدم ہے - یہہ بھی تجویز ہوئی - کہ ایسی ہدایت جائز امانت ہدائتی کی حد تک نہین پہونچتی ہے - منصوری بنیک بنام رمیسر (لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۹ صفحہ ۷۰ ؛ و انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۰۰) کا حوالہ دیا گیا جس حال مین کہ نوٹ سرکاری کسی تعداد معین کے بذریعہ وصیت ہبہ کئے جائین تو جو سود کہ اُنپر قبل وفات موصی واجب الوصول ہوا ہو موہوب لہم کو نہین پہونچتا ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲) +

رامچندر ربیا کہہ ایک ہندو نے از روئے اپنے وصیت نامہ کے یہہ بندوبست کیا "میرے دو پسران یعنی درپ نرائن بیبا کہہ و سری رام جی بیبا کہہ زندہ ہین وے اور ایک پسر صغر سن میرے بڑے لڑکے یعنی مہیش چندر بیبا کہہ متوفی کا اور میری زوجہ سری متی درگا داسی (چار اشخاص) کل میرے ترکہ کے مالک ہونگے - ان ہر چہار اشخاص کو حصص مساوی ملین گے - اگر ان ہر چہار اشخاص مین سے خدانخواستہ کوئی فوت ہو جائے تو اُنکے باقیماندگان اس ترکہ کو بحصہ مساوی لین گے - لیکن اگر شخص متوفی کا کوئی پسر یا نبیرہ بطور وارث اور قائم مقام زندہ رہے تو وہ شخص باقیماندہ اُسکا حصہ پائیگا - اگر کوئی لڑکی یا نواسی زندہ رہے تو اسکو حصہ جایداد کا ملیگا اور فقط خرچ شادی اُس لڑکی یا نواسی کا ترکہ مین سے کیا جائیگا - اور یہہ بھی تحریر کیا کہ تا وقتیکہ میرا نبیرہ صغر سن بلوغ کو نہ پہونچ جائے میرا کل ترکہ غیر منقسمہ رہیگا" جملہ اشخاص متذکرہ موصی کی وفات کے بعد تک زندہ رہے - تجویز ہوئی - کہ نامبردگان کو حقوق قطعی حصص متذکرہ مین حاصل ہوئے اور ترکہ قابل تقسیم اُسوقت ہوا جب مہیش چندر بیبا کہہ متوفی کا پسر صغر سن بالغ ہوا - مقدمہ سری متی داسی بنام دین بندہو ملک (لا رپورٹ اپیلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۹ صفحہ ۱۲۳) کی نسبت بحث کیگئی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹) +

ڈسوزا ایک پرتگالی باشندہ بمبئی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ مورخہ ۱۹ مارچ ۱۸۶۸ع کے کل اپنی جایداد منقولہ و غیر منقولہ بنام اپنے اوصیاء کے امانتاً منتقل کی تاکہ نامبردگان اُس کو زر نقد مین مبدل کر کے جو روپیہ کہ اسطرحپر

جو حاصل ہو اُسکو سرمایہ ہائے عام مین لگاوین اور ہدایتین حسب ذیل تحریر کین - (اوّل) حصہ منافع جو سرمایہ مذکور سے حاصل ہو حسب مرضی میرے اوصیاء کے پرورش اور تعلیم میرے لڑکون مین صرف کیا جائیگا تاوقتیکہ ہر ایک میرے لڑکون مین سے اکیس برس کا ہو جائے اور اُسوقت اُسکا یا اُنکا حصہ اُسکو یا اُنکو ادا کیا جائیگا - (دوم) مزید برآن میری یہ خواہش ہے کہ جو کچھ کہ اُس روپیہ سے باقی بچے جو میرے اوصیاء نے فراہم کیا ہو وہ بعد اُسکے کہ کل میرے لڑکے اکیس ۲۱ برس کی عمر کے ہو جاوین اور میری لڑکیون کی شادی ہو جائے بعد منہا کرنے اعــہر کے جو بطور جہیز کے میری دونون دخترون کو دیا جائیگا مابین میرے لڑکون اور لڑکیون کے جو اُسوقت پر زندہ ہون بحصص مساوی تقسیم کیا جاوے - (پنجم) اگر کوئی میری اولاد مین سے قبل اکیس ۲۱ برس کی عمر کے مرجائے تو مین حصہ یا حصص شخص یا اشخاص متوفی یا متوفیہ کا باقیماندہ یا باقیماندگان کے حق مین ہبہ کرتا ہون - تجویز ہوئی - کہ ہبہ بحق پسران جو اول فقرہ مین مندرج ہے ہبہ اُسکے حصہ منافع کی ہر لڑکے کے حق مین بوقت پہونچنے اکیس ۲۱ برس کی عمر کے ہے اور ایسے ہبہ کے ذریعہ سے اُسکا حصہ اصل جایداد کا ہر لڑکے کو بوقت پہونچنے اُس عمر کے حاصل ہو گیا - مزید برآن یہ بھی تجویز ہوئی کہ انتظام مندرجہ فقرہ سوم جو متعلق تقسیم ہے اُن حصون سے جو ایک مرتبہ پہونچ چکے ہین کسی شخص کو محروم نہین کرتا الفاظ صریح کا استعمال بغرض محروم کئے جانیکے ایسے حق سے جو ایک مرتبہ حاصل ہو چکا ہے ضرور ہے - یہ بھی تجویز ہوئی کہ صرف وہ لڑکیان جو بوقت تقسیم مصرحہ فقرہ دوم وصیتنامہ کے زندہ نہین مستحق پانے حصہ کے ترکہ سے ہین - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۷) +

تہوج راج ایک ہندو ۱۸۶۸ء مین فوت ہوا اوس نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے اپنی کل جایداد ہیرا بائی اپنی بیوہ اور ناتہو اپنے پسر متبنی کو بطور اپنے وارثان کے اس ہدایت سے چھوڑی کہ نامبردگان اپنی پرورش آمدنی سے کرین اور ایک شخص نیا بہائی کو الف ــ ر سالانہ بابت انتظام جایداد کے دین - ناتہو بلا وصیت ۱۸۸۵ء مین بحیات ہیرا بائی فوت ہوا اور اُسوقت ہیرا بائی نے کل جایداد کا دعوے اس دلیل سے کیا کہ بموجب وصیت نامہ کے وہ اور ناتہو حقیت دار مجمل تھے اور بوقت وفات ناتہو کے سماۃ کو اُسکا حصہ بحق باقی ماندگی پہونچا - ناتہو نے مدعیہ لکشمی بائی اپنی بیوہ کو چھوڑا - تجویز ہوئی - کہ بموجب وصیت نامہ کے ہیرا بائی کو صرف حق بیوہ کا نصف جایداد مین ملا اور تابع اوسکے حق ہوگی کے جو اُسکو بطور ہندو بیوہ کے نصف حصہ مین حاصل تہا کل جایداد قطعی طور پر ناتہو کو پہونچی بوقت وفات ناتہو کے جایداد تابع حق مذکور لکشمی بائی مدعیہ کو بطور بیوہ و وارثہ نامبردہ بحیثیت بیوگی پہونچی اور وہ مستحق قبضہ مشترک کی ساتھ ہیرا بائی مدعا علیہا کے ہوگئی بیوہ کو بموجب وصیت نامہ اُسکے شوہر کے صرف

نفیت بیوہ اُس جائیداد مین حاصل ہوتی ہے جو اُسکے لئے چھوڑی گئی ہو بجز اسکے کہ وصیت نامہ مین صریح الفاظ اپنے ہون جن سے حقیت بیع نامہ اوسکو دی گئی ہو - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۳) +

ایک ہندو نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے بعد وصیتاً ہبہ کرنے الف ر ریجی اپنی بیوہ کے اور اُسکو بشمول دیگر اوصیون کے وصیت مقرر کرنے کے یہہ ہدایت کی کہ اُسکے اوصیا کو چاہئے کہ جائیداد کو اُسکے پسران مین مطابق شاستر کے بعد اسکے کہ اُسکا چھوٹا لڑکا بالغ ہو جائے تقسیم کرین - تجویز ہوئی - کہ ایسی ہدایت ہبۂ قطعی موسومہ اُسکے پسران کی حد تک نہین پہونچتی ہے کہ بیوہ کو استحقاق حصہ پانے کا بوقت تقسیم ما بین پسران کے نہ رہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵) +

نمونہ وصیت | اس امر کے لحاظ کرنے مین کہ آیا دستاویز وصیت نامہ ہے یا نہین - اوسکی نوعیت کو لحاظ کرنا چاہئے نہ صرف اوس نام کو دیکھنا چاہئے جس نام سے وہ دستاویز مین لکھی گئی ہو - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۰) +

کوئی خاص نمونہ وصیت کے واسطے ضروری نہین ہے اور ضرور نہین ہے کہ وہ تحریری ہو اور گواہان کی تصدیق از روئے قانون اوس صورت مین مطلوب نہین ہے جبکہ وصیت کو پنجاب مین کسی ہندو نے کیا ہو - (نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جو فریق بربنائے وصیت زبانی اپنا حق قائم کرے اُسکو ضرور ہے کہ نہایت قابل اطمینان طور پر امور ذیل ثابت کرے - (۱) وصیت کا کیا جانا معہ کامل مفصل حالات موجود بلحاظ زمان و مکان - (۲) ان الفاظ کو جنپر فریق مذکور انحصار کرتا ہے نہایت صحت کے ساتھ بجنسہ ثابت کرتا - (نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -) +

بیرون حدود اختیار سماعت ابتدائی معمولی ہائیکورٹ بمبئی کے جو وصیت زبانی منجانب اہل ہنود علیحدہ شدہ نسبت اوسکی جائیداد علیحدہ کے عمل مین آئی اور کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ سے تعلق نہ تھی جس سے ایکٹ وصیت نامجات اہل ہنود (۲۱ سنہ ۱۸۷۰ء) علاقہ رکھتا ہو تو وہ جائز ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۴۱) +

اور ضرور نہین ہے کہ ایکٹ وراثت ہند کی دفعہ ۵۰ کے احکام کے مطابق تحریر کی جائے - (نمبر ۷۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

حکم مندرجہ دفعہ ۵۰ ضمن ۳ قانون ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کی تعمیل جو وصیت نامہ پر ہر ایک گواہ کے دستخط کے بارہ مین ہے اس طور پر نہین ہوتی

اگر گواہان اپنی علامت نشانی کردیوین - اور واسطے جواز ایک وصیت نامہ کے یہہ ضرور ہے کہ دستخط جو محض علامت نشانی سے مختلف ہون کم از کم دو گواہان کے وصیت نامہ پر ثبت ہون - مقدمہ فرینڈیز بنام الوس (انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲) کی پیروی کیگئی - اور بمقدمہ معاملہ جائیداد وین (بنگال لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۲) سے اختلاف کیا گیا - اگر ایک موصی بوقت پیش کرنے اپنے وصیت نامہ کے بغرض رجسٹری روبرو رجسٹرار کے یہہ تسلیم کرے کہ وصیت نامہ پر جو دستخط ہین اُسکے ہین اور ایک گواہ روبرو رجسٹرار کے اُسکی شناخت کرے اور رجسٹرار اور شناخت کنندہ دونون اپنے دستخط وصیت نامہ پر بطور گواہ تسلیم موصی کے کردین تو ایسی تصدیق بغرض تکمیل منشاے ضمن ۳ دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء کے کافی ہے - مقدمہ بمعاملہ ہرو سندری دیبیا - (انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷) کی پیروی کیگئی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۹) ✚

جبکہ موصی خود وصیت نامہ پر دستخط نہ کرے بلکہ کوئی اور شخص اُسکی موجودگی مین اور حسب اُسکی ہدایت کے دستخط کرے تو علاوہ اُس دوسرے شخص کے دو اور گواہ ہونے چاہیین جو وصیت نامہ پر بموجودگی موصی کے دستخط کرین - مقدمہ تر کرا رائے منی داسی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۰) وہرو سندری دیبیا بنام چندر کانت بہٹاچارجی - (انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷) کا حوالہ دیا گیا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۲۶) ✚

دفعہ ۵۰ - ایکٹ وراثت (۱۰ ۱۸۶۵ء) کا یہہ مقصود ہے کہ جب موصی یا موصیہ وصیت نامہ کی تکمیل کر چکے تب دو گواہان تصدیق کنندہ وصیت نامہ اُسپر دستخط کرین - مقدمات بونا تہہ وبندا بنام دیارام جن - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۸۷) و فرینڈیز بنام الیوالیس (انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲) کی تقلید کی گئی - اگر موصیہ رجسٹرار وثایق کے روبرو تسلیم کرے کہ وصیت نامہ پر میرے دستخط ہین اور رجسٹرار کے روبرو ایک گواہ دستخط اُسکے شناخت کرے اور رجسٹرار اور شناخت کنندہ دونون نسبت اُس اقبال کے جو کیا گیا گواہی کردین - تجویز ہوئی کہ واسطے اغراض دفعہ ۵۰ - (ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء) یہہ تصدیق کافی ہوگی بمعاملہ اسباب رائے منی داسی - (انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۰) کی تقلید کی گئی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷) ✚

اگر موصی گواہان حاشیہ کو یہہ باور کرائے کہ جس کاغذ پر وہ گواہی کرتے ہین وہ اوس کا وصیت نامہ ہے

توجیہہ قرار کافی منجانب موصی نسبت اوسکی العبد ثبت وصیت نامہ کے ہر گو گواہان اسکو العید کرتے ندیکہین نکوئی دستخط اوس کاغذ پر اونکو معلوم ہون جس پر وہ گواہی کرین۔ مگر شرط یہہ ہے کہ عدالت کو اسبات کا اطمینان ہو کہ وصیت نامہ پر موصی کے العید اوس وقت موجود تہے جسوقت گواہان نے اوس پر گواہی کی۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۵۴۷) +

وصیت نامہ منجانب کسی ہندو کے اسوجہ سے ناجایز نہین ہے کہ اُسکا متن خود موصی نے تحریر نہین کیا اور اسوجہ سے کہ اوسکے دستخط ثبت نہین ہین۔ قواعد دہرم شاستر متعلقہ شہادت دستاویزی وصیت نامجات کی صورت مین بسختی متعلق کئے جانے چاہیئین۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷) +

ہوش وحواس | یہہ تصفیہ کرنے مین کہ آیا موصی ایسے ہوش وحواس کی حالت مین تہا کہ بذریعہ دستاویز وصیت اپنی جائداد کا تصفیہ جائز طور پر کر سکتا تہا۔ یہ امر قابل غور ہوتا ہے کہ وہ قریب المرگ تہا۔ مگر فقط یہ امر واقعہ کہ موصی وصیت کرنے کے تہوڑے عرصہ بعد مر گیا بجائے خود ایک کافی وجہ کسی وصیت کے ناجایز کرنیکے لئے نہین ہوتا جبکہ وہ وصیت دیگر صورتون مین جایز ہو اس ثبوت کا موجود ہونا لازمات سے ہے کہ موصی جانتا تھا کہ وہ کس حالت مین ہے اور کیا کرنیوالا ہے اور اُس جائداد کے تصفیہ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے جو اُسکے وصیت نامہ مین درج ہے۔ (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک وصیت نامہ بحق مہنت مکان مذہبی کے کیا گیا۔ ایک منشی منگایا گیا اور اُسکے آنے پر رامدیال بدحواس تہا پہر وہ ہوش مین آیا۔ نویسندہ مسودہ وصیت کا بنانے لگا رامدیال نے الفاظ بموجب درخواست گلاب کے (جو اسکے پاس تہا اور جسکو بہت خواہش تہی کہ وصیت کی جاوے) کہے اور قبل اسکے کہ تحریر ختم ہو امدیال پہر بیہوش ہو گیا لیکن پہر ہوش مین آکر گلاب کو ہدایت کی کہ میری مُہر لگا دو۔ اور مُہر لگائی گئی۔ اور رامدیال نے اپنے آپ مُہر اُسپر کی اور وہ تہوڑے عرصہ بعد مرا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ رامدیال نے آخر دم تک کوئی کوشش جائداد کے انتقال کرنیکی واسطے مفاد مکان مذہبی کے نہیں کی لیکن اُس نے کہا کہ چونکہ وہ لاولد ہے اسواسطے وہ اپنی جائداد مہنت کو دیگا اور آپ تبرکاً جاویگا۔ تجویز ہوا۔ کہ رامدیال قابل کرنے اس مفید کام کے نہ تہا اسواسطے وصیت بہ نسبت نہونے قابلیت کے منسوخ کی گئی۔ (نمبر ۷ دسمبر ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

داب ناجایز۔ | مدعی کا دعوے واسطے منسوخی ایک وصیت مکان کے ہے جو اوسکے بہائی متوفی کی بیوہ نے

کیا تہا - واقعات مقدمہ کے یہ ہیں کہ بروقت وصیت عمر عورت کی ۴۴ برس تہی اور اسوقت قریب المرگ تہی اور فقط مدعاعلیہ جسکے حق میں اوسنے وصیت کی اسوقت اُسکے پاس موجود تہا مدعاعلیہ کچھہ عرصہ سے عورت مذکور کے پاس موجود تہا اور اُسکی پرورش وغیرہ کرتا تہا - عدالت ماتحت اپیل نے حکم عدالت ابتداء کا منسوخ کر کے دعوے مدعی ڈسمس کیا - اسپر عدالت چیف کورٹ مین اپیل ہوا ہے حکام عدالت چیف کورٹ کی یہ رائے ہوئی کہ مثل مقدمہ مین کوئی شہادت موجود نہین اور نہ کوئی ظن پیدا ہوتا ہے کہ کوئی غیر واجب عمل وصیت میں نہین ہوا تہا - (نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک موصی کی زوجہ نے اُسکو ترغیب واسطے تکمیل ایک وصیت نامہ کے بہ تنسیخ وصیت نامہ سابق کے دی جو سماۃ مذکور کو فائدہ مند تہا لیکن واب جو سماۃ مذکور عمل مین لائی ایسا نہین تہا جس سے موصی مذکور کی عقل و رضا جاتی رہی تجویز ہوا - کہ کارروائی زوجہ مذکور بمنزلہ داب ناجائز نہین تہی - (انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۱) +

چندربہاگا بائی بیوہ مسمے راگہوبا متوفی کی تہی اور وقت وفات راگہوبا سے تا وفات اپنے ایک مکان واقع ازان نامبرہ پر قابض رہی ڈہاکو بائی بہن چندربہاگا بائی کی تہی اور راگہوبا کے مرنے کے تہوڑے ہی عرصہ بعد ڈہاکو بائی اور اُسکا لڑکا کرشن راؤ مدعاعلیہ اول و دوم چندربہاگا بائی کے ساتہہ جائداد مذکور مین رہنے کے واسطے گئے اور اُسکے ساتہہ رہے اور تا وفات اُسکے صرف وہی اُسکے ساتھ رہے ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ نے شرکت مین جس زمانہ مین کہ وہ چندربہاگا بائی کے ساتھ رہتے تہے چندربہاگا بائی کو کئی مرتبہ رقوم متعدد بہ تعداد سمٹ صما عہ روپیہ واسطے ایسی اغراض کے قرض دین کہ جنکی وجہہ سے چندربہاگا بائی واسطے اطمینان ادائے زر مذکور کے جائز طور پر اپنے شوہر متوفی کی جائداد مکفول کر سکتی تہی چندربہاگا بائی بہت بیمار ہوئی تب ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ نے اس خوف سے کہ شاید وہ مرجاوے اُس سے یہ کہا کہ جو روپیہ ہمنے تمکو دیا ہے اُسکے ادا ہونے کے اطمینان کیواسطے کوئی تدبیر کرنی چاہیئے اسپر چندربہاگا بائی نے اُنسے کہا کہ مین تمکو بیعنامہ قطعی مکان وچال مذکور کا بعوض صما عہ روپیہ کے جو تم مجہے دے چکے ہو اور صما نقد کے کہ وہ اپنے واسطے اخراجات میرے کریاکرم کے اور خرچ تکمیل بیعنامہ کے مجھکو دینے پڑین گے لکھہ دے سکتی ہون ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ نے منظور کیا اور اپنے سالسٹر کو بلا کر کہا کہ چندربہاگا بائی جو کہتی ہین وہ سن لو اور بیعنامہ تحریر کردو چنانچہ اُسنے تحریر کر دیا اور اس اقرار سے تین دن کے اندر تکمیل دستاویز کی ہوگئی اُسوقت چندربہاگا بائی

بہت بیمار تہی اور تحریر دستاویز سے بارہ دن بعد مر گئی چندر بہاگا بائی ایک عورت ناخواندہ ساٹھہ برس سے زیادہ عمر کی تہی اور اس معاملہ مین کوئی صلاح بغیر ضمانہ کسی اہل پیشہ یا دوسرے شخص کی اُسکو نہین ملی تہی صمار جو چندر بہاگا بائی کو ادا ہونا قرار پایا تہا وہ اُسکو ادا نہین ہوا مگر بعد اُسکی وفات کے ڈہاکو بائی اور اُس کے لڑکے نے اُسکے کریا کرم وغیرہ مین اسار سے زیادہ جیسا کہ وہ بیان کرتے ہین خرچ کیا جایداد مذکور جو بسلہ رہن اُنکے پاس بعوض للعہ رر کے مکفول ہوئی کم سے کم صمہ رر کی مالیت کی تہی مدعی نے جو منجملہ ورثائے راگہوبا کے ہے نالش واسطے منسوخی دستاویز و دخلیابی جایداد مذکور کے رجوع کی تجویز ہوئی کہ بیعنامہ بوجہہ اسکے کہ وہ ایسے حالات مین حاصل کیا گیا کہ جو فریب کی حد تک پہونچتے ہین منسوخ ہونا لازم ہے یہہ بہی تجویز ہوا کہ رقوم تعدادی سمصارعہ رر جو چندر بہاگا بائی کو ڈہاکو بائی اور اُسکے لڑکے کرشن راؤ نے قرض دی تہین۔ وہ چونکہ ایسے اغراض کے لئے دی گئی تہین کہ جنکے لئے چندر بہاگا بائی جایداد مذکور جائز طور پر مکفول کر سکتی تہی لہذا بیعنامہ صرف اس شرط پر منسوخ ہونا چاہئے کہ جایداد مذکور پر مطالبہ رقوم مذکور کا قایم رہے اور یہہ بہی تجویز ہوئی۔ کہ جایداد مذکور پر مطالبہ ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ کا بتعداد ایک ایسی رقم کے بہی قایم رہنا لازم ہے کہ جو بلحاظ حیثیت و درجہ چندر بہاگا بائی کے اُسکے کریا کرم اکے اخراجات کیواسطے مناسب تجویز کیجاوے۔ بعد وفات چندر بہاگا بائی کے ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ بذریعہ بیعنامہ کے جایداد مذکور پر قابض رہے اور بہت سا روپیہ اُنہون نے اُسکی مرمت اور تعمیرات وغیرہ مین صرف کیا اور اب اُنہون نے یہ دعوے کیا کہ بیع منسوخ کیجاوے تو وہ روپیہ ہمکو دلایا جائے۔ تجویز ہوئی۔ کہ ڈہاکو بائی اور کرشن راؤ کو بابت اُس روپیہ کے کچھہ نہین دلایا جا سکتا کیونکہ یہہ روپیہ اُنہون نے ایسے وقت مین لگایا ہے کہ جب یہہ تصور کرنا چاہئے کہ وے یہ جانتے تھے کہ ہم جایداد پر فریبًا قابض ہین۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۴

انگلستان کا اسٹیٹیوٹ ۱۳ جلوس ملکہ ایلزبتہ باب ۵۔ بطور قانون کے مفصلات ہند مین اثر پذیر نہین ہے مگر اُسمین اصول جو کار آمد عام ہین بوجہ اونکی قرین عدل ہونیکے مندرج ہین۔ تقسیم غیر مساوی منجانب ایسے شخص کے جسکا کاروبار ابتر ہو گیا ہو اور جسکی یہہ حالت منتقل الیہ کو معلوم ہو اوس حالت مین منسوخ کیا جائیگا اوسکی نسبت دائنان اعتراض کرین بجز اسصورت کے منتقل الیہ نے کسی معوض جائز کو بہی نافذ کرایا ہو یا خریداری نیک نیتی سے کی ہو۔ گوپال سیرال مدعی نے ڈگری بنام منچارام کے ۳ ستمبر ۱۸۷۸ء کو حاصل کی منچارام اپریل ۱۸۷۹ء مین اُمہا بائی ایک بیوہ لاولد کو چہوڑ کر فوت ہوا۔ منچارام کا کارخانہ بوقت اُسکی وفات کے ابتر ہو گیا اور

۷- جون ۱۸۷۹ء کو آسا بائی نے از روئے ایک بیعنامہ (کاغذ نمبر ۹۸) کے کل اُسکی جائداد جسمین ایک مکان اور ایک باغ شامل تہا بحق مدعا علیہم جو اُسکے برادران علیحدہ شدہ تھے بعوض دو قرضجات تمادی پذیر کے جو نامبردگان کو اوسکے شوہر سے واجب تھے منتقل کی اوسیوقت بیوہ سماۃ نے ایک کرایہ نامہ (کاغذ نمبر ۹۹) بحق نامبردگان تحریر کیا اور بذریعہ اُسکے سماۃ نے یہہ اقرار کیا کہ نامبردگان کو ایک کرایہ برائے نام بابت اپنے قبضہ مکان کے ادا کریگی مگر نہ کرایہ کا کبہی مطالبہ ہوا اور نہ وہ ادا کیا گیا اوسی تاریخ مدعا علیہم نے ایک معاہدہ تحریری (کاغذ نمبر ۱۱۴) بیوہ کو لکہدیا جسمین اونہون نے یہہ اقرار کیا کہ بڑے دائنان منچارام کے دعاوی کا تصفیہ نامبردگان کرینگے مگر اونہون نے کبہی اس اقرار پر عمل نہین کیا اور نہ اُنہون نے اُسکی اطلاع کسی دائن کو دی اور اُنہون نے یہہ امر اپنی شہادت مین تسلیم کیا کہ معاہدہ مذکور کوئی جزو معاوضہ (کاغذ نمبر ۹۸) بیعنامہ کا نہ تہا ۱۸۸۵ء مین گوپال مدعی نے باجرائے اپنی ڈگری موسومہ منچارام کے وہ مکان جو بذریعہ بیعنامہ کے منتقل کیا گیا تہا قرق کرایا مگر وہ قرقی حسب استدعائے مدعا علیہم جنہون نے دعوے مکان کا از روئے بیعنامہ (کاغذ نمبر ۹۸) کیا تہا برخاست ہوگئی بر طبق اوسکے گوپال مدعی نے نالش حال واسطے اثبات اپنے حق قرق اور نیلام کرانے مکان کے بطور جائداد اپنے مدیون منچارام کے باجرائے اپنی ڈگری کے دائر کی مدعا علیہم نے بیعنامہ نوشتہ بیوہ (کاغذ نمبر ۹۸) پر استدلال کیا - تجویز ہوئی - کہ بیعنامہ مظہرہ موسومہ مدعا علیہم (کاغذ نمبر ۹۸) معاملہ اصلی بمعاوضہ جائز نہ تہا اور جسقدر کہ وہ ہارج اجرائے ڈگری مدعی ہے منسوخ ہونا چاہیئے منتقل الیہم نے بعوض زر نقد کے خریداری نہین کی اور نہ وہ ایسے دائنان تہے جنہون نے بکوشش تقاضا کے حق قابل النفاذ کا کیا ہو وہ اہالی خاندان بائع تھے اور جو معاوضہ کہ اونہون نے دیا وہ قدیم اور تمادی پذیر دعاوی تہے کہ جنکا نفاذ نہین ہو سکتا ادا کرنا ایسے قرضجات کا بذریعہ انتقال کُل جائداد متروکہ دیوانیہ کے جس سے محرومی کُل ایسے دائنان کی ہوئی جنکی دعاوی مین تمادی عارض نہ تہی بنفسہ ایک فریب تہا اور چونکہ یہہ معاملہ رشتہ داران قریب واقف حالات کے ساتھہ کیا گیا لہذا یہہ تصور نہین کیا جا سکتا کہ وہ اصلی اور علمی معاملہ تہا یہہ بہی تجویز ہوئی - کہ نوعیت معاملہ مین کوئی تبدیل بذریعہ اقرار نامہ (کاغذ نمبر ۱۱۴) مدعا علیہم کے کہ وہ تصفیہ دعاوی دائنان منچارام کرینگے واقع نہین ہوئی اس معاہدہ کی اطلاع دائنان کو نہین کیگئی اور وہ ہر وقت باتفاق متعاقدین معاہدہ کے پوشیدہ ہو سکتا تہا اگر وہ اقرار نامہ بلا تعلق دستاویز انتقال (کاغذ نمبر ۹۸) جائداد موسومہ مدعا علیہم تہا تو بلا معاوضہ تہا اور صرف خیالات اخلاقی ادائے قرضہ ہو سکتے تھے مگر

وہ بمقابلہ ذمہ واری ادائے ڈگری کو جو جاری ہونیوالی تہی غالب نہین آسکتے اگر بخلاف اُسکے اقرارنامہ (کاغذ نمبر ۱۱) متعلق دستاویز انتقال (کاغذ نمبر ۹) کے سمجہا جائے تو متروک کیا جانا دستاویز سے اُسکی شرائط کا اور اخفا جو بابت اوسکے کیا گیا ہو اس امر پر دال ہے کہ معاملہ فریبی تہا عام اس سے کہ انتقال اصلی تہا یا محض فریبی کوئی امانت دیانت کے ساتھ واسطے تقسیم کے نہین کیگئی کہ جس سے مدعی کی اجراے ڈگری نامنظور کیجائے ممکن تہا کہ منچارام ایک دائن کو بمقابلہ دوسرے دائن کی جسکو حق مساوی حاصل ہو ترجیح دیتا اور اس امر سے کہ دائن اوسکا بہائی تہا اس قسم کا ترجیح دینا مناسب نہین ہوجاتا - لیکن گو منچارام ایک دائن کو دوسرے دائن پر ترجیح دیسکتا تہا مگر اوسکی بیوہ ایسا نہین کرسکتی تہی اوس نے متروکہ اپنے شوہر کا بحیثیت مجموعی پایا اوس مین آمدنی اور قرضجات دونون داخل تہے وہ کسی درجہ تک امین تہی اور بہرحال اوسپر یہہ ذمہ واری قانونی تہی کہ ترکہ آپنے شوہر کے قرضہ کو ادا کرے اور جہانتک کہ وہ ادا کرسکے بدرجہ مساوی ادا کرے اُسکو یہہ اجازت نہ تہی کہ ترکہ کو بطور خود خواستہ علیحدہ کرے اور وہ جایداد کو محض خاص اغراض تنذکرہ قانون کے واسطے منتقل کرسکتی تہی سماۃ کو نہ چاہیے کہ بجاآوری اوس کام مین جو ذمہ اُسکے تہا ایک دعوے جایز کو دوسرے دعوی پر اوسطرح ترجیح دیتی کہ جسطرح پر اوسکا شوہر دیسکتا تہا اس قسم کا فائدہ کوئی دائن اوسکے شوہر سے بذریعہ اپنی کوشش کے حاصل کرسکتا تہا مگر سماۃ کے اوپر کوئی دباؤ نہین ڈالا جاسکتا تہا بجز بذریعہ کارروائی نسبت متروکہ کے جسکا تقسیم کرنا مابین مستحقان کے اوسپر لازم تہا عام اس سے کہ دباؤ ڈالا جاتا یا نہ ڈالا جاتا - جو شخص کہ کسی ہندو بیوہ سے خریداری کرے اوسکو اس امر کا دیکہہ لینا ضرور ہے کہ سماۃ نے اپنا اختیار بیع ٹہیک طور پر استعمال کیا یا نہین اور اقل درجہ اُسکو اطمینان اس امر کا کرلینا چاہیے کہ وجہ کافی انتقال کی موجود ہے - اگر مدعا علیہم نے بیوہ سے یہہ بات کہدی کہ وہ مطالبات جنکے عوض مین سماۃ نے جائیداد اونکو حق مین منتقل کی تمادی پذیر ہو گئے تہے تو صریحاً سماۃ نے نامبردگان کے ساتھ ایک تدبیر محرومی دگر یداران مین زر واجب نامبردگان سے اتفاق کیا اگر خریداران نے اس امر کی اطلاع اوسکو نہ دی تو اونہون نے بذریعہ اپنے خاموشی کے اُسکو دہوکہ دیا حالانکہ بوجہ ہونے رشتہ داران قریب کے جنکو فایدہ حاصل ہوتا تہا اونپر لازم تہا کہ جب اونہون نے ایک عورت ناخواندہ سے معاملہ کیا تو اوسکو کل امور ضروری کی اطلاع دیتے - دیکہو ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ ۱۸۷۲ء دفعات ۱۶ اور ۱۷ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۶) +

شہادت	۱۸۶۷ء مین ہندہ ایک ہندو بیوہ نے ایک وارث پسر (دستاویز وراثت) زید کی نام

بعبارت ذیل تحریر کیا کہ میرا شوہر مرگیا ہے ہماری کوئی اولاد نہین ہے اور تم میرے شوہر کے چچازاد بھائی کے بیٹے ہو بلحاظ اس امر کے میرے شوہر نے بوقت وفات اپنے اپنی یہ خواہش ظاہر کی کہ کل مکانات دوکانات واقع پونا سوائے مکان بنارس کے تمکو دیئے جاوین اور تم کل کاروبار داد ستد پونا کے مالک کردیئے جاؤ لہذا مین بہ تعمیل حکم ناسبردہ کے یہ دستاویز وراثت تمکو لکھدیتی ہون اور تمکو مالک کل جائداد مذکورہ بالا کا مثل اپنے بیٹے کے کرتی ہون پس تم جائداد پر اپنے نام سے بخوشی تمام متصرف رہو" بموجب اس وارث پتر کے زید نے جائداد مندرجہ پر قبضہ کیا اور تا حیات اپنے اسپر متصرف رہا بعد اسکی وفات کے اوسکے گماشتہ نے انتظام اوسکا واسطے اور منجانب بکر اوسکے پسر نابالغ کے کیا ۱۸۸۱ء مین بکر نے نالش واسطے انفکاک ایک مکان و باغ منجملہ جائداد مندرجہ وارث پتر کے جو شوہر ہندہ نے ۱۸۴۳ء مین رہن کئے تھے دائر کی اس نالش کی جوابدہی مین ایک عذر یہ بھی کیا گیا کہ بکر خواہ اسکا باپ وارث اصل راہن کا نہین ہے لہذا بکر جائداد متنازعہ کا انفکاک نہین کرا سکتا وقت تجویز مقدمہ بکر نے وارث پتر ۱۸۴۷ء کا بتائید اپنے استحقاق کے باین بیان پیش کیا کہ وہ اسکو اپنے باپ کے گماشتہ سابق کے کاغذات مین جو اسکے ایام نابالغی مین انتظام اس کے کاروبار کا کرتا تھا ملا۔ تجویز ہوئی۔ کہ وارث پتر ۱۸۴۷ء کا شہادت وصیت زبانی شوہر ہندہ بحق زید کی ہے ایسی وصیت ایک شخص ہندو کی سوائے ان صورتون کے جو ایکٹ وصیت ناجات ہنود (۲۱ ۱۸۷۰ء) مین داخل ہون بخوبی اثر پذیر ہوگی۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۹) +

جعل (س) نے بموجب اُس اختیار کے جو کہ اسکے خاوند (ل) ایک ہندو نے وصیت کے ذریعہ سے اسکو دیا تھا خاص اراضی (سا) کے پاس بیع کردی بیع کے بعد کچھ جعلی تصدیقین وصیت مین ایزاد کی گئین اُس مقدمہ مین جو کہ (ل) کے وارث بازگشت نے بابت واپسی اراضی مبیعہ (س) بحق (سا) دائر کیا تھا (سا) نے اس وصیت پر جو مقدمہ حال مین دیگر مدعاعلیہم نے پیش کیا اپنا حصر رکھا۔ تجویز ہوا۔ کہ (سا) کے حق ملکیت پر اس جعلی تصدیق سے کچھ اثر نہین پہنچتا۔ . . . .

. . . .

(انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۲) +

تقرر وصی اگر موصی اوصیاء دائما مقرر کرے اور انکو ہدایت اُن خاص اقبال کی دے جو صرف منجانب مالکان جائداد یا قیمانده عمل مین آسکتے ہون تو اسنا اُس جائداد پر متصرف ہونگے گو اُن کے حق مین وصیت خاص نہو۔

(انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۵) +

درحالیکہ (الف) کو بموجب الفاظ وصیت نامہ کے یہہ ہدایت کی گئی تہی کہ موصی کے قرضجات کو وصول اور ادا کرے - اور اوسکی جایداد منقولہ کو لیکر کے تقسیم کرے - تو تجویز ہوا کہ (الف) کی نسبت یہہ سمجہنا چاہئے کہ وہ بموجب وصیت نامہ کے وصی حسب مراد ضمنی مقرر کیا گیا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۶) +

اوصیاء ایک شخص ہندو کے محض بحیثیت اوصیاء کے جایداد متوفی مین کوئی حقیت ایسی جسکو صحیح طور پر حقیت کہین نہیں پاتے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۶۹) +

وینکٹا ایک شخص ہندو ۱۸۵۵ع مین ایک وصیت نامہ چہوڑکر فوت ہوا جسکی رو سے اوسنے گنا یا اور سامی کو اپنا وصی واسطے کرنے کاروبار کے حسب طریقہ مندرجہ وصیت نامہ کے مقرر کیا بعد ادا اوسکے قرضجات اور ہبہ جات وغیرہ کے اوصیاء مذکور کو ہدایت ہے کہ باقی جایداد کا انتظام کرین اور تاحیات لکش اپال زوجہ ثانیہ وینکٹا کے اوسکو منتقل نہ کرین اور اوسکو وظیفہ ماہانہ تاحین حیات دیا کرین اور بعد وفات لکش اپال کے انکو ہدایت ہے کہ باقی جایداد کو آپسمین بحصص مساوی تقسیم کرلین اور بحصص مساوی اوسپر تصرف رکہین گنا یا اور سامی دونون حین حیات لکش اپال مین فوت ہوگئے - گنا یا ۱۸۷۵ع مین اور سامی ۱۸۷۹ع مین فوت ہوا - ایک نالش جو ۱۸۷۹ع مین وینکٹا کی برادر زادہ علیحدہ شدہ نے بنام لکش اپال اور قائم مقامان گنا یا اور سامی کیواسطے استقرار اپنے حق نسبت جایداد موصی بعد وفات لکش اپال اور واسطے حساب فہمی کے دائر کی - یہہ تجویز ہوئی - کہ اس صورت مین بلا وصیتی واقع نہین ہوئی اور اسوجہ سے کہ گنا یا اور سامی حین حیات لکش اپال فوت ہوئے ہبہ موسومہ نامبردگان ساقط نہین ہوگیا بلکہ وفات وینکٹا پر انکو استحقاق قائمہ حاصل ہوا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۲۴) +

اختیار وصی نسبت قائم کرنے کے مواخذہ جایداد موصی پر -

ہنس راج کرمسی نے بتاریخ ۵ - جولائی ۱۸۷۱ع دو بیوہ سماتان جمنا بائی و امرت بائی اور ایک پسر (مدعا علیہ) کو زندہ چہوڑکر وفات پائی بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے اوسنے داجی کو اپنا وصی مقرر کیا اور مدعا علیہ کو موہوب لہٗ باقی جایداد کا قرار دیا بوقت اپنی وفات کے ہنس راج کرمسی مان کنور بائی کا مقروض بتعداد کثیر تہا اور بابت اس قرضہ کے کنور بائی کے پاس اوسکی جایداد مکفول تہی - ۵ - مارچ ۱۸۷۳ع کو مان کنور بائی کا قرضہ بقدر ایک لاکہ ستر ہزار روپیہ کے پہونچا اور مابین مان کنور بائی اور داجی کے بحیثیت وصی یہہ قرار پایا کہ جایداد مرہونہ جسکی قیمت تخمینی ایک لاکہ روپیہ تہی) قطعاً حوالہ

مان کنور بائی کے بالیفاء جزو قرضہ کے کیجاوے اور داجی بیانات خود بابت رقم مبلغ سے کے دیدگئے مع سود لیور فیصدی فیسال کے جو کہ اندر بارہ مہینے کے قابل ادا اقرار پایا مواخذہ دار ہے اسی اقرار کے معاوضہ مین یہہ ٹھہرا کہ مان کنور بائی - داجی کو بحیثیت وصی اور مدعا علیہ کو مواخذہ ایک لاکھ مبلغ سے رر سے بری کردے ایک دستاویز بہ تعمیل اس اقرار کے اوسی تاریخ کو تحریر ہوئی اور داجی نے ایک تمسک بذمہ داری ذاتی اپنے مان کنور کو بابت مبلغ سے رر کے لکھہ دیا۔ تہوڑے ہی عرصہ بعد ایک انتظام جدید عمل مین آیا مان کنور بائی نے سے رر منجملہ مبلغ سے رر کے جو بموجب تمسک کے یافتنی تہے چہوڑ دیے اور مدعا رر کا از روی اقساط سالانہ تعدادی سے رر کے بالیفائے اپنے کل دعوے کے لینا قبول کیا بہ تعمیل اس اقرار کے داجی نے بحیثیت وصی اول قسط ادا کی اور جمنا بائی نے قسط دوم ادا کی داجی نے ترکہ ہنسراج کرسی کا حوالہ ایڈمنسٹریٹر جنرل کے بموجب احکام ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۷۴ء کے کیا - مان کنور اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء مین فوت ہوئی اور مدعیہ نے بحیثیت اوسکی وصیہ کے نالش مدعا علیہ پر بابت اقساط سنہ ۱۸۷۶ء و سنہ ۱۸۷۷ء و سنہ ۱۸۷۸ء دائر کی تجویز ہوئی - کہ جبکہ ترکہ ہنسراج کرسی کو مان کنور نے بذریعہ دستاویز مورخہ ۵ - مارچ سنہ ۱۸۷۳ء کے بری کردیا تو داجی کو بحیثیت وصی یہہ اختیار نہ تہا کہ از روے معاہدہ جدید اوسپر کوئی مواخذہ بابت رقم یافتنی مان کنور بائی کے قائم کرتا - مقدمات چیلڈس بنام ہانیس (رپورٹ براڈرپ و بنگہم صاحبان صفحہ ۱۶۱م) و روز بنام لولر [رپورٹ ہڈسن و بروک صاحبان (مقدمات آیرلینڈ) جلد ۱ صفحہ ۱۰۹] دپاول بنام گریہم (رپورٹ ٹانٹن صاحب جلد ۷ صفحہ ۱۸۵) کی تقلید کیگئی -

(انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵) ❖

مسئلہ انتخاب مسئلہ انتخاب اُن وصیت ناموجات سے متعلق ہے جو ہندو مین کیجاوین - ہندہ ایک ہندو بیوہ فوت ہوئی بوقت وفات کے اُس نے ایک وصیت نامہ چہوڑا نسبت اُس جائداد کے جو اُس نے اپنے شوہر سے پائی تہی مدعی کے حق مین اوس نے اعـ رر وصیتاً چہوڑے اور جائداد غیر منقولہ اوسنے بحق پدر مدعا علیہ تحریر کی مدعی اور مدعا علیہ دونون اوسکے خاوند کے وارث تہے مدعی نے اعـ رر نقد کا بذریعہ وصیت کے اور نصف جائداد غیر منقولہ کا دعوے بذریعہ وراثت کے دائر کیا - تجویز ہوا کہ مدعی کو دونون حالتون مین سے ایک حالت پسند کرنا چاہئے یا تو وہ از روئے وصیت کے جائداد پاویگا یا از روئے وراثت کے

(انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۸) ❖

تنسیخ وصیت جب موصی نے اپنا یہہ ارادہ ظاہر نہ کیا ہو کہ ایک سابقہ وصیت منسوخ کی جائے تو اوسکی

ہدایت سے محض ایک دستاویز کا مرتب ہونا رجو اگر تحریر ہوجاتی تو تردید کا عمل کرتی مگر اوسکو موصی نے کبھی تحریر نہیں کیا) ایسا نہیں سمجھا جا سکتا کہ اس سے تردید ہوگئی (نمبر ۲ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

وصیت نامہ ہندو بذریعہ اظہار زبانی منسوخ ہوسکتا ہے اور درحالیکہ اسنے اختیار خاص نسبت ضائع کرنے اپنے وصیت نامہ کے بارادہ اُسکے منسوخ کرنیکے دیا ہو تو یہ از روئے قانون تنسیخ کافی ہے گو دستاویز مذکور فی الحقیقت ضائع نہ کی گئی ہو۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲۶۔ پریوی کونسل) +

پروبیٹ — ایکٹ پروبیٹ اور ایڈمنسٹریشن ۱۸۸۱ء اون وصیت ناموں سے جو ہندو کے متعلق ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱) +

یہ امر کہ وصیت نامہ گم ہوگیا ہے درصورتیکہ مضمون اسکا قابل اطمینان ثابت ہوجائے مانع حصول چٹھیات اہتمامی مع وصیت نامہ منسلکہ کے نہیں ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۶۴) +

باب ۱۴

تقسیم

جائیداد ناقابل تقسیم — جائیداد جو ناقابل تقسیم ہے حسب ذیل ہے :-

(۱) علاقہ زمینداری جو راج کی حیثیت رکھتی ہو یا بادشاہی یا جو بذریعہ خاص رواج کے ایک ممبر کو ورثہ مین پہونچی ہو۔ (دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱) +

(۲) جب سرکار کسی صاحب رتبہ کو رتبہ قائم رکھنے کی نیت سے کوئی جاگیر عطا کرے تو وہ جاگیر تقسیم نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے عطیہ کا منشاء فسخ ہوتا ہے۔ مگر جب کوئی جاگیر کسی خاندان کے فائیدہ کے واسطے مرحمت کی جائے تو اوسکی تقسیم آپسمین ہوسکتی ہے کیونکہ اُس سے دینے والے کا مقصد کل خاندان کو فائدہ پہونچانیکا پایا جاتا ہے۔ +

(۳) آمدنی اور بچت جو جائیداد ناممکن التقسیم سے حاصل کی جائے اور خرید جو ایسی آمدنی سے کی جائے +

(۴) عبادت خانہ اور جائے مقدس۔ (ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۹۳) +

(۵) خود پیدا کردہ جائیداد۔ بموجب شاستر آمدنی تحصیل علم کی قابل تقسیم ہے جبکہ تحصیل علم بذریعہ سرمایہ

خاندان کے ہوئی ہو - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵) +

جائداد جو آمدنی کسب سے کسی ہندو طوائف نے کہ جسنے معمولی تعلیم گانے بجانیکی پائی ہو حاصل کی ہو قابل تقسیم نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۰) +

(۶) پارچہ و زیور پوشیدنی جو اہالیان خاندان مین کسی مرد یا عورت کے استعمال مین ہو - +

(۷) جائداد موقوفہ تقسیم نہین ہوسکتی اور وراثتاً بہی نہین پہونچ سکتی صرف اوسکا استحقاق واسطے انتظام مذہبی مقاصد کے پہونچتا ہے - (ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۹۳ و صدر دیوانی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۰) +

(۸) سڑک و راستہ و شارع عام +

(۹) تالاب - کنواں وغیرہ - آلات - حرفہ و پیشہ +

(۱۰) دستاویز جس سے حق کسی جائداد کا پیدا ہوتا ہو - (مناکشرا باب ۱ دفعہ ۴ صفحہ ۱۶ لغایت ۲۷) +

جبکہ نالش تقسیم مین ایک ایسی جائداد کے مقرر حصّہ کے قبضہ کی استدعا تھی جو مشتمل چند مکانات کے تہی - تجویز ہوئی - کہ ایسے مقدمات مین اصول یہہ ہے کہ اگر جائداد بلا ہرج پہونچانے اصلی مالیت کل جائداد یا حصص کے تقسیم ہوسکتی ہو تو تقسیم کردینی چاہئے - لیکن اگر جائداد کی اصلی مالیت کو نقصان پہونچانے بغیر تقسیم نہوسکتی ہو تب معاوضہ نقدی دلادینا چاہئے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۵) +

ایک مکان کے دو شترک مالک تھے ایک نے دعوی کیا کہ مکان تقسیم ہوکر مدعیکو اپنے حصّہ پر علیحدہ قبضہ کرا دیا جاوے مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ مدعیکو علیحدہ حصہ پر قبضہ دلانے مین مدعاعلیہ کو ضرر پہونچتا ہے اسواسطے مدعی مکان تقسیم نہین کراسکتا - عدالت چیف کورٹ نے تجویز کی کہ چونکہ دوکان کی تقسیم ممکن ہے - اور قانوناً مدعی کو تقسیم کرانیکا استحقاق حاصل ہے پس تقسیم مین مدعی کا کوئی نقصان باعتبار اصطلاح قانونی نہیز ہوگا - اور واجبی طریقہ تقسیم کا بہی بتلادیا - (نمبر ۲۹ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

اختیار باپ ہندو تابع شاستر مناکشرا کہ جسکے دو لڑکے ہون جو اس سے علیحدہ ہوئی ہوں وہ کل یا قریب کل کے جائداد منقولہ موروثی کو ایک لڑکے کو بمحرومی دوسرے کے نہین دیسکتا ہے خواہ یہہ فعل اوسکا بطور ہبہ خواہ بطور تقسیم کے خیال کیا جاوے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱) - پسر اصلی یا متبنی بوجہہ معقول وراثت سے خارج کیا جاسکتا ہے لیکن طریقہ پہونچنے ترکہ کا جو قانوناً مقرر ہے بذریعہ انتظام خانگی کے تبدیل نہین ہوسکتا بعد خارج ہوتے پسر کے وراثت سے لڑکے کا لڑکا اپنے دادا کے ترکہ کا وارث ہوتا ہے

(انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴) +

ایک ہندو پسر نے جو قانون وراثت متاکشرا کا تابع تہا نالش واسطے حصول ڈگری استقرار بہ نسبت نصف ایک مکان کے جو پدر نے بذریعہ دستاویز ہبہ کی برادر مدعی کے نام منتقل کیا تہا اور جو جایداد غیر منقولہ مکسوبہ خاص اُسکے پدر کی تہی اِس بنا پر نالش کی کہ از روے دہرم شاستر کے پدر کو جایداد غیر منقولہ کا ہبہ ایک پسر کے حق میں بمحرومی دوسرے پسر کے کرنیکی اجازت نہیں ہے۔ تجویز ہوئی۔ (بعد نظر ثانی جملہ اسناد و نظایر کے جو اس باب مین ہین) کہ اگرچہ ممکن ہے کہ بربنائے وجوہ تہذیب و عقبی اقوال دہرم شاستر سے ضمناً ممانعت ایسے ہبہ کی سمجہی جاوے تاہم چونکہ اُن مین یہہ مندرج نہین ہے کہ ایسے فعل کے کرنیکا قطعی اختیار نہین ہے پس اگر ایسے افعال کئے جائین تو اُن کا ناجایز ہونا لازم نہین ہے اور لہذا ہبہ کل جایداد غیر منقولہ مکسوبہ خاص منجانب پدر بحق ایک پسر کے خلاف قانون نہین ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴) +

حق پسر جو بعد تقسیم پیدا ہو

وہ لڑکا جو بعد تقسیم کے پیدا ہو۔ (۱) ممکن ہے کہ اپنے باپ کی حیات مین بعد تقسیم کے پیٹ مین آیا ہو اور پیدا ہوا ہو۔ اور۔ (۲) ممکن ہے کہ وہ اپنے باپ کی حیات مین قبل تقسیم کے ماں کے پیٹ مین آیا ہو اور بعد تقسیم کے پیدا ہوا ہو۔ (۳) اور یہہ بہی ممکن ہے کہ وہ قبل تقسیم کے پیٹ مین آیا ہو اور بعد تقسیم کے پیدا ہوا ہو تقسیم بعد وفات پدر کے کی گئی ہو۔ اِن تینوں صورتوں مین یہہ امر موجود ہے کہ وہ دولت مین حصہ پاتا ہے صورت اول مین وہ اپنے والدین کے حصص اور وہ جایداد (جو بعد تقسیم کے پیدا کی جائے) پاتا ہے یا اگر باپ نے کوئی حصہ نہ رکہا ہو تو اپنے برادران سے یہہ دعوے کرسکتا ہے کہ اسکو ایک حصہ پورا کردین۔ دوم و سوم صورت مین وہ ایک ایسا حصہ پاتا ہے جو اُسکے بہائیوں کے حصوں مین سے بنایا جاتا ہے کسی صورت مین وہ بالکل خارج نہین کیا گیا ہے باوجودیکہ حقیت پہونچ چکی ہو۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴ و ۷۷) نیز دیکہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۷) +

جو جایداد کہ ہندو تابع متاکشرا کے بعد تقسیم باہم اوسکے اور اوسکے پسران کے پیدا کرے اُسکی وفات پر اُسکے اُس لڑکے کو پہونچتی ہے جو بعد تقسیم کے پیدا ہوا اور دوسرے لڑکون کو نہین پہونچتی۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۲۴) +

متعدد حصص

خاندان تابع متاکشرا مین بوقت تقسیم پسر متبنی اور پسر اصلی کی ٹہیک ایک ہی حالت ہوتی ہے اور ہر ایک صرف وہی حصہ لیتا ہے جو پسر متبنی کیواسطے محض مخصوص ہے یعنی نصف اُس حصہ کا جو وہ بصورت

پسر اصلی ہونے کے لینا یہہ امر کہ ایسا پسر متبنی کہ وہ ایک شخص خاندان تابع متاکشرا کا ہے - بر طبق تبنیت کی مالک جائیداد مشترکہ جائداد خاندان کا ہوجاتا ہے مانع نفاذ قاعدہ مذکور کا نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۵) +

اگر ایک بہائی جائیداد مشترک مین کوئی صورت ہو وہ پیدا کرے تو اسوجہہ سے وہ حقدار زیادہ حصہ کا نہین ہوجاتا مگر جبکہ اوس نے صرف اپنی کوشش سے بلا مدد غیرے ملک حاصل کی ہو تو بموجب قانون بنگالہ اوسکو دوچند حصہ ملیگا - +

اور صدر عدالت دیوانی سے یہہ تجویز ہوئی کہ جبکہ چار بہائیون مین سے جو متفق رہتے ہون ایک بہائی سرمایہ مشترکہ یا بہائیون کی ذاتی محنت سے جائیداد حاصل کرے تو اوس صورت مین جائیداد کے دو خمس اوسکے حاصل کرنے والے کو ملینگے اور ایک ایک خمس اور بہائیون کو ملیگا - (رپورٹ صدر دیوانی عدالت اگرہ جلد ا صفحہ ٦) +

قانون بنارس کے بموجب باہم اوس بہائی کے جسنے اپنی ذات خاص سے مدد کی ہو اور اوس بہائی کے جسکی جانب سے کچہہ کوشش نہوئی ہو امتیاز نہین ہے اگر جائداد کے حاصل کرنے مین سرمایہ موروثی صرف ہوا ہے تو سب بہائیون کا حصہ مساوی ہوگا - اگر سرمایہ مشترک صرف نہوا ہو تو جسنے اپنی جہد و سعی سے جائیداد حاصل کی صرف وہی مستحق اسکا ہوگا اور جس صورت مین کہ جائیداد بلا صرف سرمایہ مشترکہ کے خاندان مین سے صرف ایک شخص کی محنت و کوشش سے حاصل ہوئی ہے تو کنبے کے اور شخاص کو جو بزمانہ حصول اوسکے آپس مین شریک رہتے ہون مستحق شرکت جائیداد مکسوبہ مذکور کے نہونگے - یہی قاعدہ اوس مال کی نسبت بہی مستعمل ہے جو دوبارہ حاصل کیا گیا ہو - الا اراضی کی صورت مین حاصل کرنیوالا بہ نسبت اور بہائیون کے ایک ربع کا زیادہ مستحق ہے اور یہہ امر بہی تجویز ہوا لکان کہ اگر اراضی ایک بہائی کی محنت اور دوسرے بہائی کی زر سے حاصل ہوجائے تو ہر ایک اونمین سے نصف کا حقدار ہے اور اگر وہ اراضی ایک کی زر اور محنت اور دوسرے کی صرف محنت سے حاصل ہوئی ہو تو اول شخص کو حصہ بقدر دو ثلث اور دوسرے کو ایک ثلث ملیگا - مگر ظاہرا یہہ تجویز طریقہ انصاف کے مبنی ہے نہ کسی خاص قاعدہ دہرم شاستر پر - (رپورٹ صدر دیوانی عدالت اگرہ جلد ا صفحہ ۳۲٦) +

اگر چند بہائیون مین سے ایک بہائی جائیداد مشترکہ کی ترقی کرے یا تعمیر کرے تو اس سے وہ بروئے دہرم شاستر کے کچہہ زیادہ حصہ پانے کا مستحق نہین ہوسکتا ہے ؟ +

فریقین ایک ہندو خاندان کے ممبر ہین اور حسب اقبال خود ایک سیح عدی بمکان مین رہتے ہین - یہہ ثابت نہین ہوتا کہ آیا دوسری صورتون مین تقسیم ہوچکی ہے مگر عدالتہائے ماتحت نے اس تجویز مین اتفاق کیا ہی کہ جس زمین پر دو دکانین اور دیوان خانہ تعمیر کئے گئے ہین فریقین اُسکے مشترک مالک ہین پس بلحاظ اس زمین کے وہ مشترکہ غیر منقسمہ ہندو خاندان کے ممبر ہین - اسلئے عدالتہائے ماتحت کے فیصلے پر جسکے روسے مدعیون کو لاگت کا حصہ ادا کرنے پر ۵ اور دو کانون اور دیوان خانہ کے تین چوتھائی کی ڈگری ملی - اپیلانٹ کوئی حجت نہین کرسکتے - دہرم شاستر کا یہہ منشا ہے کہ اگر کوئی بھائی مشترک جایداد کو ترقی دے تو وہ اُسکے زیادہ حصہ کا مستحق نہین ٹہیرتا - (دیکہو دہرم شاستر مؤلفہ میگناٹن صاحب) مگر عدالتین اپیلانٹ پر یہانتک ملتفت ہوئی ہین کہ اُنہون نے اُنکی محنت اور معاملہ کے مدنظر مین اُنکو دو دو کانپر قبضہ رکہنے کی اجازت دی ہے - (نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۶۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

بموجب دہرم شاستر متعلقہ وراثت کے جو ہندوستان مین مروج ہے پسران ایک بہرے و گونگے شخص خاندان ہندو غیر منقسمہ کے مستحق حصہ جایداد خاندانی کے اپنے باپ کی حیات مین ہین باوجودیکہ وے بعد وفات اپنے دادا کے پیدا ہوئی ہون ایسی صورت مین جایداد دادا کی وفات پر وارثان قابل کو اس شرط پر پہونچتی ہے کہ اگر وارث ناقابل قابل ہوجائے تو اُن سے واپس لیجائیگی - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴) +

اشخاص جو تقسیم کرا سکتے ہین معمولی قاعدہ یہہ ہے کہ جن اشخاص کو حق انتفاعی کسی حقیت کے حصون مین حاصل ہو وہ مستحق تقسیم کرا پانیکے ہین - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۹۷) +

غیر حاضری یا نابالغی کسی حصہ دار کی مانع تقسیم نہین - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۱) +

نالش نابالغ پر یا منجانب نابالغ بغرض تقسیم کے دائر نہین ہوسکتی بجز بددیانتی یا کسی دیگر حالات کی تنگی وجہ سے کہ اسکا اس امر مین فایدہ ہو کہ اوسکا حصہ علیحدہ ہوجائے اور اوسکے لئے محفوظ رہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷) +

لڑکا پوتا پرپوتا دعوے تقسیم کا کرسکتا ہے - +

غیر منقسمہ خاندان ہنود مین بموجب متاکشرا کے لڑکے کو اختیار ہے کہ حین حیات اپنے باپ کے اور خلاف اسکی مرضی کے اپنے حصہ واقع موروثی جایداد غیر منقولہ خاندانی کی تقسیم اور دخل کی استدعا کرے - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵۹) +

بموجب شاستر متاکشرا کے ہر لڑکا اپنے پیدا ہونے پر منجملہ جایداد غیر منقولہ موروثی کے حصہ مساوی اپنے باپ کے پاتا ہے اور اس قسم کی جایداد کی تقسیم کرنے پر اپنے باپ کو مجبور کر سکتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) +

کوئی فرق مابین جایداد منقولہ و غیر منقولہ کے نہین ہے جہانتک کہ خاندان غیر منقسم تابع متاکشرا مین اس حق پسر کو تعلق ہے کہ جایداد کو بحیات اپنی پدر کے تقسیم کرائے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸) +

خاندان ہندو مشترکہ مین جو تابع قانون متاکشرا کے ہو پوتے کو جایداد موروثی مین پیدائش سے حق حاصل ہو جاتا ہے جس سے وہ مستحق اسبات کا ہوتا ہے کہ اپنے باپ اور دادا کی حیات مین تقسیم کرائے اور یہہ حق اجراء ڈگری مین قابل نیلام ہے۔ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۳۰) +

خریدار نیلام بہی نالش تقسیم کی کر سکتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸) +

درحالیکہ کوئی ہندو تابع دہرم شاستر بنگالہ بلا وصیت دو بیوگان اپنی تنہا وارث چھوڑ کر فوت ہو تو اُن بیوگان مین سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ اپنا حق واقع جایداد اپنے شوہر متوفی کو بیع کرے اور مشتری جایداد مذکور مستحق ہے کہ بمقابلہ دوسری بیوہ کے تقسیم کرائے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰) +

ہندو بیوہ کے منتقل الیہ کی حیثیت گو وہ خاندان مذکور سے نہو وہی ہے جو ہندو بیوہ کی ہے اور اسکو استحقاق ہے کہ نالش تقسیم مکان سکونت مشترکہ خاندان کی دایر کرے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹) +

عورت اپنے خاوند کی حیات مین دعویدار تقسیم نہین ہو سکتی لیکن جب باپ کی حیات مین تقسیم ہو تو اسکی عورت زیورات و اسباب خانہ داری کی مستحق ہے اور اگر اوسکو کچھہ نہ ملے تو لڑکے کے مساوی حصہ کی مستحق ہے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۷) +

ہندو مادر بوقت تقسیم مستحق حصہ مساوی حصہ پسر کے جایداد موروثی شوہر مین اور نیز تمام جایداد مین ہے جو آمدنی مذکور سے حاصل ہو۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱۷) +

بروقت تقسیم مابین اپنے پسران کے مان مستحق ہے کہ ایک حصہ بطور قایمقام پسر متوفی اور نیز ایک حصہ بذریعہ اپنے حق کے پاوے۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۹) +

جایداد اولاً اُتنے حصون مین تقسیم ہوگی جتنے لڑکے ہون بعد ازان ہر بیوہ کو حصہ مساوی اوس کے

ہر لڑکے کے اوس حصہ مین جو اُسکے لڑکون کو دیا گیا ہو ملتا ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۰-۴۲) +

بموجب دہرم شاستر بنگال کے جو حصہ ماں بوقت تقسیم ما بین اپنے پسران کے پاتی ہے وہ متروکہ مسماۃ کے شوہر کا خواہ بذریعہ وراثت خواہ بطریق باقیماندگی بہ تسلسل کسی حق موجودہ ماقبل کے نہین ہوتا بلکہ منجانب اپنے پسران کے بجائے یا بطریق انتظام نان ونفقہ کے پاتی ہے جسکی بابت نامبردگان اور اونکی جائداد پہلے سے ذمہ وار ہوتی ہے اور بعد وفات مسماۃ کے حصہ مذکور پہر اوسکے پسران کو ملتا ہے کہ جن سے مسماۃ مذکور نے حصہ مذکور پایا تہا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۲) +

اگر اوسنے کوئی جائداد بذریعہ ہبہ یا وصیت کے شوہر سے پائی ہو تو وہ صرف اُسقدر کی مستحق ہے کہ جسقدر اُس مین جو کچھ کہ پیشتر پا چکی ہے ملانے سے اُسکا حصہ مساوی حصہ پسر کے ہو جائے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵) +

حق بیوہ (جو ایک ممبر ہندو خاندان مشترک کی ہو) نسبت حصہ بعوض نان ونفقہ صرف اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ تقسیم جائداد خاندان مشترک بدین معنے ہو کہ وہ آیندہ کے لئے مشترک جائداد نہ رہی پس بطبق اُس تقسیم کے جو منجانب ایک شخص اجنب کے نسبت اس جائداد کے ہو جو جائداد مشترکہ کی محض ایک رقم ہے بیوہ ایسے حصہ کی مستحق نہین ہے بشرطیکہ باوجود تقسیم مذکور کے بڑی جائداد غیر منقسمہ رہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۸۲) +

اور وہ دعوے بمقابلہ پسران ہی کے نہین بلکہ بمقابلہ خریدار نیلام کے بھی جسنے اجرائے ڈگری مین حقوق ومرافق واقع جائداد مذکور اُن پسران مین سے کسی کے قبل تقسیم باہمی کے خرید کیا ہو کر سکتی ہے (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸) +

سوتیلی ماں بھی پسران کے ساتھ مساوی حصہ پاتی ہے اور مال جو اخراجات شادی کے ادا کرنیکے لئے کافی ہو دختران نا کتخدا کو دینا چاہیے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷) +

اپیلانٹ بیوہ تاراچرن ہے جو ۱۹ اپریل ۱۸۶۵ء کو فوت ہوا تاراچرن کے ایک بیٹا اس بیوہ سے اور دو لڑکے دوسری بی بی سے بوقت وفات موجود تھے بیہ دوسری بی بی قبل وفات تاراچرن کے فوت ہو چکی تھی یہ نالش بمقابلہ جملہ پسران متوفی کے واسطے دلا پانے نان ونفقہ اور تقرر اس امر کے دائر ہوئی تہی کہ مدعیہ مستحق کفیل کرا پانے کُل جائداد متروکہ متوفی کی تھی - واضح ہوتا تہا کہ جائداد دوروش کی تقسیم سب بہائیون نے

آپیمین کرلی تہی سوتیلے لڑکون نے یہہ جوابدہی کی کہ اگر مدعیہ مستحق کسی نان ونفقہ کی ہے تو وہ صرف بمقابلہ اپنے خاص لڑکے اور اوسکے خاص جائداد سے نان ونفقہ پاسکتی ہے ہماری جائیداد سے کچہہ تعلق نہیں ہے - تجویز ہوئی - کہ تقسیم میں ایک حصّہ بعوض نان ونفقہ برابر حصّہ اپنے لڑکون کے بیوہ پاسکتی ہے مگر وہ مستحق اِس امر کی نہین ہے کہ اپنے سوتیلے بیٹونکے برابر حصہ پاوے جبتک کہ جائیداد شوہری کی تقسیم عمل میں نہ آوے بیوہ مستحق دلاپانے نان ونفقہ کی کُل متروکہ سے بلاتفریق ہے مگر جب تقسیم جائیداد کی عمل مین آجاوے تو وہ صرف حصّہ اپنے صلبی پسران سے حصّہ مانگ سکتی ہے نہ سوتیلے بیٹونکے حصّہ سے

(انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۸) +

دادی بہی مشترک خاندان میں ایک حصہ کی مستحق ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۴۹) +

خسر کی جائیداد میں بیوہ اور بہو کو نصف اور متوفی کی بہائی کو نصف حصّہ ملیگا - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۰) - لیکن کوئی عورت متذکرہ بالا ممبر خاندان کی بلارضامندی دیگران تقسیم نہین کراسکتی - +

بیوہ ہندو جس نے قبضہ اپنے شوہر متوفی کے حصّہ کا جائیداد مشترکہ غیر منقسمہ مین پایا ہو وہ تقسیم اُس حصّہ کا دعوےٰ نہین کرسکتی - (نمبر ۲۸ ۱۸۷۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

• ازروے دہرم شاستر کے دو بیوگان ایک ہی شوہر کو ایک جائیداد غیر منقسمہ مین حق مشترکہ حاصل ہوتا ہے اور اگرچہ بیوگان انتظام واسطے تصرف ترکہ کے بحصص علیٰحدہ کرسکتی ہین مگر ایسی تقسیم لازمی نہین ہوسکتی کہ جائیداد مشترکہ جائیداد جداگانہ ہوجائے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۴) +

لیکن اگر کسی سبب سے تقسیم وراثت کا علیحدہ قبضہ جائیداد کے مساوی حصّہ میں امن رکہنے کے لئے ضروری ہو تو علیٰحدہ قبضہ اور استفادہ جائیداد کے لئے حکم ہوسکتا ہے - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ - پریوی کونسل) +

دو بیواؤں ایک متوفی ہندو نے قبضہ جائیداد اپنے شوہر متوفی پر جو لاولد تہا حاصل کیا اُس نے قبل وفات خود ایک لڑکے کو متبنیٰ کیا تہا جسکو کہ نیز اوسنے بذریعہ وصیّت کے اپنی جائیداد بخشدی تہی متبنیٰ مذکور بعد وفات موصی کے جلد مرگیا - تجویز ہوا - کہ بیواؤں کا جائیداد مین حق اور دعوےٰ استحقاقی تہا ہرچند کہ متوفی موصی کے ذریعہ حق غالب دوسرون کو حاصل ہو نیز جائیداد مذکور پر

ہ دو بیواؤں نے مشترک قبضہ کیا وہ قابل تقسیم ہونیکی ہے اور ہر ایک بیوہ کو حق حاصل ہے کہ نالش تقسیم دایر کرے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۲ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ و جلد ۹ صفحہ ۴۴۲) +

اگر ڈگری تقسیم کی ہو جائے تو وہ اسطرح عمل میں آنی چاہیئے کہ سفر حقوق آئندہ وارثان مابعد کی نہو - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰) +

جب ایک غیر منقسمہ خاندان ہنود تابع قانون متاکشرا میں ایک بہائی لاولد فوت ہو لیکن اپنے بعد بہائی اور نیز ایسے بہائی کے بیٹے جو اُس سے پہلے وفات پاگیا ہو چھوڑے تو اُس بہائی کا حق جائیداد مشترکہ میں باقیماندہ بہائیوں کیطرف منتقل نہیں ہوتا ہے بلکہ بر وقت تقسیم کے کل جائیداد معہ حصہ اُس بہائی کے قابل تقسیم ہے اور بوجہہ استحقاق قائمقامی اُس بہائی کے بیٹے یا پوتے جو پہلے وفات پاگیا ہو وہ حصہ پاوینگے جو انکے باپ یا دادا کو ملتا بشرطیکہ وہ تقسیم تک رہتے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵) +

جبکہ ایک غیر منقسمہ خاندان ہندو مین جو تابع قانون متاکشرا کے ہو کوئی شخص بلا چھوڑنے اولاد کے وفات پائے اور ایک بہائی اور بہتیجہ (پسر برادر متوفی) چھوڑے تو شخص اول الذکر کے ہونے سے شخص آخر الذکر محروم الارث نہین ہوتا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹) +

مالک جائیداد بذریعہ کسی ایک معاہدہ کے جو اُسنے اپنی حیات میں کیا ہو اپنے ورثاء کو تقسیم جائیداد سے بعد اپنی وفات کے روک نہین سکتا اور اس قسم کی ممانعت کی پابندی مفوض الہ وارث مابعد پر لازم نہین ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶) +

ایک ہندو موصی نے اپنی کل جائیداد لڑکون کو دیدی لیکن بذریعہ ایک فقرہ کے کہ ۲۰ برس تک لڑکے تقسیم نکرین لڑکون کے تصرف جائیداد کو ملتوی رکہا تجویز ہوئی کہ یہہ قید باطل تہی اور لڑکون کو استحقاق فوراً تقسیم کرانیکا حاصل ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴) +

مابین شرکاء کے یہہ اقرار کہ ایک جائیداد خاص کبہی تقسیم نہ کی جائیگی از روئے دہرم شاستر اسوجہہ سے ناجائز ہے کہ اس سے ایک حق دوامی پیدا ہوتا ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸) +

طریقہ تقسیم | مولفان دہرم شاستر نے یہہ فرمایا ہے کہ درصورت نہونے کسی شہادت کے حالات مفصلہ ذیل

واسطے قائم کرنے اس امر کے کہ تقسیم ہوئی یا نہین امور ذیل قابل لحاظ ہین - (دہرم شاستر وٹ ونولر جلد ۲ صفحہ ۶۸۷ و نمبر ۱۳۱ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

(الف) قبضہ ہونا حصہ جات جداگانہ پر -

(ب) بود و باش و خورد و نوش جداگانہ -

(ج) ایسے افعال کہ جسے قیاس اشتراک کا ساقط ہوتا ہو مثلاً باہم اہالیان خاندان کے ایکدوسرے کو قرض دینا یا کوئی اور کاروبار کرنا یا جداگانہ کسی تیسرے شخص کے ہاتھ بیوپار اور داد و ستد کرنا باہم گرو ضمانت کرنا یا باہم ایکدوسری کی گواہی دینا لیکن فی زمانہ اِن افعال سے کوئی نتیجہ نہین نکلتا +

(د) مذہبی رسومات کا جداگانہ ادا کرنا مثلاً شرادہ وغیرہ - +

تقسیم کے واسطے یہہ ضرور نہین ہے کہ فی الواقع تقسیم بذریعہ پیمایش اور حدود کے ہو اقرار تقسیم واسطے قائم کرنے تقسیم کے کافی ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۵) +

دو بہائیون نے جو شریک ایک خاندان شترکہ تابع متاکشرا کے تھے ایک اقرارنامہ تحریر کیا جس کے رو سے انہون نے بعد بیان کرنے اس امر کے کہ وہ تعداد ایک خاص تاریخ تک شریک غیر منقسم و ہم طعام رہے تھے اور بعض انکی جائداد منقولہ و غیر منقولہ دونون باہم انکے تقسیم ہوگئی تھیں انتظام تقسیم بقیہ جائداد ہائے مشترکہ کا بذریعہ بعض ثالثان کے جو اس غرض سے مقرر کئے گئے تھے کیا - تجویز ہوئی - کہ یہہ اقرارنامہ برائے خود بمنزلہ علیحدگی برادران خاندان مشترکہ کے تھا - اور اسکے رو سے تمام حقوق باقیماندگی مابین ان کے ساقط ہوگئے مقدمات شیو دیال تیواری بنام جدو ناتھہ تیواری - (ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱) و بابا جی پرسرام بنام کاشی بائی (انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۷) تمیز کئے گئے - مقدمات انبکاوت بنام سکھنی کنور (انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد اول نمبر ۴۳۷) کی توضیح کی گئی - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶) +

جس حال مین کہ جائداد موروثی ایک ہندو خاندان کی باضابطہ اور کامل طور پر بذریعہ پیمایش و حدود کے تقسیم نہین کی گئی مگر اوسکی آمدنی سے مختلف شرکا حصص علیحدہ اور معین پاتے تھے - تجویز ہوئی - کہ خاندان مذکور مشترکہ اور غیر منقسمہ خاندان ہنو نہین - (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳۲) - مختلف شاخین خاندان کی کوئی ۴۰ یا ۵۰ برس سے رہتی تہین اور اوسوقت سے علیحدہ اور معین حصہ جائداد خاندانی پر ہر ایک شاخ قابض و متصرف تہی اور وہ حصہ برابر کے تھے جو حصص جنکے قبضہ مین تھے اونکو شامل مالک وہ شاخ

استعمال کرتی تھی اور اسطرح سے ہر ایک کے نام جدا جدا محکمہ مال مین تحریر تہا - تجویز ہوئی - کہ اسقدر عرصہ تک قبضہ خاص حصہ داران کا ہونا ایک ضمنی اقرار تقسیم کے برابر ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۵ صفحہ ۱۰۲)

چارآنہ حصہ موروثی ایک موضع زمینداری کے دو بہائی مالک تھے جس مین نصف حصہ ہزاری لال پسر ایک بہائی کا تھا اور باقی نصف حصہ مدعیان اولاد دوسرے بہائی کا تہا کاغذات موضع مین تعین حصص کا کیا گیا اور اُسکے بعد اُنکی حقوق علیحدہ علیحدہ کاغذات مال مین مندرج ہوئے اور ۱۲۶۴ف سے دو مدعیان مین سے ہر ایک کا نام بطور مالک حصہ ایک آنہ کے اور ہزاری لال کا نام بابت دو آنہ حصہ موضع مذکور کے درج ہوا - کل حصہ چارآنہ کا ۱۸۴۳ء سے باستثنائے اراضیات سیر کے جسپر ہزاری لال علیحدہ بقدر اپنے حصہ یعنے دو بسیگہ کے قابض تہا بقبضہ مرتہنان تہا - جولائی ۱۸۸۳ء کو ہزاری لال نے ایک ہبہ نامہ اپنے دو آنہ حصہ کا بحق مدعا علیہا کے تحریر کیا اور اُنکے نام داخل خارج کرا دیا اور اُنکو اُسی وقت قبضہ اراضیات سیر کا دیا ہزاری لال ۱۲ جنوری ۱۸۸۴ء کو بلا چہوڑنے کسی لڑکے یا بیوہ یا دختر کے فوت ہوا اور مدعیان اُسکے ورثاء قانونی ہین اُنہون نے واسطے منسوخی ہبہ نامہ کے اور واسطے دلا پانے دخل اراضی سیر کے مدعا علیہم سے یہہ نالش دائر کی نالش عدالت اول سے ڈسمس ہوئی اور اپیل مین صاحب جج ضلع نے ڈگری کو بحال رکہا اور یہہ تجویز کی کہ حصہ چارآنہ ایک جائداد مشترک غیر منقسمہ مابین حصہ داران کے نہین ہے اور ہزاری لال دو آنہ حصہ پر کہ جسکے مدعا علیہم موہوب لہم تہے علیحدہ قابض تہا - بطبق اپیل دوم کے یہہ عذر پیش کیا گیا کہ چونکہ ۱۸۴۳ء سے کوئی تصرف علیحدہ چارآنہ کا جو بقبضہ مرتہنان مین تہا نہین کیا جا سکتا تہا لہذا اندراج جداگانہ سے جو شہادت حاصل ہوتی ہے اُس سے علیحدگی واقعی ثابت نہین ہو سکتی - مقدمہ امیکادت بنام سکہائی کنوار (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۳) کا بہ ثبوت عذر کے حوالہ دیا گیا - تجویز ہوئی کہ شہادت تعین حصص سے جسکے بعد علیحدہ علیحدہ حقوق کاغذات مال مین درج ہوئے ثبوت علیحدگی حقیت کی بصورت نہ ہونے کسی دیگر وجہ کے مستنبط ہو سکتی ہے جائداد مشترکہ خاندان جو قبضہ مرتہنان مین ہو باعتبار حقیت کے علیحدہ کیجا سکتی ہے گو تصرف جداگانہ حصص کا جو اس طرحپر علیحدہ کئے گئے ہون ممکن نہین ہے - مقدمہ امیکادت بنام سکہائی (انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۳) کی نسبت بحث کی گئی - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰)

اثر ڈگری تقسیم

اگرچہ نالش منجانب ایک شخص خاندان مشترک ہندو کے بمقابلہ اپنے شرکاء کے بابت علیحدہ حصہ منجملہ جائداد مشترکہ کے لفظاً نالش تقسیم نہو تاہم اگر یہہ واضح ہو کہ مدعی کا یہہ منشاء تہا کہ اس حصہ کو حاصل کرے

جبکہ وہ بوقت تقسیم مستحق ہوگا اور از روئے اس ڈگری کے جو نالش مذکور مین صادر ہو وہ حصہ اوسکو دلایا جاوے تو از روئے ڈگری فی الواقع تقسیم بہرحال اُن حقوق کی عمل مین آتی ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ - پریوی کونسل و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جس وقت سے تقسیم ہوجائے (تقسیم واقعی ہر صورت مین ضروری نہین مثلاً جبکہ اشخاص خاندان نے اپنی جایداد پر بحصص معین قابض رہنے کا معاہدہ کیا ہو یا ایک شخص کا حصہ غیر منقسمہ اسکے دائن کی ڈگری کے اجراء مین قرق کیا گیا ہو) اُسوقت سے وہ تقسیم واسطے تابید انتقال حق ایک شخص کے کافی سمجھی جائیگی اسطرح پر گویا وہ حق اسکی جایداد مکسوبہ ہے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷) +

ایک نالش مین جو دو ہندو بہائیون مین سے چہوٹے بہائی نے بڑے بہائی پر واسطے تقسیم اُن اراضیات کے جو متعلق جایداد مشترک موروثی کے نہین اور دیگر مدعاعلیہم پر جو دعویدار بطور مواخذہ دار یا بطور مالکان قطعی حصص اراضیات مذکورہ کے بربنائے اُن حقوق کے تہے جو پدر و برادر کلان مدعی سے حاصل کئے تہے واسطے دلایانے اپنے حصہ اراضیات مذکورہ کی از دعاوی متدعویہ مدعاعلیہم مذکور بجز اسقدر کے جسقدر کہ حقوق مذکور بمقابلہ مدعی از روئے دہرم شاستر جائز ہو دائر کی عدالت نے یہہ حکم صادر کیا کہ جایداد متدعویہ قابل تقسیم ہے اور مدعی مستحق پانے نصف کا ہے مگر یہہ ہدایت کی کہ بنظر متحقق کرنے اس امر کے کہ مدعی کے پدر و برادر کلان کے افعال کس حد تک اُس نصف پر مؤثر نہین جو مدعی کو دلائی گئی ہے کمشنر مقرر کیا جاوے کہ حسابات کو تحقیق کرکے اُنکی نسبت عدالت کو رپورٹ کرے - قبل اسکے کہ وہ تحقیقات جسکے کئے جانے کی ہدایت ہوئی تہی ختم ہو اور قبل اسکے کہ واسطے تقسیم جایداد کے کوئی ڈگری مختتم صادر ہو مدعی فوت ہوا - تجویز ہوئی - کہ حکم مصدورہ عدالت ابتدائی ایسی ڈگری استقرار حق کے تہا جسکی رو سے یہہ تجویز ہوئی ہو کہ جایداد دو حصص مساوی مین تقسیم کیجاوے اور برادران اگر وہ پہلے سے علیحدہ ہوگئے ہون تو اُس تاریخ سے از روئے حکم مذکور باعتبار جایداد علیحدہ ہوگئے اور بدینوجہ حق مدعی واقع جایداد متنازعہ مدعاعلیہ اُسکے بڑے بہائی کو بطور جایداد مشترک بذریعہ باقیماندگی کے نہین پہنچتا ہے بلکہ خود اُسکے قایم مقامان کو بطور جایداد علیحدہ کے پہنچتا ہے - مقدمہ اپو و دیر بنام رام سہا آئین (لارپورٹ اسپلہائے ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۷۵) کا حوالہ دیا گیا اور اُسکی تقلید کی گئی - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۳) +

ڈگری تقسیم سے اثر علیحدگی کا اُسوقت تک پیدا نہین ہوتا جبتک کہ وہ زیر اپیل رہتی ہے - (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد

ممبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۳) +

جبکہ کوئی ظہور ارادہ اُسیوقت پر اسطرحپر تصرف اور تمتع کا نہ ہوکر جو معمولی صورت تمتع خاندان غیر منقسم کے خلاف ہو تو اقرار تقسیم بلا کسی امر مزید کے برائے خود اثر تقسیم رکہنے کے لئے کافی نہیں ہے نہ ہدایت تقسیم مندرجہ ڈگری جو اصولاً اقرار واقعی تقسیم سے ممیز نہیں ہوسکتی بجز ایک تقسیم ذہنی کے اور کچہہ نہیں ہے اور وہ واسطے تبدیل ماہیت جائیداد کے غیر کافی ہے اور وہ جائیداد مجمل اوسوقت تک قائم رہتی ہے کہ واقعی تقسیم بذریعہ پیمائش حدود کے عمل میں آوے یا تقسیم حق اسطرحپر ہوجائے کہ جس سے ہر ایک اہل خاندان کو اُسوقت ایک معین و خاص حصہ حاصل ہوجائے کہ جسکے علیحدہ پلنے اور تصرف کرنے کے حق کا وہ دعوے کرسکے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۷) +

اثر تقسیم — جب ایکدفعہ تقسیم قطعی ہوجائے تو وہ بربنائے غیر مساوی حصص کے پہر تقسیم نہیں ہوسکتی۔ فریب اور غلطی کی صورت میں دوبارہ ہوسکتی ہے۔ (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۴) +

جب کسی خاندان میں علیحدگی حیثیت کی مع قرضہ کے جو ایک وقت میں مشترک تہا بذریعہ تقسیم مابین شرکاء خاندان مذکور کے ہوگئی ہو تو منجملہ اہالیان خاندان کے ایک شخص کے لڑکے بعد فوت ہونے اپنے باپ کے کل قرضہ کی بابت جسکا وہ ایک وقت میں شمول خاندان کے بالاشتراک ذمہ وار تہا دیندار نہیں رہتے۔ بلکہ صرف اپنے باپ کے حصہ قرضہ کے ذمہ وار رہتے ہیں۔ (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۶) +

اگر کوئی ہندو لڑکا بعوض کسیقدر زر نقد کے اپنا حصہ اپنے اصلی یا متبنّی کنندہ پدر کی جائیداد کا ترک کرے اور اقرار کرے کہ دعوے حصہ مذکور کا مین حیات یا بعد حیات باپ کے نہ کرے گا تو اسکی تاثیر یہہ ہوگی کہ اوسکی حیثیت پسر جدا شدہ کی ہوجاوے گی یہہ ترک خارج وراثت ہونے کی حد تک نہیں پہونچتا پس اگر باپ بعد ایسے ترک کے اپنی جائیداد کو منتقل کردے تو وہ انتقال اثر پذیر ہوگا ورنہ اُسکا پسر علیحدہ شدہ ورثہ بہ ترجیح اوسکی بیوہ کے پاوے گا پسر اصلی یا متبنّی بوجوہ معقول وراثت سے خارج کیا جاسکتا ہے لیکن طریقہ پہونچنے ترکہ کا جو قانوناً مقرر ہے بذریعہ انتظام خانگی کے تبدیل نہیں ہوسکتا بعد خارج ہونے پسر کے وراثت سے لڑکے کا لڑکا اپنے دادا کے ترکہ کا وارث ہوتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴) +

مدعی ایک شخص ایک غیر منقسم خاندان ہندو نے بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے کل حق واقع جائیداد خاندانی سے بحق بقیہ شرکاء کے ترک کرکے جنکو آئندہ جائیداد کا انتظام کرنا اور کل قرضہ ادا کرنا اور شمول خاندان کے

مدعی کی پرورش کرنا لازم قرار پایا تہا واسطے ولاپانے اپنے حصہ جائیداد خاندان کے نالش دائر کی تجویز ہوئی - کہ مدعی باوجود اسکے ایک شریک تہا اور بوجہہ دستاویز کے نالش کرنے سے ممنوع نہین تہا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷) +

نالش تقسیم

تتقلید علیہ اسناد - تجویز ہوئی (بینھم صاحب چیف جسٹس کو شک رہا) کہ نالش واسطے تقسیم صرف ایک جزو جائیداد خاندان مشترک کے دائر نہین ہو سکتی ہے - بوقت دوسری نالش کے مدعی کو یہہ اجازت دیگئی کہ نالش جدید بشمول کل جائیداد کے دائر کرے - (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۲) +

ایک ہندو نے نالش واسطے قبضہ ایک تہائی حصہ مکان کی جو اسکی جائیداد خاندانی کا ایک حصہ تہا دائر کی - مدعا علیہ نمبر اول نے دعوے حق از خریدار نیلام بعدالت جو مدعی کے باپ کے برخلاف ایک ڈگری کے اجرا مین منعقد ہوا تہا کیا اور دیگر مدعا علیہم مدعی کے غیر منقسمہ برادران تہے حق مندعویہ بجانب مدعی دیگر مدعا علیہم سے تائید کیا گیا تہا لیکن مدعی نے بیان کیا کہ خرید بوقت نیلام بعدالت اسکے لئے بے نامی کی گئی تہی تجویز ہوا - کہ نالش غیر قابل سمع ہی تہی کیونکہ نالش واسطے تقسیم ایک خاص رقم جائیداد خاندانی کی تہی لیکن مدعی واسطے بیدخلی مدعا علیہ نمبر اول اپنے برادران کو بزمرہ مدعا علیہم شامل کرکے نالش کرسکتا تہا - (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۹۸) +

جو شخص خاندان غیر منقسمہ کا جائیداد خاندانی کے بٹوارہ کے واسطے اپنے شرکاء پر نالش کرے اوسپر لازم ہے کہ جو جائیداد غیر منقسمہ اوسکے خاص قبضہ مین ہو اوسکو شامل کرے اس غرض سے کہ مکمل اور قطعی بٹوارہ ہو جائے اور کسی جائیداد کو اس بناء پر علیحدہ رکہنے کا دعوے نہین کرسکتا کہ وہ دوسرے علاقہ مین واقع ہے چونکہ یہہ صورت ہی تو مدعی کے دادا مارتنڈ نے نالش سابق مین متنازعہ موضع ساپیدی کی بناء پر جوابدہی نہین کی لہذا جو تجویز صادر ہوئی اوس مین فیصلہ ہر دعوے استحقاق کا بر بناء وجہ نالش کے ہوا اور مابین فریقین کے اوسکو ایسا سمجہنا چاہئے کہ گویا فیصلہ قطعی کل دعاوی کا بشمول دعوی موضع ساپیدی کے ہوگیا - بیشک اس قاعدہ مین چند شرطین قرار دیگئی ہین کہ ہر ایک نالش بٹوارہ مین کل جائیداد خاندان مشترکہ شامل ہونی چاہیے - مثلاً یہہ کہ مختلف حصص جائیداد کے مختلف علاقون مین واقع ہین یا یہہ کہ کوئی حصہ واسطے بٹوارہ واقعی کے بدین وجہ حاصل نہین ہوسکتا کہ وہ مرتہن کے قبضہ مین ہے لیکن اس رائے کی نسبت کوئی سند نہین ہے کہ جو شخص واسطے بٹوارہ جائیداد مقبوضہ مدعا علیہم کے انکار کرے وہ جائیداد غیر منقسمہ مقبوضہ اپنی کو اس بناء پر شامل کرنے سے انکار نہین

کر سکتا کہ وہ دوسرے علاقہ مین واقع ہے۔ مقدمہ سبا راؤ بنام راما راؤ (رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۷۶) کا حوالہ دیا گیا اور وہ تمیز کیا گیا۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲) +

مدعی نے واسطے تقسیم جائداد خاندان کے جسمین جائداد منقولہ و غیر منقولہ دونون داخل تہین۔ مدعا علیہما پر نالش کی جائداد منقولہ علاقہ اختیار کے اندر تہی مگر کل جائداد غیر منقولہ بیرون علاقہ اختیار عدالت کے تہی۔ تجویز ہوئی۔ کہ مقدمہ داخل احکام فقرہ ۱۲ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء کے نہین ہے اور عدالت کو کچھہ اختیار مقدمہ کی سماعت کا نہین ہے اس امر واقعی کی وجہہ سے کہ مدعی کی نالش مین دعوے ایسی جائداد منقولہ کا داخل ہے جو علاقہ اختیار کے اندر ہے مدعی مستحق نالش کرنے کا ہائی کورٹ مین نہین ہے نہ نامبردہ غرض مذکور کے واسطے بموجب فقرہ ۱۲ فرمان شاہی کے اجازت حاصل کر سکتا ہے۔ الفاظ "جملہ دیگر مقدمات" مندرجہ فقرہ ۱۲ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء مین نالشات جائداد غیر منقولہ بشمول جائداد منقولہ داخل نہین اونمین ایسے مقدمات داخل ہین جنمین جائداد غیر منقولہ شامل نہ ہو۔ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۲) +

اگر ایک حصہ دار جائداد مشترک مین سے ایک جزو جائداد مشترکہ واسطے تقسیم کے پسند کرے اور صرف اوسی جزو کی بابت نالش کرے تو اوسکی نالش بابت تقسیم ایسی جزو بلا رضامندی و منظوری مدعا علیہ کے نہین چل سکتی۔ اگر موخر الذکر عذر کرے تو مدعیکو چاہئے کہ خواہ باجازت عدالت عرضیدعوے بغرض شامل کرنے کل جائداد جدی مشترکہ کے ترمیم کرے یا ایسے جزو کو کم کرے جسکی نسبت فریقین باہم تقسیم کرنیکو متفق ہوئے ہون یا اپنی نالش کو خارج ہونے دیوے۔ (نمبر ۷ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

اگرچہ نالش منجانب ہندو شریک کے واسطے تقسیم جزوی جائداد خاندان غیر منقسمہ کے نہین ہوسکتی مگر جب یکے از دو شرکائے اپنا حق واقع جزو اراضی خاندان شخص اجنب کے ہاتہہ بیع کرے تو شریک دیگر اُس بیع سے انکار کر سکتا ہے یا اُسکو منظور کر کے دعوے بذریعہ تقسیم کے شخص اجنب مذکور سے اپنا حصہ جزو فروخت شدہ کا دلا پانیکا کہ جو منتقل نہین ہوسکتا تہا اور جا بجاب اُسکی جائداد علیحدہ ہو گئی ہے کر سکتا ہے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۶) +

ایک نالش تقسیم مین جو بابت جائداد موروثی کے تہی حصہ مدعی کے قیمت کم از ایکہزار تہی مگر کل جائداد کی قیمت زائد از ایکہزار تہی مدعی ایک ممبر خاندان اہل اسلام کا تہا عدالت اپیل ماتحت نے نمبر

حصہ مدعی کے تقسیم کی ڈگری صادر کی تہی بلکہ حصص مدعا علیہم کو بہی آپسمین تقسیم کردے تھے کوئی ایسی درخواست مدعی کی مقدمہ مذکور مین نتہی ۔ بحث یہ تہی کہ آیا منصف کو تجویز کرنے مقدمہ کا اختیار تہا یا نہین ۔ دوسرے آیا حکم ضلع جج بابت تقسیم حصص جو حصہ داران کے درست ہے یا نہین تجویز ہوئی کہ مالیت دعوے صرف حصہ مدعی ہے جسکی تقسیم کا اُسنے دعوے کیا ہے اور وہ کم از ایکہزار ہے پس منصف صاحب کو تجویز مقدمہ کا اختیار تہا مگر ہماری سمجہہ مین ضلع جج کو اختیار نہ تہا کہ وہ بلا استدعا کے حصص مدعا علیہم تقسیم آپسمین کردیتے ۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶) +

چونکہ عدالت مرافعہ ابتدائی نے ڈگری حصص مدعا علیہم سوائے مدعا علیہ نمبر ۱ کے بہی کی جو خواستگار تقسیم ہوا تہا لہذا انکے حصص بذریعہ اپیل منسوخ قرار دئے گئے اور دلائے گئے ۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۱۹) +

اس امر مین بہت شبہ ہے کہ آیا از روئے شاستر کے کوئی تقسیم جزوی جایداد خاندان کی سوائے بذریعہ انتظام باہمی کے اور طرح پر عمل مین آسکتی ہے ۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۷۴) +

فریقین نالش ایسی نالش مین جو واسطے تقسیم کے بعد وفات پدر مابین برادران یعنے پسران ایسی مختلف زوجگان کے ہو جو بوقت ارجاع نالش مذکور کے زندہ ہون تو یہ زوجگان ضروری فریق مقدمہ ہین کیونکہ وہ مستحق پانے حصہ کے اپنے پسران کے ساتھ ہین ۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۷) +

ایک نالش تقسیم مین جو مابین اشخاص خاندان مشترک ہنود کے تہی اور جنمین ورثائے درجہ مختلف پانچ برادران کے داخل تہے ڈگری تقسیم مطابق بعض حصص رسدی کے جہانتک کہ ڈگری مذکور اوس جایداد پر جو بذریعہ سب سے بڑے بہائی کے حاصل ہوئی تہی موثر تہی تابع نان و نفقہ اوسکی بیوہ سب سندری دیبیا کے صادر ہوئی منجملہ دیگر فریق نالش کے سری متی بسومتی دیبیا اوسکی پوتی یعنے اوسکے بڑے بیٹے کی بیٹی اور ست کرشن گہال اوسکا پسر دوم تہے ۔ ست کرشن گہال ۱۸۸۰ء مین ایک بیوہ سری متی سدامنی دیبیا اور چار پسران کم سن چہوڑ کر فوت ہوا ۔ سب سندری دیبیا نے جو نالش تقسیم مین شریک نہین تہی ابنام سری متی بسومتی دیبیا و سری متی سدامنی دیبیا و پسران نابالغ ست کرشن گہال کے واسطے استقرار اس امر کے دایر کی کہ مسماۃ مذکور بحیثیت ایسی بیوہ اور ماں کے مستحق پانے حصہ کی جایداد منقسمہ مین مساوی حصص اپنی پوتی سری متی بسومتی دیبیا اور اپنے پوتون یعنے پسران نابالغ ست کرشن گہال کے تہی ۔ تجویز ہوئی کہ

ایسی نالش اسوجہ سے دایر ہوسکتی ہے کہ وہ نالش واسطے تقسیم محض مابین پوتون کے نہین ہے اور
سب مُدعی دیبیا مستحق پانے حصّہ مساوی کی ساتھہ مین اپنے پوتی اور پوتون کے اُس جائیداد مین ہے
جو از روئے ڈگری تقسیم کے قائم مقامان اوسکے شوہر کے حصّہ مین آئی اور مستحق حق مین جیانی کی آمدنی اُس
جائیداد مین ہے جو غیر منقسمہ رہی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱) +

وینکٹاریڈی نے اپنے بہائیون پر نالش واسطے اپنے حصہ جائیداد اپنے باپ متوفی کے دائر کی باپ
او بیٹے علیحدہ تہے وینکٹاریڈی تاحیات دریائے شور کے پار بہیجا گیا اُسکے لڑکون نے درخواست کی کہ وہ
اوس نالش مین مدعی کئے جاوین اسوجہ سے کہ حقوق نامبردگان کے اونکے دادا کی جائیداد مین اُنکے
باپ کے ساتھہ شترک تھے۔ تجویز ہوئی کہ بنظر حالات کے درخواست بطور مناسب منظور کی گئی۔
(انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۳۱) +

نالشات تقسیم مین مرتہن کا فریق مقدمہ ہونا ضروری نہین ہے۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ
جلد ۵ صفحہ ۸۸۲) +

لیکن بمبئی ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ خریدار یا مرتہن حصہ ایک شریک حصّہ دار جائیداد مشترکہ کا
ایک مناسب اور ضروری فریق نالش تقسیم کا ہے۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۸) +

جس صورت مین (الف) نے مدعی کے پاس اپنا غیر منقسمہ حصّہ ایک اراضی کا جسپر وہ بشراکت (ب)
کے قابض تہا رہن کیا اور بعد رہن کے از روئے ایک ڈگری مصدرہ نالش تقسیم کے جسمین مدعی شریک
نہ تہا جائیداد مرہونہ (ب) کے حصّہ مین آئی اور بجائے اُس کے (الف) کو اور جائیداد ملی ایک نالش مین
جو بنام (ب) نہ بمقابلہ (الف) واسطے دلاپانے زر رہن کے بذریعہ نیلام جائیداد مرہونہ دائر ہوئی یہہ
تجویز ہوا۔ کہ مدعی اُس جائداد کی نسبت کارروائی نہین کرسکتا جو بر طبق تقسیم (ب) کے حصّہ مین آئی
لیکن اُسکو یہ اجازت ہوسکتی ہے کہ اُس جائیداد سے مطالبہ کرے جو بعوض اُسکے حصّہ مین (الف) اُسکے
راہن کے آئی بیجنا لال بنام رام دین چودہری (لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۱
صفحہ ۲۳۳) کی اصولاً تقلید کی گئی۔ (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۳۳) +

تمپایا ایک شخص ہندو خاندان غیر منقسمہ نے کنتولال مہتمم پر نالش واسطے دلاپانے اپنے حصہ جائیداد خاندانی کی
دائر کی اور پسران کنتولال کو فریق مقدمہ نہین گردانا کنتولال نے تمپایا کے حلف پر حصر کردیا لہذا ڈگری

مستحق تمپا یا صادر ہوئی جسکی روسے تمپا یا مذکور ایک سدس حصہ اراضی و زیورات و زر نقد و نیز زر واصلات
وسود کا مستحق قرار دیا گیا۔ باجرائے اس ڈگری کے تمپا یا نے اراضیات ازان کنتو لال اور اسکے پسران کی
جو شامل رہتے تہے قرق کرائین کنتو لال کے پسران کی عذر داری پر قرقی برخاست کی گئی۔ تجویز ہوئی
ایک نالش مین جو واسطے استقرار حصص پسران کنتو لال کے جو مواخذہ وار ڈگری موسومہ کنتو لال کے تہے
دائر ہوئی تہی۔ کہ قاعدہ مقدمہ گردہاری لال بنام کنتو لال (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷) متعلق نہین ہے
اور نالش قائم نہین رہ سکتی۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۴) +

ایک ہندو نے نالش واسطے تقسیم جائیداد خاندانی کے بنام اپنے باپ اور بہائیوں کے اور پندرہ دیگر اشخاص
کے کی کہ جن کے ہاتہہ بیان کیا گیا کہ باپ نے بہت سے اجزا جائیداد مذکور کے باوقات مختلف ناجائز طور پر منتقل
کردئے گئے تہے۔ تجویز ہوئی۔ کہ بہتر طریقہ عدالت کے لئے یہہ ہے کہ حسب دفعہ ۴۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے
ہر انتقال کی نسبت علیحدہ علیحدہ تجویز ہونیکا حکم صادر کرے۔ (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵) +

مرحوم مالک کی بیوہ و دختر نے اُس مالک کے پسر پر جو ایک اُور بیوہ کا جائز وارث تہا اور چند منتقل الیہم پر
جنہون نے پسر سے علیحدہ اور جداگانہ جائدادہا خرید کی تہین مرحوم مالک کی جائیداد مین اپنے حصص کی
نالش کی۔ منجملہ دیگر امور کے مدعا علیہم نے یہہ بہی عذر کیا کہ بناہائے دعوے نسبت ہر ایک گروہ مدعا علیہم کے
جنکے قبضہ مین جداگانہ جائیدادہا ہین مختلف ہین اور بنابرین بناہائے دعوے کے شامل کرنے مین غلطی
ہوئی ہے۔ قرار دیا گیا۔ کہ بناء دعوے کے شامل کرنے مین کوئی غلطی نہین ہے۔ مدعیان کا بناء دعوے
یہہ ہے کہ پسر نے جائیداد متعلقہ خاندان مین اُنکا حصہ تسلیم نہین کیا۔ مدعیان نے اپنے حق کے نفاذ کے
لئے پسر اور اُسکے منتقل الیہم دونو پر واجب طور سے نالش دائر کی تاکہ کل معاملہ متنازعہ کا فیصلہ ہو جاوے
(نمبر ۴۹ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

طریقہ حساب | سرگروہ خاندان کُل جائیداد پر قابض ہونیکا حقدار ہوتا ہے۔ اور اسکے انتظام مین وہ مطلق
العنان ہوتا ہے۔ کمتر درجہ کے ارکان صرف حق گذارہ اور سکونت کے مستحق ہوتے ہین۔ کوئی دعوے
حساب فہمی کا وہ منتظم کے برخلاف نہین کر سکتے۔ سوائے اس صورت کے کہ جبکہ اُنکی درخواست منتظم کی
بدعملی کے باعث اُسکے موقوف کرنیکی ہو۔ اور نہ اُنکا کوئی حق ہے۔ کہ آمدنی کا کوئی خاص حصہ انہین ملے۔
اور نہ وہ یہہ عذر کر سکتے ہین کہ اُنکے واسطے گذارہ کا سامان بلحاظ اوسط آمدنی ہونا چاہئے۔ منتظم خاندان کو

اِس معاملہ مین اقتدار مطلق حاصل ہے۔ خاندان تابع قانون متاکشرا کی حیثیت بہی اس سے بہت مشابہ ہے۔ فرق یہہ ہے کہ متاکشرا کے مطابق ارکان کو تقسیم ملک کرلنے کا حق حاصل ہے۔ اور اِسی زمرہ مین وہ حساب فہمی کا بہی حق رکہتے ہیں۔ ایک فیصلہ مین جسکا حوالہ ہمیشہ دیا جاتا ہے۔ لارڈ ویسٹبری صاحب نے فرمایا۔ کہ دہرم شاستر مین اصلی تصور خاندان غیر منقسمہ کا یہہ ہے۔ کہ جبتک کہ خاندان غیر منقسمہ ہو اسکا کوئی رکن یہہ نہین کہہ سکتا کہ اسکا جایداد مشترکہ اور غیر منقسمہ مین فلان حصہ ہے۔ کوئی شخص مقام وصولی کرایہ پر محاصل یا کرایہ وصول کرنے والے سے کوئی مشخصہ حصہ نہین لے سکتا۔ جایداد غیر منقسمہ کی آمدنی ایک مشترک صندوق یا تہیلی مین ڈالنی چاہئے۔ اور جو طریق تمتع جایداد خاندان غیر منقسمہ ہے۔ اسکے مطابق اُسکا صرف ہونا واجب ہے۔ بنگال مین خاندان مشترکہ کی حالت بعض امور مین کم سہولیت کی اور بعض امور مین خاندان تابع قانون متاکشرا سے زیادہ سہولیت کی ہے جبکہ جایداد پر باپ بطور سرگروہ خاندان غیر منقسمہ قابض ہو۔ تو اسکی اولاد کا کوئی حق اسپر یا اُسکی جایداد پر سوائی گذارہ کے نہین۔ اس جایداد کو وہ جسطرح چاہے صرف کرسکتا ہے۔ اور اسکی اولاد کا کوئی حق تقسیم ملک کرانیکا نہین ہوتا۔ لہذا نہ تو انکو اُسکے انتظام کی نسبت کسی قسم کا تحکم حاصل ہے۔ اور نہ وہ اُس سے حساب طلب کرسکتے ہین۔ لیکن جو ہین ترکہ نزول کرتا ہے۔ برادران اور دیگر شرکا کا حصّہ گویا نیم منقسمہ ہوتا ہے۔ اور اسطور پر ہر ایک کا حصہ گو جایداد ہنوز غیر منقسم ہو اُسکے وارثان اشخاص ذکور اور اناث کو بلکہ اُسکے منتقل الیہ کو بہی پہنچتا ہے۔ جبکہ خاندان مشترکہ کا منتظم اغراض خاندانی کے واسطے جایداد کا صرف کرے اسکے ذمہ وہ واجبات کفائیت شعاری یا بچت نکالنے کے نہین ہوتے۔ جو کہ مشاہرہ دار کارندہ یا امین کے ذمہ لاحق ہوتے ہین۔ مثلاً جبکہ شراکت کو بوقت تقسیم توڑا جاتا ہے۔ تو حساب فہمی مین جو روپیہ کہ فی الواقع خرچ ہوا ہے۔ وہ اور جو کہ بچ رہا ہے مجرا دیا جاویگا۔ نہ کہ جو خرچ ہونا واجب تہا۔ اگر کفائیت شعاری اور ہوشیاری سے کام لیا جاتا وجہہ اسکی یہہ ہے۔ کہ منتظم اپنی ہی جایداد صرف کرتا ہے اور اگر فضول خرچی کرے تو علاج یہہ ہے کہ دیگر ارکان تقسیم ملک کرلین مگر منتظم ارکان کو ان تمام رقوم سے جنکی نسبت اُسنے تصرف بیجا کیا۔ یا جو اُسنے خلاف اغراض خاندان مشترکہ صرف کین حصہ دینے کا ذمہ وار ہے۔ البتہ کوئی رکن مشترکہ خاندان ہنود اس سبب سے کہ اسکی اولاد زیادہ تہی یا اُسکا خرچ زیادہ رہے شرکاء کو کوئی رقم مجرا دینے کا ذمہ وار نہین۔ اسکی وجہہ یہہ ہے کہ یہہ تمام اخراجات کل خاندان کو جائز

اخراجات سمجھے جاتے ہین - مثلاً ممکن ہے کہ کسی ایک رکن مشترکہ خاندان ہنود کو بہ نسبت دوسرون
کے زیادہ لڑکیون کی شادی کرنی پڑے - اِن لڑکیون مین ہر ایک کی شادی ہم کفو دولہا کے ساتھ
کرنا کل خاندان پر تاوقتیکہ مشترک رہے فرض ہے - اور جو اخراجات کہ ان شادیون مین لگانے پڑین
کل ارکان کو اوٹہانے چاہئین - بلالحاظ اس امر کے کہ جائداد مین کسکا کسقدر حصہ ہے - ✦

تقسیم کے اثر پذیر ہونیکے لئے اول یہہ ضرور ہے کہ تمام قرضہ جات جو خاندان مشترکہ کے ذمہ ہون
ادا کئے جاوین اور مواخذہ گذارہ - شادی - یا جو خاندان کی ضروری رسومات ہیں اور پہر ایک حساب
کل جائداد خاندانی کا لیا جاوے جو ہر ایک ممبر کے قبضہ مین ہو - کوئی ممبر تقسیم کے پیشتر کی واصلات کا
دعوے نہین کر سکتا اور نہ برخلاف کسی خاص ممبر کے مواخذہ کیا جا سکتا ہے کہ اوسنے بہ نسبت دوسرون
کے زیادہ حصہ آمدنی جائداد خاندان کا لیا ہے اور نہ منیجر قابل مواخذہ اُن فوائد اور بچت کا ہے جو اُسنے
حاصل کیا ہے اور نہ کوئی ذمہ وار اتلاف ہے بجز اسکے کہ اُسنے تصرف بیجا سے ایسا کیا ہو اور نہ کوئی ممبر
حق رکھتا ہے کسی چیز کا اسلئے کہ اُسنے ترقی جائداد خاندانی پر خرچ کیا ہے بجز اسکے کوئی خاص وجہ
ظاہر کی جائے - ✦

• منیجر ہندو خاندان کا بروقت تقسیم اپنے حسابات بابت انتظام جائداد پیش کرنے سے انکار نہین کر سکتا
اور نہ اس امر کا ادعا کر سکتا ہے کہ دیگر ممبر خاندان جائداد زیر تقسیم کی نسبت اُسکی خود رائی کو قبول کرین بلحاظ امر
کہ وہ حسابات کیسے ہونے چاہئیں جس سے اُسکو بحیثیت منیجر جواب دینے کی ذمہ واری سے بریت ہو اور
کہ دیگر ممبران خاندان اوسکی نسبت کونسے اعتراض کر سکتے ہین منیجر اور دیگر ارکان خاندان کے طریق عمل
اور نوعیت جائداد اور حالات خاندان پر منحصر ہوگا اور اُسکو خاص الفاظ مین بیان نہین کیا جا سکتا -
جو ارکان خاندان باثنائے انتظام جائداد کے نابالغ رہے ہون انکی نسبت یہہ نہین قیاس کیا جاتا کہ
وہ انتظام کی نسبت خاموش تہے اور جبکہ وہ بالغ ہو جائین اُنکو منیجر کے نہ فقط اُن افعال کا جو منیجر بفریب ہون
بلکہ اُس صورت مین بہی کہ انتظام مین سخت غفلت کی گئی ہے اور اُن کے حقوق کا نقص عائد ہوا ہو
ذمہ وار قرار دینے کا اختیار ہوگا مگر ہر صورت بصورت نہونے شہادت مختلف کے قیاس یہہ ہوگا کہ جائداد
زیر تقسیم وہی ہے جو بروقت نالش موجود ہو - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۱) ✦

• مدعی کو جو وقت تقسیم مستحق نصف جائداد مقبوضہ اپنے بہائی کا ہو لازم ہے کہ جو جائداد موروثی یا جائداد

لمسو یہ بذریعہ موروثی اوسکے قبضہ مین ہو اوسکو سرمایہ مین شامل کرے لیکن نامبردہ اوس روپیہ کے حساب سمجہانے کا مستوجب نہین ہے جو اُسکو اپنے باپ سے اوس زمانہ مین کہ جب وہ اُسکے ساتھہ اور اپنے بہائی کے ساتھہ شریک خورد و نوش رہا ملا ہو درحالیکہ حالات متعلق پانے روپیہ مذکور کے ایسے نہ ہون کہ جنکی وجہہ سے الزام فریب ہو سکے۔ قاعدہ ہے کہ اشخاص خاندان ہنود غیر منقسمہ جو تقسیم کرتے ہون وہ مستحق حساب فہمی بابت معاملات گذشتہ کے نہین ہین بلکہ مستحق تقسیم اوس جائداد خاندانی کے ہین جو تاریخ تقسیم فی الواقع موجود ہو۔ بیان مندرجہ وصیت نامہ نسبت جائداد موصی کے کوئی شہادت قیمت مذکور کی نہین۔ ۱۸۶۸ء مین ایک بہائی نے کسیقدر روپیہ بعوض خاص اپنے حصہ کے لے لیا تو گو یہہ امر اوس سال کی قیمت جائداد موروثی کی شہادت ہو مگر اوس سے کچہہ قیمت جائداد مذکور ۱۸۷۶ء کی ظاہر نہین ہوتی۔ مقدمہ تقسیم مین عدالت کو یہہ حکم نہین صادر کرنا چاہئے کہ مدعا علیہ مدعی کو بابت اوسکے حصہ قرضجات یا قنتی ریاست خاندانی کے فوراً روپیہ ادا کرے کہ گویا قرضجات یا قنتی مذکور وصول ہو گئے ہون اور روپیہ مدعا علیہ کے پاس موجود ہے۔ کسی شخص خاندان ہندو غیر منقسمہ پر اپنے شریک یا شرکا کو زر نقد ادا کرکے تقسیم عمل مین لانا واجب نہین ہے۔ پس مقدمہ تقسیم مین جسقدر روپیہ کی ڈگری مدعا علیہ پر بحق مدعی صادر کی جاتی ہے اوسپر عدالت کو سود بہی دلانا چاہئے۔ (انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد اول صفحہ ۵۶۱- و جلد ۵ صفحہ ۵۸۹) +

اگرچہ نالش تقسیم حقیت مشترک خاندان مین جس مین افراد خاندان مشترک حسب معمول دہرم شاستر حساب منافع کا نہین دیتا ہے اور واصلات قابل وصول نہین ہے مگر یہہ بات اوس صورت مین نہین ہوتی کہ اہالی خاندان اس صریح معاہدہ کے ساتہہ رہتے ہون کہ وہ نہ بطور معمولی ہندو خاندان کے بلکہ مخصوص اور معین حصص کے مستحق ہین اگر استفادہ حصص مذکور مین خلل آوے تو حق نالش وصولی منافع اور نیز حق تقسیم پیدا ہوگا۔ (انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷) +

اگر کوئی ہندو لڑکا بعوض کسیقدر زر نقد کے اپنا حصہ اپنے اصلی یا متبنیٰ کنندہ پدر کی جائداد کا ترک کرے اور اقرار کرے کہ وہ دعوے حصہ مذکور کا حین حیات یا بعد حیات باپ کے نہ کریگا تو اوسکی تاثیر یہہ ہوگی کہ اوسکی حیثیت پسر جدا شدہ کی ہو جائیگی۔ (انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴) +

مکرر شمولی	شاستر کے بموجب شرکت پہر ہو سکتی ہے اور اوس سے وہ حقوق تعلق ہونگے جو خاندان

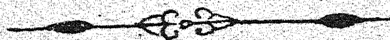
مشترکہ سے ہوتے ہین یعنی سلسلہ وراثت اسیطرح ہوگا کہ گویا کبہی تقسیم خاندان میں نہین ہوئی تہی - بموجب قانون بنگالہ کے شرکت صرف - باپ - بیٹے - بہائی - چچا بہتیجہ مین ہو سکتی ہے اور جو مقولہ نسبت شرکت کے دہرم شاستر مین لکہا ہے اُسکے صرف یہہ معنے ہین کہ جو لوگ بوجہ محبت قدرتی کے باہم آپسمین اتحاد کرلین اور یہہ قرار دے لین کہ تقسیم معدوم سمجہی جائے اور جائیداد سب کی یکسان سمجہی جاوے - بنارس والے ان رشتہ داران کے بیان کو جو دہرم شاستر مین درج ہین محض تمثیلاً خیال کرتے ہین - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۴) +

ہر ایک شاخ کسی خاندان کی جس کے اصل گروہ کی تقسیم ہوئی ہو حسب مراد دہرم شاستر کے خاندان مشترکہ بہ تبعیت تمام قیاسات کے جو اُس حالت سے پیدا ہوتے ہون رہ سکتا ہے - اور جب واقعات کی ایسی حالت موجود ہو تو بار ثبوت علیحدگی کا اُنپر ہے جو اُس کو بیان کرتے ہین کیونکہ قیاس بعدم موجودگی ایسے ثبوت کے یہی ہوتا ہے کہ شاخ خاندان باخود مشترک رہی - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۲) +

قیاس | جائیداد ہر ایک ہندو خاندان کی مشترکہ خاندان کی قیاس کی جائیگی اور کوئی قیاس بحق تسلیم نہین ہے - +

• لیکن جب تقسیم ہوجائے تو قیاس یہہ ہے کہ وہ پوری ہوگی اور اگر بعد ازان کوئی جائیداد کسی ممبر کے علیحدہ قبضہ مین پائے اور سوال یہہ ہو اور کہ جائیداد تقسیم ہوچکی ہے یا نہین تو بار ثبوت اس بات کا کہ وہ قابل تقسیم ہے اوسپر ہے جو بیان کرے - (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۵۳ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۳۵) +

قیاس بتائید اس امر کے ایک مشترک خاندان ہنود بالاشتراک رہتا ہے بعد اسکے متعلق نہین ہوسکتا جبکہ یہہ تسلیم کرلیا جائے کہ ایکدفعہ خاندان مذکور کی علیحدگی وقوع مین آئی ہے - (نمبر ۴ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵ و جلد ۵ صفحہ ۴۷۴) +



باب - ۱۵

مکانات مذہبی

مذہبی اور خیراتی اغراض کے لئے دینا دہرم شاستر کے روسے جائز ہے اور ایسے ہبہ مین حوالگی قبضہ
کی ضروری نہین ہے جائز ہے کہ شخص واہب ہی امین مقرر کیا جائے۔ مگر جبکہ اختیار کل اوس جائیداد کی
نسبت اوسیکا رہے تو یہہ امانت غیر مکمل سمجھی جاتی ہے۔ دوسری حالت وہ ہے جبکہ کسی جائیداد پر مذہبی پرستش
کے واسطے ایک قسم کا مواخذہ قائم کردیا جاتا ہے اس صورت مین جائیداد کا ورثہ حسب معمول وارثان
کو پہونچتا ہے مگر اخراجات پرستش کی ذمہ واری جائیداد پر رہتی ہے جبکہ کوئی جائیداد کامل اغراض مذہبی
کے واسطے مخصوص ہوتی ہے تو اوسکو وقف کہتے ہین - +

مہنت مدعی نے مدعا علیہ کو ایک مندر اور اُسکی جائیداد سے بیدخل کرنے کے لئے نالش کی جسپر مدعا علیہ بحیثیت
مہنت منتخب کردہ برادری قابض تہا اور اُسکی تائید مین وہ ایک وصیت نامہ پیش کرتا ہے جسے مہنت متوفی
نے لکھا تہا اور جسمین مدعی کو وارث نامزد کیا گیا تہا اور بیان کیا کہ اس وصیت نامہ کی رجسٹری ہوکر برادری کے
روبرو تصدیق ہوچکی ہے۔ قرار پایا۔ کہ اپنی نالش مین کامیاب ہونیکے لئے مدعی کو یہہ ثابت کرنا چاہئیے
کہ وہ مدعا علیہ کی نسبت بہتر استحقاق رکہتا ہے یعنی یہہ کہ بروئے اُس قاعدہ وراثت کے جو اُس خاص مندر سے
متعلق ہے مدعی بحیثیت قائمقام نامزدہ مہنت آخری مدعا علیہ کو بے دخل کرنیکا حق رکہتا ہے - اور چونکہ وہ
اُسکے ثابت کرنے مین قاصر رہا ہے اسلئے اُسکا دعوے خارج ہونا چاہئیے - (نمبر ۷۸ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب
ریکارڈ دیوانی) +

یہہ امر کہ کون شخص مستحق جانشینی عہدہ مہنت متوفی کا ہے ہر صورت مین بربنائے شہادت رسم و
رواج متعلقہ جانشینی کے جو کسی خاص فرقہ مین جس فرقہ کا مہنت متوفی ہو جاری ہو فیصل ہونا چاہئے جو
شخص عویدار استحقاق جانشینی عہدہ مہنت کو یہ لازم ہے کہ استحقاق مذکور بذریعہ شہادت قابل اطمینان
کے ثابت کرے اور نامبردہ اپنے مخالف کے استحقاق کے ضعیف ہونیسے فائدہ بردار نہین ہوسکتا ہے۔
(انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶) +

واسطے تجویز کرنے حق توریث نسبت ایسی جایداد کے جو کسی گدی نشین کسی مذہبی کارخانہ نے چھوڑی ہو وہ قانون جسپر کہ لحاظ ہونا چاہئے صرف رواج و دستور ہے جسکا از روئے شہادت ثابت ہونا چاہئے بعد وفات ایک مہنت کے نسبت حق وراثت اُسکی اراضی اور دیگر جایداد کے نزاع مابین دو گوشائیوں کے ہوا - تجویز ہوئی - کہ بغرض کامیابی دعویدار کے ضرور ہے کہ وہ رواج ٹہیک کا ثابت کیا جاوے جسکے بموجب اُسکو استحقاق دلا پانے عہدہ اور جایداد متعلقہ عہدہ مذکور کا ہو شہادت سے یہہ رواج ثابت ہوا کہ عہدہ اور جایداد کا پانا اس امر پر منحصر ہے کہ جانشین چیلہ ہو اور اُسکو بحیثیت مذکور مہنت متوفی نے منتخب اور نامزد کیا ہو - اور نیز بعد وفات مہنت کے اُسکو بطور مہنت دیگر گوشائیان اُس فرقہ مین گدی نشین کیا ہو یا اُسکے تقرر کو بحال رکہا ہو - تجویز ہوئی - کہ دعویدار جس نے اپنی گدی نشینی یا بحالی ثابت نہ کی ہو مستحق ڈگری کا بابت عہدہ اور جایداد کے بمقابلہ ایسے شخص کے نہین ہے جسنے اپنے آپ کو چیلہ بیان کیا ہو اور جو استحقاقاً یا بلا استحقاق قابض ہو - (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱) +

ایک ٹہاکر دوارہ کے مہنت کے نام یہہ دعوی ہوا کہ معافی متعلقہ مصارف ٹہاکر دوارہ مین مجہکو بہی اختیار انتظام کا برابر حق ہے اور ثابت ہوا کہ رواج اس قسم کا ہے کہ ایسے مکانات مین چند اشخاص بالاشتراک منتظم ہوا کرتے ہین - چیف کورٹ نے مساوی اختیار کی بحق مدعی ڈگری دی - (نمبر ۷۲ سنہ ۱۸۹۷ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جیونداس نے جو بیراگیون کے مندر واقع راولپنڈی کا مہنت تہا ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے ذریعہ سے اُس نے خاص اپنے بہائی رام گورداس کو اپنا جانشین مقرر کیا - معلوم ہوا کہ وصیت نامہ مذکور اُسکے پنتھ کی برادری کے ارکان کی موجودگی مین یا اُنکی رضامندی سے تحریر نہ کیا گیا تہا - اور رام گورداس کو کبہی چیلہ نہ بنایا گیا تھا - قرار پایا - کہ اُس رواج کے رو سے جو مہنت متوفی کے مندر سے متعلق ہے مہنت اپنا جانشین اپنے چیلون مین سے برادری کے بہائیوں کی پنچایت اور اُس مقام کے چند معزز چوہدریون کی منظوری سے مقرر کرسکتا ہے اور اگر مہنت مذکور کی حیات مین کوئی چیلہ اسطرح مقرر نہوا ہو تو اُسکو اپنے متقدم کی وفات پر برادری کی پنچایت انتخاب کرتی ہے - اور یہہ کہ مدعا علیہ کی نامزدگی چونکہ اس قسم کی نہ تھی اسلیئے وہ ناکامیاب رہنا چاہئے اور اُسکا تقرر منسوخ ہونا چاہئے - (نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۶ع پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

تجویز ہوا کہ ایسا کوئی رواج ثابت نہین ہوا جس کی رو سے نرملا سادہوان کے درمیان تقرری چیلہ جو کسی مہنت نے بطور اپنے جانشین کے کی ہو اس سبب سے ناجایز ہو کہ وہ گرہبائی کی مرضی کے بغیر ہوئی تہی - (نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

ایک نالش مین جو نرملہ سادہون کی ایک دہرم سالہ ٹہاکر بہاول سنگہ نام واقع بیرون شہر امرتسر کے عہدہ مہنت کی جانشینی کی بابت تھی - قرار دیا گیا - کہ از روئے رواج قاعدہ جانشینی یہہ ہے کہ مہنت اپنا جانشین نامزد کر سکتا ہے مگر نامزدگی مذکور قایم نہین رہ سکتی تاوقتیکہ برادری حسب ضابطہ اسکا تقرر منظور کرے + اگر مہنت کسی کو نامزد نہ کرے تو برادری جمع ہوکر حسب ضابطہ تقرر کر سکتی ہے اگر مہنت بدچلن ہو جاوے تو برادری کو اُسکی موقوفی کا اختیار ہے + ٹہیک طور پر کہا جائے تو لفظ برادری کی مُراد اُن اشخاص سے جو روحانی تعلقات کی وجہ سے بانی دہرم سالہ کے ساتھ علاقہ رکھتے ہوں گو ظاہراً یہہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ ہمین کُل فرقہ کے اشخاص بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی روحانی وابستگی کی وجہ سے ایکدوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہین پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۱ء ملاحظہ کیا گیا - (نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

سنیاسیون مین بالعموم کسی چیلہ کو یہہ حق حاصل نہین ہے کہ اپنے گرو متوفی کی جایداد کا بحیثیت چیلہ کے وارث ہو اُسکا حق جانشینی اس پر منحصر ہے کہ متوفی اپنی حیات مین اُسکو اپنا جانشین مقرر کرے - اس تقرر کو عموماً قرب وجوار کے مہنت لوگ جو متوفی کے کریاکرم کرنے کیواسطے جمع ہوتے ہین منظور کرتے ہین - اور جس حال مین کہ گرو اپنا جانشین اپنے چیلون مین سے نہین مقرر کرتا ہے تو مہنت اور خاص لوگ اُس فرقہ کے جو قرب وجوار مین رہتے ہین متوفی کے کریاکرم کیوقت پر منتخب کرکے گدی نشین کرتے ہین - مقدمہ نرنجن بہارتی بنام پدارتہہ بہارتی - (رپورٹ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۶۴ء جلد ۱ صفحہ ۵۱۲) کی تقلید کیگئی - درحالیکہ ایک چیلہ نے نالش واسطے دخل ایک موضع معلوکہ اپنے گرو متوفی کے دایر کی اور اُس نالش کو اپنے حق جانشینی پر بحیثیت چیلے کے بلا اس بیان کے مبنی کیا کہ مجھکو متوفی نے بطور اپنے جانشین کے مقرر کیا تہا اور منظور کیا تہا یا کہ میرا انتخاب بطور جانشین متوفی کے عمل مین آیا تہا - تجویز ہوئی کہ ایسی نالش ناقابل سرسبزی کے ہے - (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳۹) +

استحقاق وراثت عہدہ گدی نشینی کے طے کرنے مین صرف اُس قاعدہ کو ملحوظ رکھنا چاہیے جو رواج

اور دستور کے مطابق ہو اور جسکو گواہون نے ثابت کیا ہو۔ اب تک دربار صاحب مقام امرتسر مین یہہ قاعدہ وراثت رہا ہے کہ گدی نشین وارث کو نامزد کرتے رہے ہین اور وہ بلا عذر گدی نشین ہوتے رہے ہین۔ یہہ قرار دیا گیا۔ کہ کوئی عمدہ وجوہات موجود نہین ہین جنکے رو سے مسئلہ پسماندگی کا ایسے مقدمہ سے متعلق کیا جاوے جیسے کہ مقدمہ ہذا ہے کیونکہ تین گدی نشینون ہین جو باعتبار جملہ مطالب کے علیحدہ ہین اور مشترک نہین ہین اور ایک مشترکہ ہندو خاندان کی صورت مین جس سے مسئلہ پسماندگی کا تعلق ہوتا ہے کوئی شباہت نہین یہہ قرار دیا گیا۔ کہ یہہ قرین انصاف وعدل نہ ہوگا کہ گدی نشین کی تعداد جو اب تک بقدر تین اشخاص کے رہی ہے کم کر کے بقدر دو اشخاص کے محض بدین غرض قائم کیجاوے کہ مدعیان کو اُس سے بمضرت دربار صاحب اور اوسکے حامیان کے فایدہ پہونچے۔ (نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعی نے دعوی وراثت ایک ٹہاکر دوارہ بقبضہ مدعا علیہ کیا اسواسطے کہ وہ چیلا اخیر مہنت کا ہے چونکہ مدعا علیہ نے ٹہاکر دوارہ بمرضی مہنت بنایا اور مہنت نے باتفاق مرضی لوگونکے اُس کو وارث بنایا اور استحقاق مدعی درباب چیلہ ہونے کے ثابت نہین ہوا تو مدعا علیہ بیدخل نہین ہوسکتا ہے۔ (نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

پرسرام گورو کے منگل داس اور راجبیداس مدعی دو چیلے تھے اور قبل اُسکی وفات کے پرسرام نے زبانی منگل داس کو جو اُسکا بڑا چیلہ تہا اپنا جانشین مقرر کیا جب تک کہ راجبیداس بالغ نہو۔ اسکے بعد منگل داس مرگیا کہ اپنی تحریری وثیقہ کے بموجب رگہبیرداس مدعا علیہ کو اپنا وارث اور جانشین مقرر کیا۔ راجبیداس نے دعوے بابت جانشین حسب تقرری ابتدائی پرسرام کیا۔ رگہبیرداس نے بحث کی کہ پرسرام صرف اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کر سکتا تہا۔ چیف کورٹ نے قرار دیا کہ رواج اس مقدمہ کا یہہ منظور نہین کرتا کہ تقرری ایک درمیانی سربراہ کے ایام نابالغی جانشین کی کیجائے کہ جس سے حق نابالغ کو پہونچے مدعی کا دعوی ڈسمس کیا گیا اور تقرری رگہبیرداس کی بحال رکہی گئی۔ (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

ہندیون ہونا طوائف کا متعلق ہندون کے مندرون کے مطابق رواج قدیم مثبتہ کے ہے اور عدالت کو جائز نہین ہے کہ اوقات موجودہ متعلق ایسے مندر کو تسلیم نہ کرے۔ چنانچہ مدعیہ نے نالش بحیثیت دختر متبنٰی ایک طوائف متعلقہ ایک مندر کے اس غرض سے دائر کی کہ وہ انفکاک رہن اراضیات انعام کا جو بطور حق الخدمت بابت کام مندر کے دی گئی تہین کراوے اور اُسکا حق انتظام کرنے اراضیات مذکور کا تسلیم کیا جائے لیکن

اوسکا دعوی اس بناء پر نامنظور ہوا کہ تبنیت کو عدالت دیوانی تسلیم نہین کر سکتی ہے - تجویز ہوئی کہ مدعیہ کی نالش منظور ہونی چاہئے اراضیات متنازعہ کا دعوی بطور جایداد قابض اخیر کے نہین کیا گیا تہا بلکہ بطور جزو اوقات مندر کے جسکی وہ مہنتم تہی تبنیت مظہرہ کی صرف یہ تاثیر تہی کہ مدعیہ بطور جانشین مہتمم کے نامزد کی گئی تہی اور اگر مندر کا یہہ رواج ہے کہ جو واقفی طوایف متعلقہ مندر ہو وہ اپنے جانشین کو نامزد کرے تو عدالت ہائے قانون اوسکے تسلیم کرنے سے انکار نہین کر سکتین کیونکہ رواج مذکور ملک ہذا مین مسلم ہے - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۰) +

مطابق دہرم شاستر کے جب پوجا کسی ٹہاکر کی قایم کیجائے تو بصورت نہ ہونے شہادت اس امر کے کہ قایم کنندہ نے عہدہ شبیت اور نہج پر پہنچا قرار دیا ہے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ عہدہ شبیت کا وارث یا ورثائے قایم کنندہ کو پہنچتا ہے بشرطیکہ کوئی رواج یا طریق عمل یا حال ایسا نہ ہو جس سے مختلف طریقہ پہنچنے عہدہ کا ثابت ہو - مقدمہ ہیت کنور بنام چتر دہاری سنگہ - (ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۸) کا حوالہ دیا گیا - کیونکہ یہہ ثابت ہوا کہ ایک خاص سیوا مدعی کے دادا نے قائم کی تہی لہذا نتیجہ یہ ہے کہ مدعی وراثتاً شبیت شیوا مذکور کا تہا - کیونکہ کوئی ثبوت کسی رواج خلاف قیاس ہذا کا نہ تہا بلکہ رواج مطابق اوسکے معلوم ہوتا تہا - تجویز ہوئی کہ مدعی بطور ایسے قایمقام قائم کنندہ سیوا کے بہ ترجیح یکجدی شریک خاندان قایم کنندہ سیوا کے مستحق کرنے دعوی عہدہ شبیت کا تہا نیز مدعی بحیثیت مذکور مستحق قبضہ ایک تصویر کا تہا جو اسی قایم کنندہ نے اس سیوا سے متعلق کی تہی لیکن نامبردہ کو کوئی حق اس مندر مین نہ تہا جس مین تصویر مذکور رکہی گئی تہی کیونکہ یہہ مندر ایک شخص نے پوجا کرنیوالون مین سے بغرض استہاپن کرنے سری ایشور جی کے) اس شرط پر دیا تہا کہ مدعا علیہ شبیت ہو لہذا مدعی دعوے قبضہ اس مندر کا نہین کر سکتا تہا کیونکہ مندر مذکور کا بطور ہبہ لینا صرف مطابق شرائط ہبہ کے ہو سکتا تہا اور یہہ شرط قائم رہنی چاہئے گو مندر کی قیمت کا ایک جزو پوجا کرنیوالون کے چندہ سے دیا گیا تہا کیونکہ کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے کہ اشخاص آخر الذکر کو اسکا علم نہ تہا یا انہون نے اپنا روپیہ بہ تعلق اس بحث کے دیا کہ شبیت کون ہوگا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳ - پریوی کونسل)

وہ اصول وراثت جسپر ایک شخص فرقہ بیراگیان کا دوسرے کا وارث ہوتا ہے کلیتاً رفاقت یا دوسرے کے ساتہہ بذات خاص رہنے پر مبنی ہے - اور شخص اجنب گو اسی فرقہ کا ہو محروم الارث ہے - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۳) +

مدعی وراثت انتظام بحیثیت سیبائت عمارت مذہبی مع وقف جایداد مین یہ حجت ہوئی کہ بصورت نہونے اصول معینہ یا دستور مقررہ کے وراثت مطابق معمولی اصول دہرم شاستر متعلقہ وراثت کے ہوگی - درصورتیکہ سیبائت مثل کرہست کے زندگی بسر کرتا ہو - تجویز ہوئی - کہ جس صورت مین بوجہ نہونے شہادت دستاویزی یا دیگر شہادت صریح کے یہ دریافت نہو سکے کہ کیا قاعدہ وراثت کا واقف نے قرار دیا ہے تو یہہ امر بذریعہ شہادت ثابت ہونا چاہیے کہ دستور کیا ہے - اس مقدمہ مین رواج سے تائید دعوی کی نہین ہوئی اور بربنائے شہادت کہ دعویدار جو بیدخل تہا استحقاق کے ثابت کرنے مین قاصر رہا - (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶ پریوی کونسل) +

کوئی سند اس قیاس کی تائید مین نہین ہے کہ اہل ہنود کے کسی مذہبی یا خیراتی مکان کا انتظام میلان مشترکہ کی بناء پر ہے اور اوسکی وراثت بعد وفات بانی پسماندہ کو پہونچتی ہے - (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی)

موقوفی | ایک نالش علیحدگی دہرم کرتا کی کو نامبردہ مجرم بداعمالی کا انجام دہی اپنے فرائض منصبی مین قرار پایا ہو بحالت نہونے کسی مثبتہ اور بالعمد بددیانتی مدعاعلیہ کے ڈسمس بربنائے ایسی شرائط کے ہوسکتی ہے جنکی تعمیل نامبردہ کریگا - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۶) +

استرداد | وقف جو ایکدفعہ کیا گیا ہو وقف کنندہ اوسکو منسوخ نہین کرسکتا ہے - (مور انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ و ۳۰۲) +

انتقال | مدعی جو انتقال اراضیات کو اس بناء پر کہ اراضیات دیوتر یعنے ہمیشہ کو واسطے قایم رکہنے پوجا کسی مورت کے مقرر ہین منسوخ کرانا چاہیے اوسکو قوی و صاف ثبوت وقف کا دینا چاہیے محض یہہ امر کہ زرلگان کسی محال خاص کا عرصہ دراز تک کسی مورت کی پوجا مین صرف ہوتا رہا ثبوت کافی اس بات کا نہین ہے کہ وہ محال دیوتر ہے - سیبائت یعنے مہتمم علاقہ دیوتر کو اختیار ہے کہ اگر واسطے اغراض وقف کے ضرورت ہو تو بانتقال جزو علاقہ روپیہ حاصل کرے - سیبائت کی وہی حیثیت ہے جو از روئے شاستر ہنود کے مہتمم وارث نابالغ کی ہوتی ہے - مقدمات ہنومان پرشاد پانڈے بنام مسمات بیوئی منراج کنوری (مجموعہ اپیل ہند مور صاحب جلد ۶ صفحہ ۳۹۳) و دہرستو کماری دیبیا بنام گلاب چند بابو (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۰) مقدمہ مذکور (لا رپورٹ اپیل ہند جلد ۱ صفحہ ۱۴۵) کا حوالہ دیا گیا اور منظور ہوئے - دستاویز انتقال چند اراضیات مین یہہ لکھا تہا کہ اراضیات دیوتر ہین اور مورت کے مندر کی مرمت کیواسطے روپیہ حاصل کرنے کے لئے منتقل ہوئی ہین - نالش منسوخی انتقال سے واضح ہوا کہ جب وہ معاملہ ہوا تہا اوسوقت مندر مرمت طلب تہا مگر بائع نے کل زرثمن مرمت مین

صرف نہین کیا - کوئی ثبوت کسی قسم کا سازش خریدار کا نہ پایا گیا - نہ اسبات کا کہ خریدار بوقت خرید جانتا تہا کہ روپیہ خلاف اُس طریقہ کے کہ جو دستاویز انتقال مین لکہا ہے صرف ہوگا تب یہہ تجویز ہوئی کہ بیع جایز ہے - اگر یہہ بہی واضح ہوتا کہ خریدار کو معلوم تہا کہ کُل زرِ ثمن واسطے اغراض وقف کے ضرور نہین ہے بلکہ کچہہ اُسمین سے اور کامون مین صرف ہوگا تو بہی نالش قطعاً منسوخی بیع کی نہین ہو سکتی تہی کیونکہ جسقدر روپیہ بطور واجب دیا گیا تہا اُسکے واپس پانیکا خریدار مستحق ہوگا - (انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ ۳) +

ایک مہنت جو مذہبی مکان سے متعلق ملکیت کا مہتمم ہو اس اپنی حیثیت سے اختیار رکہتا ہے کہ ملکیت مذکور کو منتقل کرے - مگر یہ ضرورت پائی جائے کہ مکان مذکور کے مطالب کی غرض سے روپیہ اس ذریعہ سے بہم پہنچانا لازم ہے - یہ قیاس کرنے مین کہ مکان مذکور کے مطالب کے لئے روپیہ بہم پہونچانیکی ضرورت ہے یا نہین - آمدنی اور نیز ضروری اخراجات مکان کا حساب کتاب کیا جائے اور یہ بہی ظاہر کرنا ضرور ہے کہ ایسے مطالب کے لئے کس قدر روپیہ کی ضرورت تہی - مکان مذکور کے ذمہ قرضہ اوٹہانیکا اختیار اوس ضرورت سے جانچا جائے جو قرضہ اُٹہانے کے لئے پیش آئی ہے - (نمبر ۹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

تجویز ہوئی کہ امرتسر کے نرملے سادہون کے رواج کے رو سے وہ چیلہ جو اپنے گورو کی املاک کا وارث ہو اختیار نہین رکہتا کہ ملک مذکور کے کسی جزو کو منتقل کرے - (نمبر ۶ ۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

دہرم شاستر مین کوئی فرق جیسا کہ قانون انگلستان مین نسبت معاملات خیرات کے مابین اُس وقف مذہبی کے ہے جو بغرض پوجا گہر کی مورتون کے کیا گیا ہو اور اُس وقف کے جو واسطے فایدہ عام کے کیا گیا ہو نہین ہے - باجرائے اُن ڈگریات کے جو مدعی کے نام بحیثیت قائمقام اُسکے پدر و برادر متوفی کے تہین بعض اراضیات بنام مدعا علیہ اول نیلام ہوئین مدعی نے اُنکے دلاپانے کی نالش اس بیان سے دائر کی کہ مالک سابق اراضیات نے اراضیات مذکور بہبر (مدعی کے) بہائی اور خود مدعی کے اور اُنکے ورثاء کے نام بموجب ایک ہبہ نامہ کے بغرض ہمیشہ قائم رکہنی پوجا واسطے گہر کی مورتونکے منتقل کی تہین - تجویز ہوئی - کہ مدعی مستحق دلاپانے جایداد مذکور کا ہے وہ ہبہ جایز تہا کہ جسکے بموجب وقف مذہبی حسب دہرم شاستر کے قایم کیا گیا اور نالش مدعی واسطے منسوخی نیلام کے نہ تہی بلکہ منجانب امین وقف کے بغرض دلاپانے جایداد کے تہی کہ جس سے میعاد سماعت بارہ سال کی متعلق ہے - (انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۹)

ایک دستاویز امانت مین جو ایک شخص خاندان ہندو نے بعض جایداد کی نسبت تحریر کی تہی یہہ شرط تہی

کرنہ تو نامبردہ ونہ اُسکے ورثاء جائداد مذکور پر مطالبہ قایم کرین گے یا اُسکو انتقال کرین گے لیکن ضرورت کے وقت نامبردہ کے ورثاء اُس کی آمدنی سے اپنی پرورش کرین وکار امانت متعلق ایک خیرات کا انجام دین یہہ ثابت ہوا کہ شرائط امانت کی تعمیل قائم کنندہ امانت نے یا اوس کے خاندان نے نہین کی اور قائم کنندہ امانت نے ایک مرتبہ امانت سے دست برداری کی جائداد امانت اجرا ڈگریات ذاتی مین جو بمقابلہ قائم کنندہ امانت اور دیگر شخص اوس کے خاندان کے صادر ہوئی ہین قرق و فروخت کی گئی ہیوہ شخص آخر الذکر نے بعد وفات قائم کنندہ امانت کے نالش بغرض دلا پانے اراضی کے خریدار اجرائے ڈگری سے بحیثیت وارث قائم کنندہ امانت کے دائر کی تجویز ہوئی۔ کہ مدعی مستحق دلا پانے اراضی کا نہین ہے۔ روپا جگ بہٹ بنام کرشنا جی گوبند (انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۶۹) کا فرق ظاہر کیا گیا۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۷) +

مدعا علیہ نے مندر کے دو کرتاؤن مین سے ایک شخص سے حق حقوق متعلقہ انتظام کاروبار مندر اور استفادہ خاص اراضی وقف متعلقہ مندر خرید کئے اور اراضی مذکور پر بارہ سال سے زیادہ عرصہ تک قابض رہا۔ تجویز ہوا کہ دعوے منجانب دیگر کرتا واسطے دخلیابی اراضی منقضی المیعاد ہے۔ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳) +

حق اہتمام مندر کا جو وقف مذہبی ہو اور اسکے اندر پوجا کرانے اور استہان کے چڑہاوے لینے کا بصورت نہونے ثبوت مخالف کے امین کے خاندان سے باہر جب تک کہ اوسکے خاندان مین قطعی کوئی وارث نہ رہے نہین جاسکتا اور اسوجہ سے حقوق مذکور بعلت اجرا ڈگری قابل نیلام نہین ہین۔ اصول جو پریوی کونسل نے بمقدمہ راجا درما ولیا بنام راوی ورما مونہا قایم کیا ہے۔ (لارپورٹ انڈین اپیلس جلد ۴ صفحہ ۷۶) اوسکی پیروی کی گئی۔ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸۱) +

اس ملک مین اوقاف مذہبی خواہ وہ منجانب ہندو خواہ منجانب مسلمان ہون قابل انتقال نہین ہین اگرچہ محاصل سالانہ ایسے اوقاف کا بخلاف اصل جائداد کے کبھی کبھی جب واسطے اغراض ضروری مندر یا دیگر کام کے جسکے واسطے وقف کیا گیا ہے روپیہ کے قرض لینے کے لئے ضرور ہو رہن ہوسکتا ہے۔ لیکن زیادہ اس سے نہین نہ دیگر نہج پر۔ (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۹۴) +

اگر کسی ہندو بانی مندر نے یہہ انتظام کیا ہو کہ اوسیلران مندر (امانتداران یا اہتمام) موجودین وقت کرنوان (افسران) چار خاندان جداگانہ کے ہو تو یہہ فرض کر لینا جائز ہے کہ اوس نے اس قسم کا ریورشن و جماعت با بدین غرض قائم کیا کہ بوساطت ایک قسم کے اشخاص کے جنکو نامبردہ نے بوجہ لیاقت خاص منتخب کیا

پوجا کا انجام مناسب اور مندر کی جائداد کا انتظام بخوبی ہو اور یہہ نہین تصور ہو سکتا کہ نامبردہ کا منشا امانتداران مذکور کو اس اختیار کے عطا کرنیکا تہا کہ وے محض اپنی خوشی سے اپنے عہدہ اور اوسکی خدمات کو معہ جملہ جائداد متعلقہ امانت کے بحق ایسے شخص کے منتقل کردین جسکو اُن خاندانون سے علاقہ نہو جنمین سے امانتداران منتخب قرار پائے تہے تاکہ وہ شخص اپنی رائے کے مطابق اون کا استعمال کرے بموجب اصُول عام دہرم شاستر کے کوئی سند اس تجویز کے کرنے کے واسطے نہین کہ امانتداران مذکور کو اختیار ایسے انتقال کرنیکا حاصل ہے جس صورت مین اُس رواج سے جسکی بناء پر استدلال جواز انتقال مذکور کا ہو استحقاق فروخت کرنے عہدہ امانتداری کا بغرض فائدہ زر امانتداران کے ضمناً پایا جاوے تو فقط یہہ امر اس تجویز کے جواز کے لئے کافی ہے کہ رواج مستدلہ قانوناً جائز ہے - جس صورت مین بوجہ عدم موجودگی شہادت خاص نسبت نوعیت کسی ہندو کارخانہ مذہبی اور حقوق و خدمات و اختیارات امانتداران کے ضرورت رواج دیکھنے کی ہوتی ہے تو وہ رواج ثابت کرنا چاہئے جو خاص متعلق کارخانہ مذکور کے ہو - مقدمات گردہاری داس بنام نندکشن داس ہہنت انڈین اپیل مجموعہ مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۴۲۸) و راجہ منور املنگ ستوپتی بنام پریانا یکم پلی لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۹) کا حوالہ دیا گیا اور مقدمات مذکور منظور ہو گئے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۳۵) +

فروخت عہدہ مذہبی کا کسی ایسے شخص کے نام جو سلسلہ ورثاء مین نہو گو اور طور پر واسطے انجام دہی خدمات عہدہ مذکور کے لائق ہو نا جائز ہے - مقدمہ منچارام بنام پران شنکر (انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۹۸) مین بحث کی گئی - ایک نالش مین واسطے نفاذ حق کے بذریعہ خریداری عہدہ پوجاری کے کوئی اعتراض نسبت جواز معاملہ مذکور کے پیش نہین کیا گیا تہا تاوقتیکہ اپیل دوم نہین ہوئی تجویز ہوئی - کہ اعتراض ضرور منظور ہونا چاہئے - (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۷۶) +

موروثی عہدون کو خواہ وہ مذہبی ہون یا دنیوی مصنفان کتب ہنود نے بے شک ایسا قصور کیا ہے کہ وے باعتبار اپنی نوعیت کے قابل تقسیم ہین لیکن از روئے رواج حال کے خواہ وہ ٹہیک مطابق قانون قدیم کے ہو یا نہ ہو ایسی تقسیم منظور کی گئی ہے کہ جو اس قسم کی جائداد کی اسطور پر ہو سکے کہ مختلف شرکاء باری باری سے کام اُس عہدہ کا کرین اور متمتع آمدنی سے ہون - کوئی وجہ بابت کی نہین ہے کہ انتقال عہدہ مذہبی کا بحق اپنی ایسے شخص کے جو سلسلہ وارثان مین ہو اور جسکی نسبت اس قسم کا اعتراض نہ ہو سکتا ہو کہ پوجا مورت کی اور دیگر ضروری خدمات متعلقہ اُسکے کوئی خاص شخص بکر سکتا ہے کیون نہ بحال رکہا جاوے پس ایک شخص علیحدہ شدہ خاندان

ہندو نے جو اپنے بھانجے کے نام انتقال حق پوجا کرنے دیبی کا اور چڑہاوہ میں حصہ لینے کا کیا تہا وہ بحال رہا۔ (انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۸) +

حق نالش مدعیان ایک ہرسالہ کے پوجاری ہیں اور اسکے قیام اور جایداد متعلقہ کی حفاظت میں انکی غرض ملحوظ ہے۔ قرار دیا گیا کہ حیثیت مذکورہ سے مدعیان کو یہ حق کہ وہ بعض خاص انتقالات جایداد کی نسبت اعتراض کریں جیسے وقف اور رہن ہرسالہ سے متعلق بیان اور تجویز کیا گیا ہے نہ اس حیثیت سے کہ وہ جماعت پوجاریان کے ایسے قائمقام ہیں جو خود ہی مقرر ہوگئے ہوں جنہیں ایک حکم حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی حاصل کرنا چاہئے تھا بلکہ مدعیان کو بحیثیت اُن اشخاص کے حق مذکور حاصل ہے جو جایداد کی حفاظت میں غرض ذاتی ملحوظ رکھتے ہیں۔ یہ بھی قرار دیا گیا کہ دفعہ ۵۳۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی اس قسم کی نالش سے کچھ تعلق نہیں رکھتی۔ (نمبر ۶۶ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

دعوے منجانب چند اشخاص قوم بھابڑہ سکنائے جگراؤں کے واسطے تنسیخ اس رہن کے تھا جسکی رو سے پوجاری نے جایداد متعلقہ مندر مذہبی کو رہن کیا تہا۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ مدعیان ایسے دعوے کرنے کے مجاز ہیں کیونکہ تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مدعیان پرستش کنندگان اس مندر کے تھے اور اسواسطے اس جایداد میں انکا اسقدر تعلق ہے کہ وہ اس امر کے نگران رہیں کہ جایداد جو واسطے امداد مندر کے ہو کسی شخص کے ذاتی مقاصد میں صرف ہو۔ (فیصلہ نمبر ۵ ۱۸۸۴ء مندرجہ پنجاب ریکارڈ دیوانی) کی پیروی کیگئی۔ (نمبر ۲ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعی نے کچھ جایداد مندر کی منتقل کردی۔ مدعی باشندے اوسی محلہ کے ہیں جسمیں مندر واقع ہے اور اونہیں کی امداد سے مندر کی پوجا ہوا کرتی ہے مدعیوں نے دعوے تنسیخ انتقال کا دائر کیا۔ عدالت چیف کورٹ نے قرار دیا کہ مدعی دعوے کرنیکے مجاز ہیں۔ مدعی ایسے شخص ہیں جو مندر کی پوجا سے مستفید ہونیکا حق رکھتے ہیں اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں یہ قرار دیا جاوے کہ جو دعوے نسبت ایسی جایداد کے ہی ہوں جو زیر نگرانی سرکار کے بموجب قانون ۱۹ ۱۸۱۰ء اور ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۳ء کے ہوسکتی تھی ایکٹ مذکور کے بموجب دائر کیجاویں یا یہ کہ مدعیان کو حق دعوے کرنیکا ایکٹ مذکور کے علاوہ حاصل نہیں ہے۔ (نمبر ۵ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

عام اور ذاتی جایداد معمولی طور پر ایک شخص صرف اسوجہ سے کہ وہ ساہد ہے جایداد حاصل کرنے کا نا اہل

نہین ہے اور اگر وہ بطور خود جایداد حاصل کرے اور متعلق اغراض مذہبی کے نکرے تو وہ اُسکی ہوتی ہے لیکن وہ جایداد جو اُسکو بوجہہ سردار مکان یا بوجہہ چیلہ کے ملے وہ مذہبی جایداد ہوتی ہے - (نمبر ۱۳۶ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ؛

اراضی متعلقہ مندر پر ایک سابق متولی نے درخت لگایا اس درخت کو ایک ڈگری سادہ مین جو مقابلہ متولی کے تہی ڈگریدار نے قرق کرایا بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا ڈگری دار ایسی ڈگری مین جو اوسکے مدیون متولی کی ذات پر تہی درخت مذکور کو جو اراضی متعلقہ مندر پر تہا قرق کرا سکتا ہے - تجویز ہوا - کہ گو درخت مذکور مدیون کے سابق جانشین نے بحیثیت متولی لگایا تہا - وہ درخت محض لگانے سے ملکیت اُسکی نہین ہو سکتا ہے درخت اراضی مندر پر لگایا گیا وہ مندر کی ملکیت متصور ہوگا جب تک کہ خلاف اُسکے ثابت نہ کیا جاوے یہ امر بھی کچھہ موثر مقدمہ نہین ہے کہ پھل اُس درخت کا متولی لیتا یا کہاتا تہا کیونکہ ایسی فعل سے حقیت مخالف مندر کے وہ پیدا نہین کر سکتا تہا - (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۴۷) ؛

مدعی ایک مہنت مکان مذہبی کا ہے اور نالش بنام مدعا علیہ ایک شریک سنیاسی بدینوجہ کرتا ہے کہ وہ مالک ایک خاص اراضی کا باعث ہونے مہنت کے لکہا جاوے جس اراضی کی نسبت مدعا علیہ بیان کرتا ہے کہ اُسنے اپنے سرمایہ سے خریدی ہے - تجویز ہوا - کہ بہت حالات مین حیثیت سنیاسیان متعلق کسی مندر کے ایسی ہوتی ہے کہ ایسے شخص نسبت ہونے ایک شریک مذہبی کے جایداد خاص پیدا نہین کر سکتے اور جو وہ پیدا کرتا ہے وہ واسطے فایدہ مکان مذہبی کے کہ جسکے وہ متعلق ہوتا ہے پیدا کرتا ہے اس صورت میں یہ امورات قابل دریافت ہیں - اول رسم عام سنیاسیان مین نسبت جایداد خاص کے کیا ہے - دوم خاص اس مندر مین کیا دستور ہے اور دستور مذکور مطابق رسم عام جسکی تعمیل کرائی جاوے کافی طور پر ہے یا نہین - (نمبر ۱۲ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) ؛

خدمت

تجویز ہوئی کہ پوجاریون کے ایک خاندان کی نالش اس مضمون کی ڈگری حاصل کرنے کیواسطے کہ خاندان مذکور کی ایک اور شاخ کو مندر کی خدمت کرنے سے ممانعت کیجائے عدالتہاے دیوانی مین سماعت کیے قابل ہے - قرار دیا گیا کہ بہون کانگڑہ کے بہوجکیوں کے رواج کے مطابق صرف وہ بہوجکی مندر مین خدمت کرنیکے مستحق ہین جو اون زوجگان کے بطن سے ہون جو کانگڑہ کے بہوجکیوں کی دختر ہیں اور کانگڑہ کے بہوجکیوں کے وہ بیٹے خدمت کرنیکے مستحق نہین جو جوالا مکہی یا نینا دیوی کے

بہوجلکیون کی بطن سے پیدا ہوئے ہون - (نمبر ۲ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

برت مدعا علیہ جو پروہت ہے اُن جاتریُون سے جو اوسکے گہر مین ٹہرتے تھے برت یا رسوم لیا کرتا تہا مدعی بوجہہ قرابت مدعاعلیہ سے بابت حصہ اُس رسُوم کے دعویدار ہوا - مدعاعلیہ نے مقابلہ دعویٰ کا کیا اور یہ عذر کیا کہ وہ رسوم خدمتگذاری کے عوض مین حاصل کرتا ہے اور مدعی فقط اس سبب سے کہ وہ رشتہ دار ہے مستحق حصہ نہیں مذکور کا نہین عدالتہائے ماتحت نے اس عذر مدعاعلیہ کو عمدہ جواب دعویٰ کا سمجہکر دعوے مدعی کو ڈسمس کیا چیف کورٹ نے تجویز کیا کہ مقدمہ واپس عدالت ماتحت مین جانا چاہیئے تاکہ تجویز ثانی اس امر کی ہو کہ ایسا مقدمہ جیسا کہ مدعی کا ہے قابل سماعت ہے اگر فریقین مین کوئی رابطہ حق یا معاہدہ جدی کا ہو یا کوئی رواج ہو جس سے ذمہ واری پروہت پر واجب ہو - (نمبر ۳۴ ۱۸۷۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

الف اور ب پروہت کے خاندان مین تھے - ہر دو کے بزرگون نے قرار دیا کہ الف بزرگ ج وہ فیس جو ججمان دیا کرینگے ہر سال مین دو ماہ تک لیا کرے یہ انتظام ج کی حیات تک تہا اور بعد اسکی وفات کے اسکی بیوہ حقوق اپنے خاوند کے پاتی رہی اوسکی وفات پر بعض ججمانون نے غلط فہمی سے سمجہا کہ ب - ج کا وارث ہے اور کہ الف ایسے وارث ہونیکا خیال نہین کرتا اسلیئے اُنہون نے ب کو اُن ماہ کی فیس دیدی - الف نے جو ج کے لڑکے کا بیٹا تہا ب پر اُس فیس کے وصول کی بابت نالش کی کامل اجلاس سے قرار پایا (بولنو ولنڈ ڈزی کیمبل صاحبان) اور پلوڈن صاحب کے طریق کو جو اُنہون نے بیان کیا - مانا اور فٹز پیٹرک صاحب کی رائے سے کہ دعویٰ نہین ہو سکتا ہے مخالف ہوکر پلوڈن صاحب - پروہت کا عہدہ اُنکے وارثون اور جانشینون کے لئے موروثی ہے اور وارثان عہدہ کی آمدنی کے حقدار ہین - مگر ججمان اور پروہت کا رشتہ اختیاری امر ہے اور ججمان جسکو چاہین فیس وغیرہ دین اور پروہت اپنے کام کو بذات خود عمل مین لا سکتا ہے - اور جو اوسکے عوض مین اوسکو ملے وہ اوسکو لیتا ہے - کس حیثیت مین فیس پروہت کو پہونچی - یہ ہر ایک معاملہ مین امر شہادت ہے الف بسبب ج کے لڑکے کا بیٹا ہونیکے وارث ج کا ہے اور اسلیئے ب سے اُن مہینون کی فیس وصول کرنیکا مستحق ہے - مسٹر فٹز پیٹرک - جب ایکدفعہ عدالت نے خاص حق پروہت کا ججمان سے فیس لینے کے باب مین قبول کر لیا تو الف کا دعوے قابل سماعت ہونا چاہیئے لیکن چونکہ اب پروہت کا عہدہ ججمان

اور پروہت مین اختیار [illegible] ئی سبیل نہین ہوسکتا ہے - ایک متوفی پروہت کے رشتہ داران کے معاہدہ کا کہ وہ اُسکے بعد مختلف موقعون مین بجائے اُسکے کام کرینگے اور حصّہ لینگے عملدر آمد ہونا چاہئے اور کہ جب ایک پروہت کو یدین خیال کہ سب جماعت کو ملی ہے کچھہ فیس دیجاوے تو پابندہ ایسی فیس پر اُسکے وصول کی نالش ہوسکتی ہے چونکہ آلف نے بطور ج کے وارث کی نالش کری - اسلئے وہ نالش خارج ہونی چاہئے - (نمبر ۷ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

جس حالت مین ایک جیجمان نے بروقت دینے عطیہ یا برت کے کسی شریک خاندان پروہتان کو ارادتاً اور صریحاً دوسرے شریک خاندان کو مفاد عطیہ یا برت سے محروم کیا - تجویز ہوا - کہ آخر الذکر اوپر وجہ خالص حق مورثیت کے مستحق نہین کہ کل یا جزو عطیہ کا باز یافت کرے - (نمبر ۱۹ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

مدعیان و مدعا علیہ بھتیجے و پوتے لکھن سنگہ سابق گرنتھی دربار امرتسر کے ہین - حین حیات لکھن سنگہ نے مدعا علیہ کو گرنتھی اپنی جگہہ بنایا اور بعد وفات دادا کے مدعا علیہ بدستور گرنتھی رہا - چڑہاوہ بحیات و بعد وفات مدعی مدعا علیہ سے تقسیم کرا تا رہا - اب مدعیان کو اُسنے حصّہ دینے سے انکار کیا - تجویز ہوئی - درحالیکہ کوئی اقرار واجب التعمیل درمیان فریقین نہ ہو کہ مدعا علیہ مدعیان کو حصّہ اردا س کا دیگا تو کوئی دعوے بابت اُس حصہ کے نہین ہوسکتا اور یہ عہدہ قابل وراثت نہین ہے اور اردا س ملکیت مشترکہ خاندان نہین ہے اور وہ علیحدہ طور پر گدی نشین کو ملتا رہا - گو وہ ایک کُن خاندان مشترکہ ہندو کا تہا - روپیہ جو کہ بذریعہ مشترکہ آمدنی مین جمع کیجاوے وہ فریقین مین برابر تقسیم ہونی چاہئے - (نمبر ۴ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) +

حق برت ایک حق متعلقہ جائداد ہے اور قابل وراثت ہے - لہذا اسکے وصول کرنے کے بارہ مین حکم امتناعی دوامی جاری ہوسکتا ہے (مقدمہ نمبر ۴۷ ابابت ۱۸۸۸ء منفصلہ ۲۴ مارچ ۱۸۹۱ء) +

تمام شد

مطبوعہ مطبع جنرل لا بکس ایجنسی روز بازار امرتسر (پنجاب)